

وَاللَّيْلُ عَلَى النَّاسِ حَسْبُ الْبَيْتِ

رہنمائے حجاب

فضائل و مسائل اور مناسک حج و عمرہ کا

مستند و معتبر مجموعہ

تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری

ناشر

اقبال بک ہاؤس

صدر کراچی

۱۵۴

فون:-

۲۹۷۶۹۹۱

خ ۴۹

۱۸۲۲۷

○ اشاعت اول ۱۳۹۱

۱۹۷۱

○ تعداد ۱۰۰۰ ہزار

○ کتابت احباب کتابت

○ طباعت گاہ آفٹ پرنٹنگ پریس کراچی

○ قیمت چھ روپے

○ ناشر

إِقْبَالُ بَكْ هَاوُسْ صَدْرِ کَراچی

گرام جنکشن صدر کراچی پڑ فون ۷۷۱۵

ہدیہ کرامی

بمختور

دعائے خلیل و نوید مسیح

صلی اللہ علیک یا مسیحہ ی یا رسول اللہ

غلام بارگاہ

خلیل الرحمن نعمانی

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۶۰	حج کی فرضیت و فضائل	۳	انتساب
۶۱	فضائل	۹	عرض مرتب
۶۲	وعید	۱۳	تاریخ کعبہ و حج
۶۵	حج کی فرضیت و اسکی شرائط	۱۹	خانہ کعبہ کا نقش ثانی
۶۵	شرائط وجوب	۲۵	مسلمانوں کی پہلا اجتماعی طواف
۷۰	شرائط وجوب ادا	۲۶	حج کی فرضیت اور حجتہ الوداع
۷۲	شرائط صحت ادا	۳۵	سفر حج کے آداب و دیگر ہدایات
۷۵	شرائط وقوع فرض	۴۱	متفرق معلومات
۷۵	متفرق مسائل	۴۶	جسدہ
۷۷	حج کے فرائض	۴۹	مکہ معظمہ
۷۸	ارکان حج	۵۱	خاص مقامات اور اصطلاحی الفاظ کی تشریح

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۹۱	احرام کی سنتیں	۷۸	واجبات حج
۹۲	مستحبات احرام	۷۹	حج کی سنتیں
۹۲	تلبیہ کے مسائل	۷۹	حج کے اقسام
۹۳	احرام کے متفرق مسائل	۸۰	حج افراد
۹۵	نابالغ، مجنوں، مریض، وہیوش کا احرام	۸۰	حج تمتع
۹۶	منوعات احرام	۸۱	تمتع کی شرائط
۹۸	مکروهات احرام	۸۳	تہران
۹۹	مباحات احرام	۸۳	شرائط قرآن
۱۰۰	احرام اور سفر مدینہ منورہ	۸۶	دم قرآن و تمتع کا بدل
۱۰۲	میقات کا بیان	۸۸	افعال حج و عمرہ
۱۰۳	میقات کی اقسام	۸۸	احرام
۱۰۴	مواقیت کے احکام و مسائل	۸۸	احرام باندھنے کا طریقہ
۱۰۶	عمرہ	۹۰	احرام کی قسمیں
۱۰۹	حج و عمرہ کافر	۹۱	شرائط صحت احرام
۱۰۹		۹۱	واجبات احرام

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۳۹	سچی کر نیک طریقہ اور دعائیں	۱۱۰	مسائل عمرہ
۱۴۵	متفرقات	۱۱۱	طوائف کا بیان
۱۴۸	نقشہ مناسک حج و عمرہ	۱۱۲	طوائف کی قسمیں
۱۵۱	مکہ منیر کے مقدس مشاہدات	۱۱۳	ارکان شریعت و واجبات طوائف
۱۵۱	مکہات	۱۱۴	سنن و تجربات مباحات طوائف
۱۵۲	قبرستان	۱۱۵	محرمات و مکروہات طوائف
۱۵۴	مساجد مکہ و منی	۱۱۶	مسائل طوائف
۱۵۶	مکہ معظمہ کے خاص پہاڑ	۱۱۹	طوائف کا طریقہ اور دعائیں
۱۵۷	مقامات قبولیت دعا	۱۲۵	سچی کا بیان
۱۵۹	حج کے پانچ دن	۱۳۵	سچی کے رکن و شرائط
۱۵۹	۸ روزی الحج پہلا دن	۱۳۶	واجبات سچی
۱۶۲	۹ روزی الحج دوسرا دن	۱۳۷	سنن سچی
۱۶۶	وقوف	۱۳۸	مستحبات سچی
۱۶۷	شرائط وقوف		مباحات و مکروہات سچی
۱۶۷	سنن وقوف		متفرق مسائل سچی

صفحہ
نمبر

مضمون

صفحہ
نمبر

مضمون

۲۰۳

حج بدل

۱۶۸

مستحبات وقوف

۲۰۴

حج بدل کے شرائط

۱۶۸

مکروہات وقوف

۲۰۹

مصارف سفر

۱۶۸

کیفیت وقوف عرفہ

۲۱۱

حج کی وصیت

۱۸۱

ارزی الحجہ تیسرا دن

۲۱۲

احصار

۱۸۱

پہلا واجب وقوف مزدلفہ

۲۱۴

محصر کا حکم

۱۸۴

دوسرا واجب رمی جمرہ عقبہ

۲۱۵

زوال احصار کے بعد
حج و عمرہ کی قضا

۱۸۸

تیسرا واجب قربانی

۱۸۹

چوتھا واجب جلق یا قصر

۲۱۶

حج کا لوت ہو جانا

۱۹۰

طواف زیارت

۲۱۸

ممنوعات احرام و حرم

۱۹۳

ارزی الحجہ چوتھا دن

۲۲۱

شرائط وجوب جزا

۱۹۴

ارزی الحجہ پانچواں دن

۲۲۱

اعذار شرعی

۱۹۵

رمی کے متفرق مسائل

۲۲۳

خوشبو استعمال کرنا

۱۹۶

مکہ روانگی

۲۲۶

سلا ہوا کپڑا پہننا

۱۹۸

طواف وداع

۲۲۸

سراور چہرہ ڈھانکنا

۲۰۲

تبرکات حرم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۵۲	مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۸	بال مونڈنا
۲۵۶	ریاض الجنۃ	۲۳۰	ناخن کاٹنا
۲۶۰	حجرہ شریفہ وصفہ مبارکہ	۲۳۲	جماع وغیرہ کرنا
۲۶۳	سیسہ کی دیوار	۲۳۵	واجبات حج کا ترک
۲۶۴	روضہ مبارکہ پر حاضری	۲۳۸	خشکی کے جانور کا شکار
۲۸۹	جنت البقیع	۲۳۹	شکار کی جزا
۳۰۴	زیارت احد	۲۴۰	جوں اور ٹڈی کا مارنا
۳۰۸	مدینہ طیبہ کی دیگر زیارات	۲۴۱	جنايات حرم. حرم کا شکار
۳۰۹	مساجد	۲۴۲	حرم کے درخت کاٹنا
۳۱۶	آبار مدینہ	۲۴۳	کفارات کی شرائط
۳۲۰	تبرکات	۲۴۴	شرائط جواز دم
۳۲۳	التجا بحضور سرور کونین	۲۴۵	شرائط جواز صدقہ
۳۲۸	مناجات مجذوب	۲۴۶	شرائط روزہ
۳۳۳	وداع	۲۴۸	مدینہ و یار حبیب
۳۳۲	وداعی سلام	۲۴۹	ہم مدینہ چلے
۳۳۴	خاتمہ	۲۵۰	زیارت مدینہ منورہ
		۲۵۱	افضلیت مکہ و مدینہ
			سفر مدینہ طیبہ

عرض مرتب

الحمد لله رب العالمین حمداً یوافی نعمة ویکافی
مزیدة۔ وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد وعلى
آل سيدنا ومولانا محمد صلوة دائمة مقبولة تودى بها
عنا حقه العظيم۔

امّا بعد۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان و فرائض میں سے ایک اہم
اور عظیم رکن اور فرض ہے۔ یہ فرض بھی زکوٰۃ کی طرح مالدار اور ذی ثروت
مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔

اسلام کے دیگر فرائض و واجبات نماز روزہ وغیرہ میں تو یہ
آسانی اور سہولت میسر آ جاتی ہے کہ آدمی دوسرے کو کرتا دیکھ کر
بھی جان جاتا ہے یا اگر وہ فاسد ہو جائیں تو ان کی تلافی اور قضا
کچھ دشوار نہیں ہوتی۔ اور پھر چونکہ وہ دن رات کے فرائض ہیں یا سال
میں ایک بار ان کا اعادہ ضروری ہوتا ہے اس لئے ان کے مسائل
یاد بھی رہتے ہیں اور ان کے متعلق معلومات بھی آسانی حاصل
ہو جاتی ہیں۔

مگر حج ایسا فریضہ ہے کہ عام طور پر عمر بھر میں ایک مرتبہ
اس کی ادائیگی کی نوبت آتی ہے اس لئے اس کے مسائل و احکام
بیچارے عوام تو کیا اہل علم کو بھی مستحضر نہیں رہتے اور پھر اگر

خدا ناکردہ حج فاسد ہو جاتے تو اس کی قضا آسان بھی نہیں۔ اور اگر کچھ احکام چھوٹ جائیں تو حج ناقص اور غیر مقبول رہ جاتا ہے۔

اس لئے جن خوش بخت لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی ادائیگی کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے ان کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ حج کے لئے دیگر ضروریات کی فراہمی کے انتظام سے بھی زیادہ توجہ حج کے احکام و مسائل معلوم کرنے کی طرف لگائیں۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ حج کے ضروری احکام و مسائل پر مشتمل کوئی مختصر یا مفصل کتاب کسی اہل علم سے بطور سبق پڑھ لیں۔ اور اگر سبقاً سبقاً پڑھنے کی فرصت میسر نہ ہو تو ایسی کتابوں کا خود بار بار مطالعہ کرتے رہیں اور کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو تو کسی عالم سے دریافت فرمائیں۔

یہ مختصر رسالہ حجاج کرام کی سہولت اور معلومات کیلئے مرتب کیا گیا ہے، اس میں تمام مسائل و احکام فقہ حنفی کے مطابق درج کئے گئے ہیں، اس لئے کسی مرحلہ پر دوران حج کسی اور صاحب کو اس کے مندرجات کے خلاف عمل کرتے ہوئے دیکھ کر شبہ میں نہ پڑیں، ممکن ہے وہ کسی اور فقہی مسلک کے مطابق عمل کر رہے ہوں۔

چونکہ اس مختصر کتاب میں تمام احکام و مسائل کا احاطہ دشوار و مشکل ہے اس لئے اگر کوئی مسئلہ اس میں نہ ملے تو کسی دوسری مفصل کتاب میں دیکھ لیں یا کسی عالم سے دریافت فرمائیں ویسے کوشش اسی بات کی گئی ہے کہ کوئی ضروری اور

اہم مسئلہ چھوٹنے نہ پائے

جج وزارت کے احکام و مسائل اور معلومات پر جو کتابیں اردو میں دستیاب ہیں وہ یا تو سفرنامہ کی نوعیت کی ہیں کہ بیچ بیچ میں احکام و مسائل بھی درج کر دیئے گئے ہوں، یا ایسی ہیں کہ ان میں ضروری اور غیر ضروری ہر قسم کے مسائل درج کر دیئے گئے ہوں، جن سے عام پڑھے لکھے لوگوں کو بوقت ضرورت مسائل تلاش کرنے میں دقت ہو،

یہ مختصر رسالہ الحمد للہ سفرنامہ کی نوعیت کا ہے نہ ہی اس میں غیر ضروری مسائل کی بھرمار ہے، پھر اس کی ترتیب بھی عام کتابوں کے انداز سے ہوا ہے، جس سے بوقت ضرورت استفادہ نہایت آسان ہے، معمولی پڑھا لکھا عام آدمی اور اہل علم دونوں یکساں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اس کے مسائل فقہ حنفی کی متداول اور معروف و مستند کتب سے لئے گئے ہیں، مختلف فیہ مسائل میں وہی شیعہ اختیار کی گئی ہے جس میں سہولت کا پہلو نظر آیا۔ انشاء اللہ یہ مختصر رسالہ مسائل احکام جج کے بارے میں آپ کے لئے صحیح رہنما ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سعی کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما کر مسلمانوں کے لئے نافع و مفید فرمائے۔ جو صاحب بھی اس کتاب سے استفادہ فرمائیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصاً مقامات اجابت پر اس کے مرتب اور ناشر کو بھی ضرور شامل فرمائیں۔

خاکسار خلیل الرحمن نعمانی مظاہری

نعمانی منزل ۲ پرانا دھوبی گھاٹ بادشاہ روڈ کراچی ۳



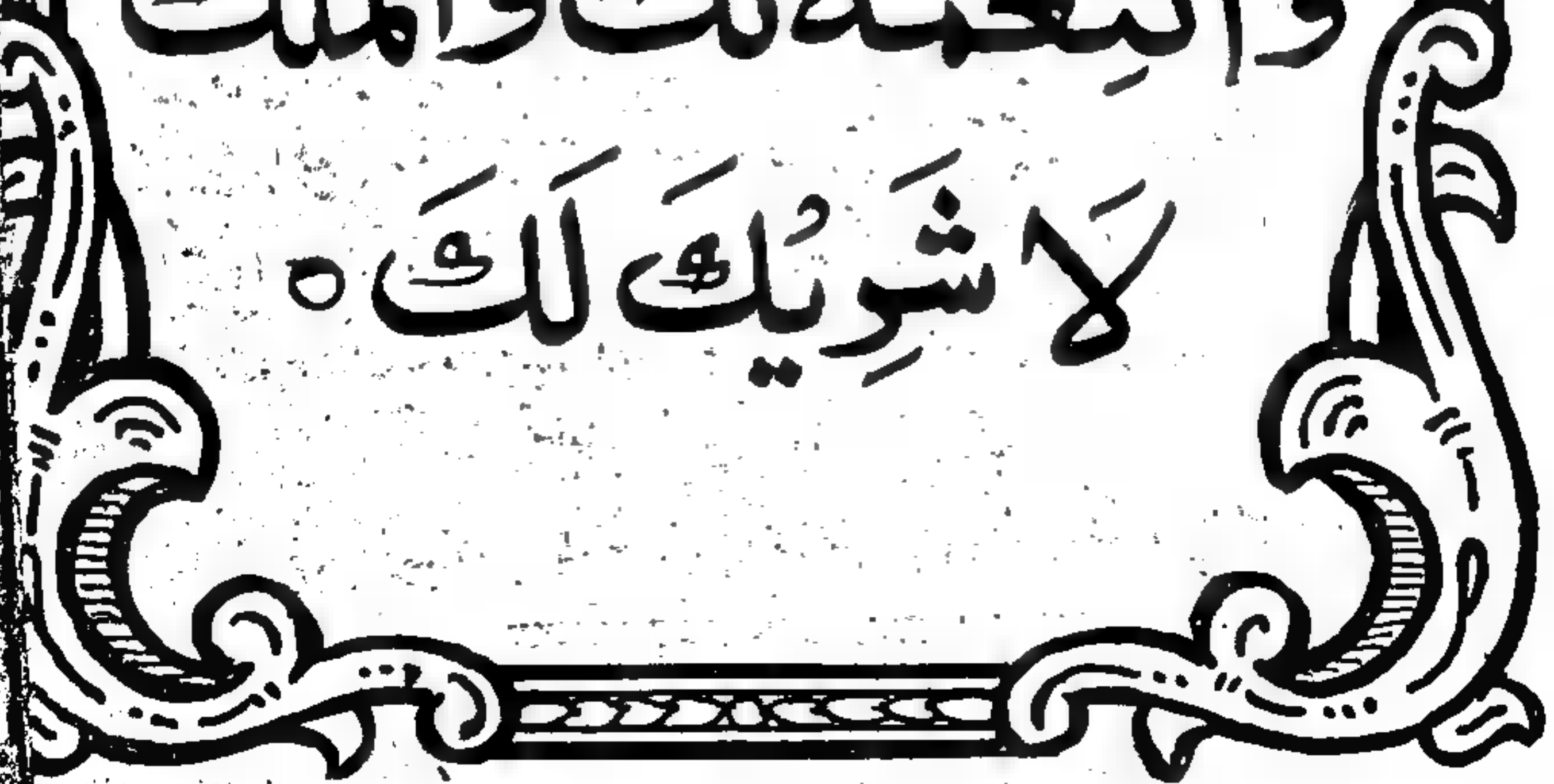
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةُ لَكَ وَامْلِكُ

لَا شَرِيكَ لَكَ



تاریخ کعبہ و حج

* خانہ کعبہ کی پہلی تعمیر جنت سے دُنیا میں آنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم خداوندی فرمائی حضرت آدم علیہ السلام کا نزول تو کسی اور مقام پر ہوا مگر جب تعمیر کعبہ کا حکم ہوا تو آپ موجودہ مکہ معظمہ کے مقام پر پہنچے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی رہنمائی و ہدایت کے مطابق خانہ کعبہ کی موجودہ جگہ پر ہی بیت اللہ کی بنیاد رکھی اور اس میں حجر اسود کو جو جبرئیل علیہ السلام جنت سے لائے تھے نصب کیا۔ بیت اللہ کی تعمیر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو حج و طواف کے آداب اور طریقے سکھائے اور ایک پہاڑی پر اپنے ساتھ لے جا کر حج کی تکمیل کرا دی، اسی دوران حضرت حوا علیہا السلام بھی حضرت آدم علیہ السلام کو تلاش کرتی ہوئی وہاں پہنچیں اور شریک حج ہوئیں، آپ دونوں کی ملاقات چونکہ اس پہاڑ پر ہوئی تھی اس لئے اس پہاڑ کا نام عرفات پڑ گیا، اسی نسبت سے اس کے آس پاس کے میدان کو میدان عرفات کہنے لگے اب اس پہاڑ کو جبل رحمت کہتے ہیں۔ عرفات سے چل کر دونوں رات کے وقت مزدلفہ کے مقام پر پھیرے، آج بھی حجاج عرفات سے چل کر مزدلفہ میں شب کو قیام کرتے ہیں، پھر وہ منیٰ ہوتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور طواف کیا۔ چنانچہ آج تک اسی کے مطابق عمل درآمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا ہوا بیت اللہ نوح علیہ السلام کے زمانہ تک رہا اور ان کے زمانہ میں آنے والے طوفان کی وجہ سے منہدم ہو گیا اور اس کی جگہ صرف

ایک ٹیلارہ گیا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بابل کی حکومت انتہائی عروج پر تھی، اس زمانہ میں نوح علیہ السلام کی نوین پشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرض نبوت ادا کرنا شروع کیا اور وقت کے بادشاہ نمرود کے خود ساختہ بتوں کی مذمت اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کی تو رعایا و بادشاہ حتیٰ کہ ان کے والد بھی جو دربار شاہی میں رسوم رکھتے تھے آپ کے مخالف ہو گئے اور فرض نبوت کی ادائیگی سے باز رکھنے کی کوشش کی، بادشاہ نے تو انتہائی کارروائی کے طور پر آپ کو آگ کے بھڑکے الاؤ تک میں پھنکوا دیا۔ مگر اللہ کے اس اولوالعزم پیغمبر پر وہی آگ بر دوسلام اور گل و گلزار ہو گئی۔ آپ جب ان کی ہدایت سے مایوس ہو گئے، تو مصر کی جانب ہجرت کر کے تشریف لے گئے، مصر کے بادشاہ کانام اخیون تھا۔ اس نے آپ کے ساتھ عزت کا برتاؤ کیا، اور اپنی بیٹی حضرت ہاجرہ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔

☆ اس وقت آپ کافی سن رسیدہ تھے، اولاد ابھی تک کوئی نہیں ہوئی تھی، طلب اولاد کی دعا کی قبولیت کا وقت جب آیا تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسمعیل علیہ السلام تولد ہوئے اور اس کے کافی عرصہ بعد پہلی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

☆ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی عمر مبارک دو تین سال ہی

کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو مع بی بی ہاجرہ کے مکہ میں بیت اللہ کے مقام پر یکہ و تنہا چھوڑ کر آنا پڑا۔ واپسی کے وقت آپ نے دعا کی
 رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ دَرَسَتِیْ یٰوَ اِذْ عَتٰی ذِی شَرِّیْعٍ
 عِنْدَ بَنِیْکَ الْمُحَوِّرِ رَبَّنَا لَیْقِمُوا الصَّلٰوَةَ فَاَجْعَلْ
 اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوٰی اِلَیْهِمْ وَاَسْرِزُفْهُمْ مِّنَ
 التَّمَلُّکَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے محترم و برگزیدہ گھر کے قریب اس سرزمین پر بسا چلا ہوں جو بے آب و گیاہ ہے (مقصود یہ ہے کہ اس کی نسل تیرا نام بلند کرنے کے لئے) نماز قائم کرے، آپ لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دیجئے، اور ان کی روزی پھلوں کی صورت میں عطا فرما، تاکہ یہ تیرے شکر گزار رہیں۔

★ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تشریف لے گئے تو آپ کا دیا ہوا زادراہ کچھ خرے۔ ایک مشکیزہ پانی۔ کچھ عرصے بعد ختم ہو گیا۔ ایک دن حضرت اسمعیل علیہ السلام پیاس سے بہت مضطرب اور بے تاب ہوئے اور بیتابی میں زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگے۔ بی بی ہاجرہ آپ کی حالت دیکھ کر پانی کی تلاش میں اٹھیں، ان کی جائے قیام کے قریب صفا کی پہاڑی تھی اس پر چڑھیں اور چاروں طرف نظر دوڑائی مگر پانی کہیں نظر نہ آیا، وہاں سے مایوس ہو کر اس کے مقابل کی پہاڑی مردہ کی طرف گئیں۔ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان کچھ نشیب تھا، وہاں حضرت اسمعیل علیہ السلام نظروں سے اوجھل ہو گئے تو وہ راستہ آپ نے دوڑ کر طے کیا تاکہ جلد

اونچائی پر پہنچ کر حضرت اسمعیل علیہ السلام کو نظر میں رکھیں
 مروہ پر بھی ناکامی ہوئی، تو آپ پھر صفا کی طرف لوٹیں اور اس
 امید پر کہ شاید کوئی آتا جاتا قافلہ وغیرہ نظر آجائے، پھر صفا پر
 چڑھیں۔ اسی تک وہ دو میں آپ نے صفا و مروہ کے سات پھیرے
 کئے اور ہر پھیرے میں نشیب کو دوڑ کر طے کیا، جب آپ صفا
 یا مروہ پر چڑھتی تھیں تو دونوں مقام پر دعا مانگتی تھیں۔ اللہ
 تعالیٰ نے اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے سعی کو حج کا جز بنا کر
 ہر حاجی پر یہ لازم کر دیا کہ وہ بھی یہ عمل دہرائے، اب آجکل وہ
 پہاڑیاں تو نہیں رہیں، مگر اس نشیب و فراز کے نشانات محفوظ
 کر لئے گئے ہیں۔ نشیب کے دونوں سروں پر سبز ستون بنادئے
 ہیں رات کو سبز بلب روشن ہوتے ہیں۔ ان کو میلین اخضرین
 کہتے ہیں۔

★ صفا و مروہ پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی مانگی ہوئی دعا
 قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت و مہربانی کا مظاہرہ یوں
 فرمایا کہ جہاں حضرت اسمعیل علیہ السلام ایڑیاں رگڑتے رہے تھے
 وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ جب حضرت ہاجرہ نے یہ
 دیکھا تو بے حد مسرور ہوئیں اور گرد مٹی کی روک بناتی جاتی تھیں
 اور زم۔ زم فرماتی جاتی تھیں جس کے معنی ہیں ٹہر، ٹہر اور بعض
 علماء نے لکھا ہے کہ زم زم کے معنی کثیر کے ہیں۔ چونکہ اس میں پانی
 بہت زیادہ ہے اس لئے یہ نام ہوا۔ یہی چشمہ اب تک جاری
 ہے جسے بعد میں کنوئیں کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا اور جو چاہ زم زم

کہلاتا ہے۔ پانی کی افراط کا یہ عالم ہے کہ ہر سال لاکھوں کروڑوں ٹن صرف میں آتا ہے مگر اس میں کوئی کمی نہیں آتی، پانی بھی حد درجہ صحت افزا دنیا کے تمام پانیوں سے افضل و عمدہ اور تمام پانیوں کا سردار ہے، محققین نے تو اسے کوثر سے بھی افضل بتایا ہے۔ زم زم غذا کا کام بھی دیتا ہے اور دوا کا بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روتے زمین پر بہترین پانی آب زم زم ہے کہ جس میں مثل طعام غذائیت بھی ہے اور مرض کے لئے شفا بھی۔ نیز ارشاد فرمایا کہ زم زم کا پانی ہر اس کام کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے، جو شخص کسی مرض سے شفا حاصل کرنے کے لئے پیئے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں اور جو بھوک کی وجہ سے پیئے اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ بھر دیتے ہیں اور جو کوئی کسی اور ضرورت کے لئے پیئے اللہ تعالیٰ اس کی وہ ضرورت پوری فرماتے ہیں؟

★ علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے نصف ماہ سے بھی زیادہ صرف زم زم کو غذا کے طور استعمال کیا اس کو بھوک نہ لگتی تھی، یہی غذا کا کام دیتا تھا۔ نیز لکھا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے خود کہا کہ میں نے بعض اوقات ۴۰ دن تک زم زم پر اکتفا کیا اور قوت میں کوئی کمی نہیں آئی روزہ بھی رکھتا تھا، طواف بھی کرتا تھا اور حق زوجیت بھی ادا کرتا تھا۔ غرض زم زم ہر مقصد کے حصول کے لئے بے نظیر چیز ہے مگر اخلاص اور اعتقاد شرط ہے

★ یہاں دونوں ماں بیٹے پانچ یوم تک تنہا رہے، پانچویں دن نوجرہم کا ایک قافلہ ادھر آنکلا جب وہاں پانی دیکھا تو حضرت

اجرہ کی اجازت لے کر وہیں آباد ہو گیا، پھر بنی قنطور کے بھی کچھ آدمی وہاں آئے اور یوں خانہ کعبہ کے پاس چھوٹی سی بستی آباد ہو گئی۔

★ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام خبر گیری کے لئے تشریف لائے تو آپ کو بذریعہ خواب حکم ملا کہ اسمعیل کی قربانی کرو یوم التزویر یعنی ۸ رزی الحجہ کی رات کو آپ نے پہلا خواب دیکھا، اور پھر ۹ و ۱۰ کی رات کو بھی یہی خواب دیکھا تو ۱۰ رزی الحجہ کو ذبح کے ارادے سے لیکر متی پہنچے۔

دوران سفر شیطان نے انسانی شکل میں آکر تین جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہکانے کی کوشش کی اول جمرۃ العقبہ پر وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خدا اس کے سات کنکریاں ماریں اور وہ غائب ہو گیا، پھر جمرۃ الوسطیٰ کی جگہ پر ظاہر ہو کر آپ کو اپنے ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی آپ نے پھر سات کنکریاں ماریں تو وہاں سے بھی بھاگا، اور آخری کوشش جمرۃ الاولیٰ پر کی مگر وہاں بھی سات کنکریاں کھا کر خائب و خاسر لوٹ گیا۔ اسی واقعہ کی یاد میں اب تک منی میں جمرات پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، تاکہ حاجیوں کو یہ سبق یاد رہے کہ وہ شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں۔

★ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے لٹا دیا، اور حلقوم پر چھری چلانے کو تیار رہی تبھی کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے حضرت اسمعیل کی جگہ ونبہ رکھ دیا۔ اور ادھر سے ندا آئی ربانی آنی

يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا يَا اِنَّا كَذَّبْنَاكَ بِالْحَقِّ فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ
ترجمہ: اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکوں کو ران کی
نیکی کا بدلہ اسی طرح دیا کرتے ہیں۔

خانہ کعبہ کا نقش ثانی

✽ شروع میں بیان ہو چکا ہے کہ بیت اللہ سب سے پہلے حضرت
آدم علیہ السلام نے بحکم الہی تعمیر کیا۔ سیرت و تاریخ کی کتابوں سے
یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام
سے پہلے ہی بیت المعمور (ساتویں آسمان پر فرشتوں کی عبادت گاہ)
میں بیت اللہ کا ایک نمونہ تیار کر رکھا تھا۔ آدم علیہ السلام کی بنارس
میں نوح علیہ السلام کے زمانہ تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت مرمت
ہوتی رہی، طوفان نوح میں یہ عمارت غرق ہو کر منہدم ہو گئی۔
پھر حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو اس کی از سر نو تعمیر کا حکم ہوا
جب آپ تیسری مرتبہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ملاقات کو
تشریف لائے تو بیٹے کو تعمیر کعبہ کا حکم ربانی بتایا اور دونوں مل کر
بیت اللہ کی تعمیر میں لگ گئے، حضرت اسمعیل علیہ السلام پھر
اور گارا دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھروں کو فرسے
سے جمانے جاتے تھے۔ تاریخ کی کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ
نماز کعبہ میں استعمال ہونے والے چھر بھی بہشت سے ہی آئے تھے۔
✽ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے دو دروازے
رکھے، ایک مشرق کی جانب دوسرا مغرب کی طرف تاکہ لوگ ایک

دروازے سے داخل ہوں اور دوسرے سے باہر آئیں دروازوں کی دیہی زمین کے برابر تھی، آپ کی یہ تعمیر ایک مستطیل احاطہ تھا دیواریں بلند تھیں مگر ان پر چھت نہ تھی، دروازوں میں نہ چوکت تھی نہ کوارٹ آپ نے یکم ذی قعدہ کو کام شروع فرمایا اور ۲۵ ذی قعدہ کو اس کی تکمیل فرما کر فارغ ہوئے۔ کعبہ کی تکمیل کے بعد بارگاہ خداوندی سے حکم ہوا

وَاذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ
ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝

ترجمہ: لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ۔ وہ دروازوں کی مسافت پیدل یا دبلے اونٹوں پر سوار طے کر کے حج کے لئے آئیں۔

اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، اتنے دور دراز گوشوں تک بھلا میری آواز کیا پہنچے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم آواز لگا دو، پہنچانا ہمارا ذمہ ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر پکارا:

”اے لوگو تمہارے رب نے تمہارے لئے ایک گھر بنایا،

اور تم پر اس کا حج فرض کیا ہے پس خدا کے حکم کی تعمیل کرو۔“

کہتے ہیں کہ مقام ابراہیم کے نام سے جو پتھر آج تک محفوظ ہے

وہی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ تعمیر کیا، دیوار

جوں جوں اٹھتی جاتی تھی یہ پتھر بھی از خود اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اور

یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

★ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی عمارت میں مرور آیا

کے سبب انہدام ہوا تو تیسری بار بنو جرہم نے جو حضرت اسمعیل کی
سسرال سے تعلق رکھتے تھے اس کو از سر نو تعمیر کیا۔ چوتھی بار مصر
شام کے بادشاہ عمالقہ نامی نے بنایا۔ معماران کعبہ میں بعض نے
قصی بن کلاب کا نام بھی لیا ہے۔ قریش نے یہ جدت کی کہ کعبہ پر چھت
بھی ڈالی اور مشرقی جانب سطح زمین سے قدر آدم پر دروازہ بنایا اس
میں چوکھٹ اور کواڑ لگائے۔ اور پانچویں بار نبی آخر الزماں سرور
روح ہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عہد میں بعثت سے کچھ عرصہ قبل کعبہ کا کچھ حصہ جل جانے کی بنا پر
اہل مکہ نے اپنے طرز پر اس کی تعمیر کی اور جب حجر اسود کے اٹھانے پر
باہمی نزاع ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر اس کو ایک چادر میں بکھر
اس چادر کو تمام قبائل کے سربراہ اور وہ لوگوں نے اٹھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے دست مبارک سے دیوار میں نصب فرمادیا۔ قریش بکتہ نے تمہید
کعبہ کے لئے جو انتظام کیا تھا وہ کم پڑ گیا اس لئے عظیم کا حصہ خانہ کعبہ میں
شامل ہونے سے رہ گیا فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا
کہ بیت اللہ پورا نبیاد ابراہیمی پر از سر نو تعمیر ہو تو بہتر ہے شمالی دیوار کی طرف
جو عظیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہے وہ بھی عمارت میں آجائے اور ایک کسے بجائے دو
دروازے شرقاً غرباً آٹھ سائے لگائے جائیں تاکہ حجاج کو آنے جانے میں
سہولت رہے، مگر اب تدریجاً اہل قریش کی گراں طبعی کے خیال سے آپ نے
تامل فرمایا پھر آخر عمر میں اس کا اظہار فرمایا کہ سال آئندہ زندگی رہی تو اس کو
انھیں بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا مگر اسی سال آپ کا وصال ہو گیا، ہاں
جب ۶۲ھ میں بالاتفاق حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ابراہیم بن

منتخب ہوئے تو انھوں نے قریش کی عمارت کو گرا کر کل بنیاد پر بھی پراز سر نو تعمیر کرایا۔ سطح زمین کے قریب شرقاً غرباً آنے سامنے دو دروازے لگائے لیکن چند سال بعد ہی آپ شہید کر دیئے گئے اور حجاج والی مکہ ہوا تو اس نے پھر شمالی دیوار گرا کر اہل قریش کی بنیاد پر تعمیر کی اور بیت اللہ کا شمالی حصہ پھر حطیم میں شامل کر دیا، غنی دروازہ بند کر دیا اور شرقی دروازہ کو بھی حسب سابق زمین سے کئی ہاتھ بلند نصب کیا۔ گیارہویں صدی میں جب یہ عمارت بھی سیلاب کے سبب خستہ ہو گئی تو سلطان مراد رحمۃ اللہ علیہ نے سن ۱۰۴۱ھ میں خاص اہتمام کے ساتھ بیت اللہ کو از سر نو قریش ہی کی بنیاد پر تعمیر کیا وہی عمارت اب تک موجود ہے۔

✽ بیت اللہ شریف کی موجودہ عمارت تقریباً مربع ہے حطیم کی چہار دیواری جانب شمال یعنی وہی ہے، مشرقی دیوار میں سطح فرش سے ۶ فٹ بلندی پر دروازہ ہے۔ خوب مضبوط اور کشادہ، چوکھٹ اور کواڑوں پر ترقی اور طاقی کام ہے۔ آیات وغیرہ کندہ ہیں۔ دروازہ پر نہایت قیمتی اور خوشنما پروہ پڑا ہوا ہے اسمائے حسنیٰ اور آیات قرآنی کا خوب تحریریں۔ اوقات معینہ یا خصوصی مہمانوں کی آمد کے موقع پر جب دروازہ کھلتا ہے تو ایک چوبی زینہ کے ذریعہ اندر داخلہ ہوتا ہے۔ اندر بھی عمارت خوب آراستہ ہے۔ وسط میں عود خالص کے نہایت قیمتی تین ستون ایستادہ ہیں دروازہ کے مقابل غنی دیوار میں ایک محراب بنی ہوئی ہے۔ فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں اہل خل ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ دو گانہ شکر ادا فرمایا تھا۔ اب بھی جن خوش نصیبوں کو داخلہ ملتا ہے وہاں نفل پڑھتے ہیں۔ شمال مشرقی کونہ میں زینہ کا ایک چھوٹا سا دروازہ ہے یہ باب التوبہ کہلاتا ہے وہاں بھی لوگ

و نامانہ لگتے ہیں۔ موجودہ عمارت میں دو رکن یعنی رکن یمانی اور رکن
اسود تو اپنی قدیم جگہ پر ہیں مگر حطیم کی طرف کے دو رکن۔ رکن عراقی اور رکن
شامی قدیم جگہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ شمال کی طرف منڈیر میں ایک نفرتی پرزالہ
لگا ہوا ہے جسے میراب رحمت کہا جاتا ہے، بارش میں اس کا پانی حطیم میں عین
اس جگہ گرتا ہے جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر بتائی جاتی ہے۔
بطور علامت فرش پر محراب نما سیاہ پتھر لگا ہوا ہے۔ گو قبر کا ہونا قرن یقین نہیں
تاہم یہاں نماز پڑھنا بیت اللہ میں پڑھنا شمار ہوتا ہے۔ بیت اللہ کے دروازہ
سے جانب حطیم بٹ کر فرش پر رنگین پتھر کا منسلق بنا ہوا ہے۔ پہلے درخت بنا
گڑھا تھا، جسے حفرہ یا معجن کہتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہاں سے گالے کر چٹائی
کی گئی تھی، بعض کہتے ہیں کہ مقام ہراہیر کا پتھر پہلے یہاں رکھا تھا۔

★ بیت اللہ کے چاروں طرف جو گول صحن ہے یہ مطاف کہلاتا ہے اور سی
میں چاروں طرف گھومتے ہیں یہ حقہ حرم شریف کے باقی صحن سے نشیب
میں ہے، اس میں سفید سنگ مرمر کا فرش ہے کہیں کہیں سنگ سیاہ و سرخ کی
پٹیاں اور مصلے بھی ہیں، یہ سفید پتھر سخت گرمی میں بھی ٹھنڈا رہتا ہے۔
البتہ باقی رنگ کے پتھر گرم ہو جاتے ہیں۔ قدیم مطاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زمانہ تک باقی تھا، مگر حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما
کے دور میں قرب و جوار کے مکانات خرید کر داخل حرم کئے گئے۔ اس کے بعد
اس میں وقتاً فوقتاً توسیع ہوتی رہی۔ صحن حرم میں حد مطاف تک آٹھ سو
پختہ روشیں بنی ہوئی ہیں ان میں یہ خاص صفت رکھتی گئی ہے کہ اگر کسی بھی
روش سے باہر جائے اس کی پشت خانہ کعبہ کی طرف نہیں ہوگی، سب کے زائے
ہٹے ہوئے ہیں۔ البتہ منبر کی طرف آنے والی روش اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ روشیں

تقریباً پانچ فٹ چوڑی ہیں۔ باقی تمام صحن خام مگر مسطح ہے اس میں باریک اور گول سنگریزے بکھے ہوئے ہیں۔ یہ سنگ ریزہ دھوپ میں کم گرم ہوتے ہیں اور جلد ٹھنڈے ہو جاتے ہیں سعودی حکومت کی جدید تعمیر سے قبل کی عمارت سلطان سلیم رحمۃ اللہ علیہ کی دینداری اور والغزنی کی یادگار تھی جس میں صحن کے بعد تہرے چوہرے والاں، ڈاٹ دار چھتیں، کشادہ محرابیں، بلند ستون اور اندر کا فرش پختہ تھا۔

★ دالانوں کی پشت پر بہت سے حجرے بنے ہوئے تھے، حرم شریف کی رخت بھی جن کے دریچے اور دروازے تھے، خدام اور عابد، زاہد لوگ ان میں رکتے تھے۔ ان حجروں کے درمیان جا بجا دالانوں کی پشت پر حرم شریف کے تقریباً بیس دروازے تھے جن میں بعض بہت ہی شاندار تھے۔

★ اب سعودی حکومت نے یہ تمام نئی عمارت بجز صحن سے ملحقہ دالان کے گرا کر اور اس پاس کی عمارات خرید کر نہایت شاندار وسیع اور پختہ دو منزلہ عمارت مسجد تعمیر کی ہے جسے بھی اب مسجد میں شامل کر لیا گیا ہے جہاں سعی ہوتی ہے وہ حصہ مسقف ہے اوپر کی دوسری منزل مسجد کی عمارت کا حصہ بن گئی ہے۔

★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا، جب تک بذریعہ وحی تحویل قبلہ کا حکم نہ آیا مسلمان بھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی خواہش کے مطابق کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یوں زمین کے مسلمانوں کا قبلہ کعبہ قرار پایا۔ عمارت چونکہ مکعب ہے اس لئے کعبہ کہلائی، اور صرف عبادت کے لئے مخصوص ہونے کی وجہ سے بیت اللہ اور عظمت و حرمت کے

نحاط سے اور سجدہ گاہ مومنین ہونے کی وجہ سے مسجد الحرام!

مسلمانوں کا پہلا اجتماعی طواف

☆ شہر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ مع اپنے صحابہ کے مکہ میں ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، صحابہ تو عرصہ سے طواف کعبہ کے لئے بیقرار تھے اس خواب کے بعد حضور کی خدمت میں عرض مروض کر کے مکہ چلنے کے لئے آپ کو بھی آمادہ کر لیا۔ چنانچہ آپ مع چودہ سو صحابہ کے ذی قعدہ شہر میں قربانی کے اونٹوں کو ساتھ لے کر سفر مکہ کے لئے روانہ ہوئے، چونکہ یہ سفر طواف بیت اللہ کے لئے تھا اس لئے سامان جنگ و حرب ساتھ لینے کا سوال ہی نہ تھا۔ اور پھر اس مہینہ میں عرب کے رواج قدیم کی بنا پر جنگ و جدال ممنوع تھی دوست دشمن کو ہلاروک ٹوک مکہ میں آنے دیتے تھے، جب حضور مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے تقریباً ۱۹ میل ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر اہل مکہ کو اطلاع کرنے اور دخول مکہ کی اجازت کے لئے آگے روانہ کیا اور خود وہیں قیام فرمایا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی واپسی میں دیر ہوئی، اور یہ فواہ بھی پھیل گئی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے یا قید کر لئے گئے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بے سرو سامان جماعت سے وہیں جان نثاری کی بیعت لی۔ اسی بیعت کو بیعت رضوان اور بیعت شجرہ کہا جاتا ہے،

☆ قریش مکہ پر اس بیعت کا ایسا رعب پڑا کہ وہ مسالحت پر آمادہ ہو گئے اور حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جس نے مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا راستہ کھول دیا۔ اس صلح نامہ کی ایک شرط کے مطابق آئندہ سال شہر میں

مسلمانوں کو طوان کے لئے آنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ سترہ مہینے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو ہزار صحابہ کی جمیعت کے ساتھ مکہ معظمہ پہنچے، اور عمرہ کے لئے تین دن قیام فرما کر تمام صحابہ کے ہمراہ واپس مدینہ تشریف لے گئے۔

حج کی فرضیت اور حجتہ الوداع

☆ سترہ مہینے بذریعہ وحی الہی و اللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ حج فرض کیا گیا، جو اسلام کا پانچواں رکن ہے اسی سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنائے تین سو صحابہ کرام کو آپ کی سرکردگی میں حج کے لئے روانہ فرمایا آپ کی روانگی کے بعد سورہ توبہ نازل ہوئی، جس میں وہ آیت بھی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ مشرکین نجس ہیں ان کو اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پیشکنے کی اجازت نہ ہوگی، ان احکامات کا اعلان ضروری تھا، حجاج کا قافلہ روانہ ہو چکا تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد یہ خدمت فرمائی کہ وہ جاتیں اور حج کے محج عام میں احکامات الہی سناتیں۔

☆ سترہ مہینے میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس حج کے لئے تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور جملہ اطراف میں دور و نزدیک اس ارادے کی تشہیر فرمائی، اس اطلاع کے بعد انبؤہ درانبؤہ مسلمان مدینہ طیبہ میں جمع ہو گئے، جس میں ہر درجہ اور طبقہ کے مسلمان شامل تھے۔

۲۶ ذی قعد سترہ یوم شنبہ (بعض روایات میں جمعرات کا دن آیا ہے) ظہر کی نماز مسجد میں ادا فرمائی۔ نماز سے پہلے خطبہ پڑھا، لوگوں کو ارکان

جج تعلیم فرماتے۔ بعد نماز مبارک میں تیل ڈالا کنگھا کیا، چادر مبارک زیب تن فرمائی اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ ذوالحلیفہ پہنچے تو عصر کی نماز قصر فرمائی اور وہیں قیام فرمایا۔ یہاں آپ نے پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔ ۲۷ کی صبح کو بعد نماز ظہر آپ نے خطی اور اُشنان سے غسل فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو جس میں مشک ملا ہوا تھا پیش کی جو آپ کے سر و جسم مبارک پر مٹی گئی، غسل کے بعد تہ بند باندھا اور چادر اوڑھی۔ اور جب اونٹنی پر سوار ہونے لگے تو آپ نے باواز بکند تلبیہ پڑھا۔ جب اونٹنی کھڑی ہو گئی تو پھر تلبیہ پڑھا، اور آپ روانہ ہو گئے۔ اثنار سفر مبارک کی پہاڑی پہنچے تب بھی آپ نے تلبیہ پڑھا، روزی الجہ سارہ شب یکشنبہ کو آپ مکہ مکرمہ کے قریب وادی طوی میں پہنچ کر شب باش ہوئے، فجر کی نماز کے بعد غسل فرمایا۔ اور پوری جمعیت کو ساتھ لے کر بالائے مکہ سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ یہ مقام مدعی کہلاتا ہے مروہ کی جانب اس وقت اس فرزار پر بہت بڑا اور بارونق بازار ہے، آپ کے داخلہ کے وقت طلوع آفتاب پر ایک ساعت گزر چکی تھی۔ آپ باب می شیبہ پر پہنچے اور جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو آپ نے تکبیر کہی اور یہ دعا پڑھی۔

اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
السَّلَامُ فَخَيَّرْنَا بِنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ يَا بَنَّا وَتَعَالَيْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے اللہ آپ ہی سلامتی والے ہیں آپ
ہی کی طرف سے سلامتی ملتی اور آپ ہی
کی طرف لوٹتی ہے پس اے رب ہمیں
سلامتی کے ساتھ زندہ رکھو اور سلامتی
کے گھر جنت میں ہمیں داخل فرماوے
عزت و جلال والے رب آپ بڑی برکت

اللَّهُمَّ نَادِ بَيْتَكَ لِهَذَا
تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا
وَزِدْ تَعْظِيمَهُ وَ
تَشْرِيفَهُ مِثْلَ
حَجَّهِ وَعُمْرَتِهِ

والے اور بلند مرتبت والے ہیں۔ اے
اللہ اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت
میں اضافہ فرما۔ اور جو اس کا حج یا
عمرہ کریں ان کے ذریعہ بھی اس کی
عظمت و شرافت بڑھا۔

جب آپ مسجد والے حصہ میں داخل ہوئے تو سیدھے بیت اللہ کی طرف
تشریف لے گئے اور حجر اسود کے مقابل آکر استلام فرمایا۔ اور طواف
شروع فرما دیا۔

★ طواف کے پہلے تین چکروں میں دل فرمایا۔ روئے مبارک کو
دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر اضطباع فرمایا۔
باقی چار چکر عام رفتار سے کئے۔ ہر حکم میں حجر اسود کے مقابل آکر اپنے
عصا مبارک سے جس کا سراؤ پر کوٹرا ہوا تھا۔ بوجہ هجوم، حجر اسود کی طرف
اشارہ فرماتے اور عصا کو چوم لیتے، حجر اسود کو بوسہ دینے کا جب بھی موقع
آیا ہے تو محدثین نے اس کی کئی کیفیات نقل کی ہیں، کبھی لب مبارک اس پر
رکھتے اور کبھی دست مبارک رکھ کر ان کو چوم لیتے، کبھی حجر اسود پر پیشانی بھی
رکھتے اور اس پر سجدہ کر کے اس کو بوسہ دیتے۔ استلام کے وقت اللہ اکبر کہتے۔

★ طواف سے فارغ ہو کر وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ
مُصَلًّى تلاوت فرماتے ہوئے مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور دو رکعت
نما پڑھی، پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص
پڑھی نماز سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود پر تشریف لائے اور استلام کیا۔

★ پھر صفا و مروہ کی چوٹیوں پر تشریف لے گئے اور کعبہ کی طرف رخ

کر کے تکبیر و تہلیل اور دُعا فرمائی اور دونوں کے درمیان سعی بھی کی۔

۸ رزئی الحجہ کو قیام بجاہ مکہ سے روانہ ہو کر منامیں قیام فرمایا اور
طہرے لے کر فجر تک پانچوں نمازیں وہیں ادا فرمائیں۔

۹ رزئی الحجہ کو طلوع آفتاب سے بعد روانہ ہو کر وادی نمرہ میں

قیام فرمایا، اس وادی کے ایک جانب عرفات ہے، دوسری طرف مزدلفہ
دن ٹوٹنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لائے، ایک لاکھ
چوالیس یا چوبیس ہزار کا مجمع میدان میں پھیلا ہوا تھا، اور اپنے رب کی
حمد و ثنا تمجید و تقدیس میں مشغول تھا، آپ نے جبل رحمت کے دامن میں
ذرا بلندی پر اپنی قصوانامی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا۔ یہ خطبہ حجتہ الوداع
کہلاتا ہے، یہاں اس کا مکمل ترجمہ دیا جا رہا ہے آپ نے فرمایا:

☆ اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ میں اور تم آئندہ کبھی اس مجلس
میں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

☆ اے لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت و ناموس
ایک دوسرے کے لئے ایسی ہی محترم ہیں جیسا تمہارے لئے آج کا دن، یہ مہینہ
یہ شہر، قابل احترام ہیں! لوگو، تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم
سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ
ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔

☆ لوگو، جاہلیت کی ہرات کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں
جاہلیت کے دور کے قتل و خون ریزی کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں
میں ابن ربیعہ بن الحارث کا خون جس نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا، جو
میرے خاندان کا پیلا خون ہے اور جسے ہذیل نے مار ڈالا تھا معاف کرتا

ہوں، جاہلیت کا سود بھی ملیا میٹ کر دیا گیا، اپنے خاندان کا جو پہلا سود میں
 مٹاتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے، وہ سارے کا سارا چھوڑ دیا گیا۔
 ☆ لوگو! اپنی بیویوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، خدا کے نام کی
 ذمہ داری سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال کیا، تمہارا حق عورتوں پر اتنا
 ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں۔ ہاں اگر وہ ایسا کریں تو ان کو
 ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو
 اچھی طرح کھلاؤ۔ اچھی طرح پہناؤ۔

☆ لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اس کو مضبوط
 پکڑاؤ گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔
 ☆ لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا
 ہونے والی ہے، خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا
 کرو، سال بھر میں ایک مہینہ کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوشی
 کے ساتھ دو اور خانہ خدا کا حج بجالاؤ، اور تم میں سے جو صاحب امر
 ہو جائیں ان کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی فرودیں بریں
 میں داخل ہو گے۔

☆ لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔
 بتاؤ تو کیا جواب دو گے، پورے مجمع نے کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ
 آپ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچائے، رسالت و نبوت کا پورا پورا حق آپ نے
 ادا فرمادیا، آپ نے ہم کو کھرے کھوٹے کی پہچان بخوبی کرا دی۔
 ☆ تب ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت اٹھائی۔ اور تین مرتبہ
 اس کیفیت کے ساتھ کہ پہلے انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور پھر مجمع

کی طرف جھکاتے تھے یہ فرمایا۔
 اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ۔ اے اللہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں آپ اس کے گواہ رہے
 پھر آپ نے فرمایا، سنو جو کچھ تم کو کہا گیا ہے یہ ان لوگوں تک بھی
 پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

☆ آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تھے کہ سورہ مائدہ کی آیت الیوم
 اکملت لکم دینکم مازل ہوتی

☆ حضور اوشنی سے اتر آئے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا اور آپ
 نے ظہر و عصر دونوں وقتوں کی نماز ملا کر بصورت قصر ادا فرمائی۔ نماز
 سے فارغ ہو کر پھر اوشنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں جبل رحمت کے دامن
 میں بڑے پتھروں پر کھڑے ہوئے اور الحاح وزاری کے ساتھ دعا میں مشغول
 ہو گئے۔ دعا میں آپ کی کیفیت ایسی تھی جیسے کوئی بہت ہی بھوکا مسکین انتہائی
 لجاجت اور گڑگڑا کر رونی مانگے۔ غروب آفتاب تک آپ اسی طرح دعا میں
 مشغول رہے، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس دعا کے لئے وہی جگہ مخصوص نہیں
 جہاں میں کھڑا ہوں بلکہ جہاں چاہو کھڑے ہو جاؤ۔

☆ غروب آفتاب کے بعد آپ عرفات سے رواد ہوئے اس وقت
 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا۔ سواری
 کی نکیل آپ نے اتنی کھینچ رکھی تھی کہ اوشنی کا سر کاٹھی سے لگ گیا تھا یہ اس لئے کہ
 اوشنی تیز رفتار نہ چلنے لگے، اور راستہ میں لوگوں سے بھی فرماتے جاتے کہ لوگو!
 آہستہ چلو دوڑو مت، بھاگ دوڑ متانت و وقار کے خلاف ہے۔ راستہ میں
 کسی جگہ میدان آ جاتا تو سواری کو کسی قدر تیز بھی فرمالیتے، راستہ میں آپ
 تلبیہ بھی پڑھ لیتے تھے، ایک جگہ رک کر آپ نے وضو فرمایا تو حضرت

اسامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں نماز پڑھیں گے تو اپنے سرایا کہ نماز کی جگہ آگے آرہی ہے۔ آپ پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ یہاں آپ نے پھر وضو فرمایا اذان بھی گئی۔ اور اسباب آمار نے اور قیام کا انتظام کرنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز (صرف فرض) پڑھے، پھر اسباب آمارا گیا۔ اور دوسری اقامت کہہ کر عشا کے فرض پڑھے، مغرب و عشا کے مابین کے نوافل وغیرہ نہیں پڑھے، اور وہیں استراحت فرمائی اس رات تہجد کی نماز بھی ادا نہیں فرمائی فجر کی نماز ہی اول وقت پڑھی۔ پھر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے، اور وہاں وقوف فرمایا قبلہ رو ہو کر تکبیر و تہلیل و عار و تفرع و زاری اور ذکر میں مشغول رہے اور جب آفتاب نکلنے کے قریب ہوا تو آپ اونٹ پر سوار ہوئے اور اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھالیا حضرت اسامہؓ دوسرے حضرات کے ساتھ پیدل چلے راستہ میں فضلؓ سے فرمایا رمی کے لئے کنکریاں چن لو انھوں نے سات کنکریاں چن کر آپ کو دیں آپ نے دونوں ہاتھوں سے ان کی گرد جھاڑی اور فرمایا "بس ایسی ہی کنکریاں مارا کرو، لغوا ورتکلفات سے بچتے رہو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ ایسی ہی لغویتوں اور تکلفات کے سبب ہلاک ہوئے۔"

☆ منیٰ پہنچ کر وادی کے نشیب میں جمرۃ العقیہ کی رمی کے لئے اس رخ کھڑے ہوئے کہ منیٰ کی آبادی دائیں طرف اور مکہ بائیں طرف ہوا۔ پھر آپ نے سواری پر سے ہی ایک ایک کر کے سات کنکریاں جمرہ پر ماریں پہلی کنکر پر تلبیہ موقوف فرمادیا تھا، اور ہر کنکر مارتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اس وقت حضرت بلال اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے۔ ایک نے اونٹنی کی تکمیل تکام رکھی تھی دوسرے سایہ کئے ہوئے تھے۔ وہاں بھی آپ نے خطبہ

فرمایا۔ اور یہ آپ کی معجزہ شان تھی کہ آپ کے خطبہ کی آواز نزدیک و دور
خیوں تک میں پہنچ رہی تھی۔ خطبہ میں آپ نے قربانی کے متعلق احکام فرمائے
اور یوم النحر کی فضیلت بیان فرمائی اور فرمایا حج کے ارکان مجھے کرتے دیکھ کر
سیکھ لو شاید میں دوسری بار حج نہ کر سکوں نیز فرمایا اللہ کی کتاب میں جو کچھ
لکھا ہے وہ سب کا سب پورے کا پورا مانو۔

★ پھر آپ نے ہاجرین و انصار کو طلب فرما کر نصیحت فرمائی کہ میرے
بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافرنہ ہو جانا۔ یاد رکھو جو شخص گناہ کرتا ہے
اس کی جواب دہی اسی کے ذمہ ہے۔ نیز فرمایا حاضر لوگ غیر حاضروں کو بھی یہ
باتیں اور احکام پہنچا دیں۔

★ پھر ذبح گاہ پر تشریف لائے اور سوا ونٹ قربان کئے، ان میں
سے بہت بڑی تعداد کا آپ نے اپنے دست مبارک سے خر فرمایا۔ باقی غالباً
حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کسی در صاحب خر کئے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے آپ نے فرمایا کہ اونٹوں کا گوشت، کھال، جھول وغیرہ سب مسکینوں کو
سداً کر دو۔ قصائی کو کوئی چیز اجرت میں نہ دینا۔ اس کی اجرت الگ سے
دی جائے گی۔

★ قربانی سے فراغت کے بعد آپ نے اعلان فرمادیا کہ منی کی پوری آدمی
اور مکہ کے تمام راستے قربان گاہ ہیں۔ بعدہ آپ نے حلق کرا دیا۔ معمر بن عبد اللہ
بن فضلہ رضی اللہ عنہ آپ کا حلق کیا۔ اس وقت آپ نے حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
میاں تمہارے ہاتھ میں آسترا ہونے نے آج تم کو رسول اللہ کے دونوں
کانوں کی لوٹوں کے درمیانی حصہ کا مختار بنا دیا۔ معمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ
میرے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے! تب آپ نے معمر کو اشارہ

کیا کہ پہلے دائیں طرف کے بال مونڈیں، جب ادھر کی حجامت ہو گئی تو وہ بال آپ نے حاضرین کو تقسیم فرما دیئے، پھر بائیں طرف مونڈنے کا اشارہ فرمایا اور اس طرف کے سب بال حضرت ابو طلحہؓ کو عنایت فرمائے۔ دائیں طرف کے کچھ بال بھی ان کو ملے تھے۔ اس سے فارغ ہو کر ناخن ترشوائے، لوگوں کو بمشکل ایک ایک بال یا ناخن ملا۔

★ اس کے بعد زوال سے پہلے آپؐ مکہ تشریف لے گئے اور طواف زیارت فرمایا، یہ طواف آپؐ نے اونٹنی پر سوار ہو کر فرمایا، اس کی وجہ بعض حضرات تو یہ بتاتے ہیں کہ کثرت ازدحام کی بنا پر ایسا فرمایا تاکہ سب حضرات آپؐ کو دیکھ سکیں۔ اور طریقہ طواف و افعال و ارکان طواف سیکھ سکیں اور بعض کہتے ہیں کہ آپؐ کے پاؤں میں کوئی زخم تھا۔ اس کی وجہ سے مجبوراً ایسا فرمایا۔ پہلی وجہ زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ ابھی آپؐ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ منی میں آپؐ نے اعلان فرمایا تھا کہ ”مجھ سے ارکان حج سیکھ لو شاید پھر میں دوسرا حج نہ کر سکوں!“

★ اس کے بعد چاہ زمزم پر آئے، حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم کنویں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے ازدحام کا خطرہ نہ ہوتا تو میں خود پانی کھینچتا۔ ایک ڈول آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے وہ کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔ پھر اسی وقت منی واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز وہاں ادا فرمائی۔ مگر حضرت جابرؓ اور حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی مرجع روایت یہ ہے کہ آپؐ نے ظہر کی نماز مکہ ہی میں ادا فرمائی۔

★ رات کو منی میں قیام فرمایا زوال کے فوراً بعد نماز ظہر سے پہلے اول حجرہ اوقیٰ پر آئے اور اس پر سات کنکریاں باریں، ہر کنکرہ مارنے پر تکبیر پڑھتے

تھے۔ اس کے بعد ایک طرف کو کئی قدم گئے وہاں رو بقیہ ہو کر دعا مانگی اور اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاسکے۔ اس کے بعد حجرۃ الوسطیٰ پر تشریف لے گئے اسی طرح رمی کی، اسی طرح کھڑے ہو کر دعا کی اور اتنی ہی دیر قیام فرمایا۔ پھر حجرہ عقبہ پر آئے اور اس کے برابر کھڑے ہو کر کہ منی شہر وائیں ہاتھ اور مکہ باتیں ہاتھ پر تھارمی کی، مگر یہاں نہ دعا فرمائی نہ قیام فرمایا۔ منی میں آپ کا قیام تین یوم پورے اور چوتھے دن بعد ظہر تک رہا، یعنی شنبہ، یکشنبہ اور دو شنبہ، سہ شنبہ کو بعد ظہر رمی فرما کر وادی محصب میں قیام فرماتے ہوئے مکہ معظمہ روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر طواف وداع فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے ابھ کی فجر کی نماز بیت اللہ کے قریب پڑھی اس میں سورہ والطور پڑھی اور پھر مدینہ طیبہ واپس روانہ ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سفر حج کے آداب و دیگر ہدایات

★ جب حج فرض ہو جائے تو تاخیر نہ کرنی چاہیے۔ اللہ پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دینا چاہیے حکومتی مجبوریوں اور مصالح کے پیش نظر قراءندازی کا جو نظام رائج ہے، وہ صحیح ہو یا غلط، اس کو نظر انداز کر کے حج فرض ہونے کے سال ہی درخواست دے دینی چاہیے، یہ بھی انتظام سفر کا ہی ایک مرحلہ ہے۔

★ سب سے پہلے نیت کی درستگی کی ضرورت ہے حج کے سفر میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، ادائے فریضہ اور حکم خداوندی کی تعمیل کے سوا کوئی نیت نہیں ہونی چاہیے، جو شخص سیاحت، تبدیل آب و ہوا یا حاجی کا لقب حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرے گا۔ اس کو حج کا ثواب نہیں ملے گا۔ گو اس کے ذمہ سے فریضہ

ساقط ہو جائے۔

★ سفر حج میں تجارت کی نیت کی اجازت تو ہے مگر بہتر یہی ہے کہ یہ نیت بھی نہ ہو۔

★ نیت کی درستگی کے بعد صدق دل سے توبہ کریں۔ اگر کسی کا مالی یا جانی حق اپنے ذمہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کو ادا کرو یا معاف کراؤ اگر اہل حقوق فوت ہو گئے ہوں تو ان کے ورثاء کو مال ادا کرو، یا معاوضہ دو، ورثاء کا کوشش کے باوجود پتہ نہ چلے تو وہ مال اُن کی طرف سے صدقہ کر دو، غرضیکہ معاملات کی طرح صفائی کرو۔ عبادات میں جو کوتاہی اور قصور ہوا ہے اس کی قضا اور تلافی کرو اور آئندہ کے لئے پختہ عزم کرو کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔

★ توبہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ غسل یا وضو کر کے دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھو اس کے بعد درود شریف پڑھ کر استغفار کرو اور نہایت خضوع و خشوع، عاجزی، ذلت سے گرا کر اگر دعا مانگو اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرو اور توبہ کرو، اور بار بار یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا
أَبَدًا. اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِي وَرَحْمَتُكَ
أَمَّا بَعْدُ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي۔

ترجمہ :- اے اللہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں کما آئندہ کبھی ان کا ارتکاب نہ کروں گا۔ اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بڑھبا وسیع ہے اور مجھے اپنے اعمال سے زیادہ تیری رحمت ہی پر بھروسہ ہے۔

ان باتوں سے فارغ ہو کر والدین زندہ ہوں تو ان سے سفر کی اجازت حاصل کرو، اگر وہ خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی بلا اجازت جانا ناپسندیدہ

اور بُرا ہے۔

اسی طرح بیوی بچے اگر ان کے نفقہ کا انتظام تو کر دیا ہے مگر اندیشہ ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں وہ ہلاک نہ ہو جائیں تو ان کی اجازت بھی ایسی صورت میں ضروری ہے۔

☆ اگر کسی کا قرض فی الحال ادا کرنا ضروری ہے تو اس کی اجازت کے بغیر بھی جانا مکروہ ہے، البتہ فی الحال ادائیگی ضروری نہیں۔ یا اس نے مہلت دیدی۔ یا کوئی ضامن ہو گیا۔ یا ادائیگی کی مدت مقررہ تک واپس لوٹ آئیگا یا کاروباری نوعیت کے قرضے ہیں کہ دیر سویر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان صورتوں میں پلا اجازت جانا بھی جائز ہے۔

☆ اگر کسی کی امانت ہے یا مانگی ہوئی کوئی چیز ہے ان کو واپس کر دے اور جملہ مریعات اور امور سے متعلق وصیت نامہ لکھ دے، لینا دینا، حق، حقوق، سب مفصل درج کر دے۔ اور کسی معاملہ شناس منصف، دیندار شخص کو قائم مقام بنا دے۔ یہ قائم مقام وصی یعنی وصیت کا جبر کر نے والا کہلاتا ہے،

☆ سفر حج کے لئے جہاں تک ہوا مال حلال ہونا چاہیے۔ حرام مال سے کیا ہوا حج مقبول نہیں ہوتا۔ گوج فرض ساقط ہو جاتا ہے، اگر کسی نے مشتبہ اور شرعی اعتبار سے ناپسندیدہ طریقہ پر روپیہ کمایا ہے تو وہ مال اس پر حج تو فرض کر دیتا ہے مگر ایسے مال کو حج کے سفر کے لئے خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اس دشواری کے حل کے لئے اس کی اجازت ہے کہ کسی غیر مسلم سے بلا سو قرض لے لے اور اپنا مال قرض کی ادائیگی میں دے دے۔

☆ سفری آداب و انتظامات میں رفیق سفر کی تلاش بھی ہے۔ جو تکلیف میں کام آئے۔ دکھ درد میں ہاتھ بٹاتے، حوصلہ بڑھاتے۔ دیندار اور

اہل علم ہو تو بہت ہی اچھا ہے تاکہ مسئلہ مسائل حج میں مدد ملتی رہے۔
رشتہ دار کی نسبت اجنبی رفیق سفر ہو تو بہتر ہے کیونکہ خدا نخواستہ اگر کشیدگی
ہو جائے اور قطع تعلق کرنا پڑے تو رشتہ دار کی صورت میں صلہ رحمی کا قطع کرنا
لازم آئے گا جو بہت گناہ کی بات ہے۔ بخلاف اجنبی کے کہ اس سے بسہولت
جدائی ہو سکتی ہے مگر دیگر امور کی وجہ سے آج کل عزیز رشتہ دار کو اجنبی پر
ترجیح دینا مناسب ہے۔

حج کرنے والے کے لئے وقت سے پہلے ہی حج کے مسائل سیکھنا واجب
و ضروری ہے، اس لئے سفر شروع کرتے ہی مسائل معلوم کرنے کی ہنگ و دو
کرنی چاہیے، کوئی عالم دین ہمسفر ہوں تو ان سے معلوم کرو، خود پڑھ سکتے ہو۔
تو احکام و مسائل حج کی کوئی کتاب معتبر ساتھ رکھو یہ کتاب بھی تمام ضروری
احکام، مسائل اور معلومات پر مشتمل ہے اس کا ساتھ رکھنا بھی انشاء اللہ
مفید اور کافی ہوگا، اور بار بار اس کا مطالعہ کرو، اور کسی خاص افعال و
ارکان کی ادائیگی کا جب وقت آئے تو اس وقت اس باب کا خاص طور پر
مطالعہ کرو، جو بات سمجھ میں نہ آئے کسی عالم سے پوچھو عام لوگوں کی تقلید کرو
معمولی پڑھے لکھے لوگوں پر بھی بھروسہ نہ کرو حتیٰ کہ ان معاملات میں معلمین و مہوفین
پر بھی اعتماد نہ کرنا چاہیے، کیونکہ بہت سے توان میں ناواقف ہوتے ہیں، اگر
کسی کو مسائل معلوم بھی ہوں تو ان کا اہتمام نہیں کرتے، مثلاً خاکسار نے پچم
خود بعض معلمین کو دیکھا کہ وہ لوگوں سے طواف کی نیت حجرا سودا اور رکن
یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر کراتے ہیں، اب یا تو وہ ناواقف ہیں کہ طواف
کی نیت حجرا سود کے سامنے ہونی چاہیے یا انھیں اس کی اہمیت کا
احساس نہیں۔

☆ غرضیکہ حج کے مسائل میں کسی معتبر اور مستند عالم پر ہی اعتماد کرنا چاہیے، ہر کس و نا کس کی تقلید سے اندیشہ ہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے کہ حج ہی فاسد یا ناقص ہو جائے!

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج مبارک کا سفر جمعرات کو شروع فرمایا تھا، ویسے بھی آپ سفر عموماً جمعرات ہی کو شروع فرماتے تھے، اس لئے جو لوگ اختیار سفر میں آزاد ہوں ان کو جمعرات ہی سے سفر شروع کرنا چاہیے، مگر جو لوگ پابند ہوں ان کو جس دن بھی موقع ملے، وہی باعث خیر و برکت ہو گا۔

☆ سفر جس سواری پر بھی ہو اس سواری کے لئے جو آداب اور قواعد و ضوابط مقرر ہوں، اس کی پابندی لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ اس سفر میں جتنا بھی بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں سے بچا جائے گا اتنا ہی بہتر ہو گا۔

☆ حج کے لئے زاد راہ اور سامان میں نہ کچھ سی کرو نہ فضول خرچی، اگر صاحب وسعت ہے تو وہ اپنے توشہ اور سامان میں فراخی کرے اور جس کی وسعت کم ہے تو وہ احتیاط کرے، حج کے سفر میں جو مال خرچ ہوتا ہے اس کا ثواب سات گنا یا زیادہ ملتا ہے۔ یاد رہے کہ حج پر جا کر وہاں سے سامان تعیش اور دلچسپی کی اشیاں لانا اس ثواب میں داخل نہیں، نہ ان میں خرچ کردہ رقم کا سات گنا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر نیت مکہ و مدینہ کے تجارت کی اعانت ہو تو اس نیت کا ثواب ملے گا۔

☆ اس سفر کے دوران دراصل عاشقانہ دیوانگی، اور لگن مطلوب ہے، اس لئے ہر وہ کام جس سے اس جذبہ کی نفی ہوتی ہو اس سے احتراز اچھا ہے۔ جیسے خوب پیٹ بھر کر کھانا، یا طرح طرح کے عمدہ عمدہ کھانے پکاتنا، یا

جسمانی اور لباسی آرائش و بناؤ سنگھار میں لگے رہنا، ادھر ادھر گھومتے
پھرنے، بازاروں کے بے فائدہ بطور تماشا چکر لگانا۔

☆ سفر کے دوران ہم مذاق و دوست احباب ایک ساتھ ہوں، اور
وہ ایک دسترخوان پر کھانا کھا رہے ہیں تو اچھلے، بشرطیکہ کوئی کسی کو
اعتراض کی نظر سے نہ دیکھے۔

☆ جب گھر سے روانگی کا وقت آئے تو گھر سے خوش و خرم نکلے،
نمکین اور پشمرود ہو کر نہ نکلے گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد میں کچھ
صدقہ و خیرات کرنا چاہیے، نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت پڑھے اور محلہ
کی مسجد میں بھی پڑھے، پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں
قل ہو اللہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد درود شریف، آیت الکرسی اور لایلاف
پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے سفر میں اعانت، خیر و برکت اور سہولت کی دعا
مانگے۔

☆ چلتے وقت عزیز واقارب دوست احباب اور پڑوسی سے غلطیوں
کی معافی چاہے، مصافحہ کرے اور دعا کی درخواست کرے جاتے وقت
یہ مل کر جلتے اور جب آتے تو یہ اصحاب اس سے ملنے آئیں
☆ جب عزیزوں سے رخصت ہو تو یہ دعا مانگے۔

اَسْتَوْدِعُکُمْ اللّٰہَ
اَللّٰہُ لَا تَضِیْعُ
وَدَائِعُہُ
میں ہمیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں
جس کے سپرد کی ہوئی کوئی چیز
ضائع نہیں ہوتی۔

۳۔ جب موٹر، گاڑی، جہاز، یا کسی بھی قسم کی سواری پر سوار ہو تو
یہ پڑھے۔

سُبْحَانَ الَّذِي ساری تعریفوں کا مستحق خدا ہی ہے
 تَخَوَّلْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَ جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دیدیا
 إِنَّا لَإِلَٰهٌ يَّسِّرُ اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں
 لِمَن قَلْبُونا کہاں لاسکتے تھے اور بلاشبہ ہمیں اپنے
 رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

★ اب آپ اللہ کے راستہ میں نکل کھڑے ہوتے اب اس کی احتیاط
 رکھنے کہ سفرِ حضر میں بیہودہ و لغو باتیں آپ کی زبان پر نہ آئیں، ہر دم ذکر
 اللہ، تلاوت یا درود شریف و روزِ زبان رہے اور فالتواوقات یا نماز
 میں بسر ہوں یا دینی کتابوں کے مطالعہ میں جس سے اعمال کی اصلاح
 اور آخرت کی فکر پیدا ہو۔

★ مختلف مزاج و مذاق کے لوگ ساتھ ہوں گے، کوئی زیادتی
 کرے تو اس کا جواب صبر و ضبط نرم خوئی اور اخلاق سے دیجئے، گالی گلوچ
 چغلی، غیبت، فحش ہنسی مذاق لغو و بیہودہ گفتگو اور گانے بجانے سے
 پرہیز کیجئے۔ ضعیف و ناتواں، کمزور و بیمار، رفیقوں کی اعانت و دشمنی
 کیجئے، صاحبِ نظر اور اہل دل بزرگ کی رفاقت ہو تو ان کی صحبت کو
 غنیمت جانئے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حِجَابَنَا وَنِيَابَتَنَا
 مَبْرُورًا وَمَقْبُولًا وَسَعِينًا مَشْكُورًا۔

متفرق معلومات

★ پاکستان کے عجاج کے لئے حکومت کی طرف سے ایک کوڑا مقررہ
 تعداد مقرر کیا جاتا ہے۔ اور اسی کے لحاظ سے عازمین حج سے درخواستیں

طلب کرنے کا اعلان ہو تو جس پر حج فرض ہے اسے اپنی درخواست دے دینی چاہیے، اور جب خوش بختی سے قرعہ میں اس کا نام نکل آئے، تو اسے سفر کی تیاری شروع کر دینی چاہیے، پاکستان سے سفر ہوائی اور بحری جہاز سے ہوتا ہے جس کے لئے جو صورت بخیر ہو اسی کے مطابق تیاری کرے۔ اور اس سفر کے لئے جو قواعد و ضوابط ہوں ان کی پابندی کرے اور جو ہدایات دی جائیں ان کی قبل از روانگی تکمیل کرے تاکہ سفر کے وقت یا دوران سفر پریشانیاں اور تکالیف نہ اٹھانی پڑیں، اگر کچھ پابندیاں خلاف طبع یا ناجائز بھی ہوں تب بھی ان سے غفلت اور لاپرواہی نہ برتے۔

★ چونکہ حکومت کی طرف سے رقم کی ایک حد مقرر ہے، اور وہ رقم بھی حج نوٹ یا پونڈ کی شکل میں لے جانے کی اجازت ہے۔ اور مقررہ حد سے زیادہ رقم کسی بھی صورت سے لے جانے کی اجازت نہیں، اور یہ مقررہ رقم بھی کبھی کم بھی پڑ جاتی ہے اس لئے بجائے اس کے کہ حکومت کے احکامات کی خلاف ورزی کی جاتے یہ صورت بہتر اور آسان ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء بھی بتیل مرغ مصالحہ، دالیں، شکر، چائے وغیرہ حسب ضرورت ساتھ لے لو گندم اور چاول کے لئے ایک خاص رقم جمع کرانے کے بعد یہ چیزیں مکہ معظمہ میں انجن خدام النبی کے دفتر واقع صولیۃ منزل سے مل جاتی ہیں، گو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں ہر چیز افراط سے ملتی ہے مگر رقم محدود ہونے کی شکل میں یہ سامان ساتھ ہو گا تو کافی مدد ملے گی، ضروری برتن، ٹوٹا گلاس پیالے دیگی چھ بھگوتا، بالٹی، چھوٹی بڑی پلیٹیں، تیل کا چولہا، کنڈی۔ بوری رتی وغیرہ بھی ساتھ رکھو۔ مگر اس کا خیال رہے کہ سامان اتنا زیادہ نہ ہو کہ پریشانی کا سبب بن جائے۔

اس سامان کے علاوہ یہ چیزیں بھی ساتھ رکھو۔

قرآن شریف، وظیفہ یادعاؤں کی کوئی کتاب، احکام و مسائل حج کی کوئی کتاب، چاقو، قینچی، سوئی دھاگہ، صابن وغیرہ۔

☆ موسم کے لحاظ سے بسترہ بھی ساتھ رکھیں، مکہ معظمہ میں تو سردی زیادہ نہیں ہوتی البتہ مدینہ منورہ میں خاصی سردی ہوتی ہے، اس لئے رضائی۔ کسبل، گدہ ضرور ساتھ رکھیں، پہننے کے کپڑوں میں بھی گرم کپڑے، سوٹر۔ مفلر اور اونی چادر وغیرہ بھی رکھیں۔

☆ احرام میں دو چادروں کی ضرورت ہوتی ہے، احتیاطاً دو احرام ساتھ رکھو، احرام میں گرم اونی چادر اور تولیے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اس لئے وہ بھی رکھو تو اچھا ہے، بعض اوقات اچانک موسم میں تبدیلی اور تیزی آجاتی ہے، پسندیدہ گز لٹھے برائے کفن بطور احتیاط رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ عورتیں اگر ساتھ ہوں تو ایک دو چادریں پردہ تاننے کے لئے بھی ساتھ رکھو۔ جہاز میں نیز عرفات و مزدلفہ میں بچپانے کے لئے چٹائیاں یا ترپال بھی ساتھ رکھو۔

☆ کپڑے اور متفرق سامان رکھنے کے لئے جو صندوق ہو وہ مضبوط ہونا چاہیے، جدہ میں کمرینوں کے ذریعہ سامان اتارنے چڑھانے میں معمولی کبس ٹوٹ جاتے اور سامان بکھر جاتا ہے۔

☆ سامان کے ہرنگ پر نہ مٹنے والی سیاہی یا پینٹ سے اپنا نام و مقام اور معلم کا نام ضرور لکھیں۔ اس سے سامان کی تلاش میں سہولت رہتی ہے اور سامان گم نہ ہوتا ہے۔

☆ زمزم لانے کے لئے لوہے کا پلاسٹک کے مضبوط ڈرم بھی یہیں سے

ساتھ لے جانے میں کفایت رہتی ہے۔

☆ بحری جہاز پر سوار ہونے اور اترنے کے مواقع پر اتنی ابتری، دھینگا
مشتی اور اذات فزی اور نفسی نفسی ہوتی ہے کہ الاماں والحفیظ، بعض اوقات
تو ہاتھ پائی کی نوبت بھی آجاتی ہے، اس سے بچنے کی شریفانہ صورت یہی ہے
کہ یا تو اول وقت جائے اور سوار ہو جائے، یا قلی کے ذریعہ چٹائی وغیرہ بچو کر
جگہ حاصل کر لے مگر اس میں اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی حاجی اسے اٹھا کر کہیں
رکھ دے اور خود قبضہ کر لے، یا پھر سارے ہنگامہ کے فرو ہونے کا انتظار کرے
اور صبر و شکر کے ساتھ جو جگہ مل جائے اس میں گزر کرے۔

☆ یہاں ہمیں سوچنا چاہیے کہ جب ہمارا پہلا ہی قدم غلط رہا ہے تو ہم
اس مبارک سفر کی خیر و برکت کیسے حاصل کر سکیں گے۔

☆ بحری جہاز کا سفر کراچی سے چھ دن کا ہے۔ حجاج کے لئے کمپنی کے پاس جو جہاز
فی الحال موجود ہیں ان میں سفینہ حجاج بہت وسیع اور آرام دہ جہاز ہے،
معمولی طوفان کا کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا، اور چھوٹے جہازوں میں قے،
متلی، دوران سفر کی جو شکایات ہوتی ہیں وہ اس میں نہیں ہوتیں۔ اس لئے
ضروری تو نہیں کہ آپ قے متلی روکنے والی اشیاء اپنے ساتھ رکھیں۔
لیکن احتیاطاً لیموں وغیرہ کا چار، چٹنی وغیرہ رکھ لیں۔ تو کوئی حرج نہیں
جہاز میں باقاعدہ ڈاکٹر اور اسپتال موجود ہے، تکلیف کے وقت ان سے
رجوع کرنا چاہیے۔ جہاز میں اپنے طور کھانا وغیرہ پکانے کی اجازت نہیں ہے
پکا ہوا کھانا اور ناشتہ مہیا کیا جاتا ہے۔ صبح چائے کے ساتھ بسکٹ، دوپہر
کو روٹی، سالن، دال، چاول سہ پہر کو خالی چائے اور بعد مغرب پھر
روٹی، سالن، چاول، بعض دنوں میں دونوں وقت ورنہ دوپہر کو

اچار بھی تقسیم کرتے ہیں۔

★ کھانا عرشہ کا ہو یا سیکنڈ و فرسٹ کا، تینوں درجوں کا اپنے اپنے لحاظ سے معمولی ہوتا ہے، البتہ بد ذائقہ یا ناقابل استعمال نہیں ہوتا۔ ٹویک کے مسافروں کو ملازمین کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ جو انھیں اپنے برتنوں میں لینا ہوتا ہے۔ سیکنڈ و فرسٹ میں برتن بھی ہتیا کئے جاتے ہیں۔ ٹویک والے نانڈ رقم دے کر سکنڈ کلاس کے معیار کا کھانا مقرر کر سکتے ہیں۔ مگر بعض کو مقرر کر کے بچپتاتے دیکھا۔ اس کے لئے اچھی صورت یہی ہے کہ اپنے مذاق کے مطابق اپنے ساتھ اچار، چٹنی، جام جلی، اور ٹماٹو، ساس وغیرہ رکھ لے۔ انڈے ابلے ہوئے رکھ لے، مکھن و بسکٹ وغیرہ ہوں تو ٹویک میں سکنڈ و فرسٹ سے اچھا کھانا میسر ہو سکتا ہے۔ جہاز میں دو معیار کے ہوٹل بھی ہیں، ایک فرسٹ و سیکنڈ والوں کے لئے دوسرا ٹویک والوں کے لئے۔ ٹویک والوں کے لئے جو ہوٹل ہے وہاں چائے، سوڈا، لین، سگریٹ، معمولی بسکٹ یا بچوں کی گولیاں ہی ملتی ہیں کوئی معقول چیز فراہم نہیں ہوتی۔ خفی کہ برف بھی نہیں ملتی۔

★ جب قافلوں کا رواج تھا۔ تو امیر قافلہ مقرر ہوتا تھا، اب جہاز میں امیر الحجاج ہوتا ہے، جسے حکومت مقرر کرتی ہے۔ اگر کسی حاجی کو کوئی تکلیف یا پریشانی ہو، کھانے وغیرہ کی یا کوئی اور انتظامی شکایت ہو تو اس کا رافع کرانا امیر الحجاج کی ذمہ داری ہے۔ جو ٹیک خدا ترس اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار امیر ہوتا ہے اس سے لوگوں کو بڑا آرام ملتا ہے، اور جو نااہل، خود نگر اور افسرانہ مزاج ہو تو اسے خود بہت آرام ملتا ہے۔

★ نماز کے لئے انتظامی طور پر ایک کمرہ مخصوص ہے مگر اس میں سارے حاجی نہیں سما سکتے اس لئے مختلف مقامات پر سمت قبلہ بتانے کا انتظام بھی جہاز میں ہوتا ہے۔

★ جہاز میں سوار ہونے سے پہلے بندرگاہ پر جو شیڈ بنے ہوئے ہیں وہاں سے پاسپورٹ اور ٹکیوں وغیرہ کے سرٹیفکیٹوں پر تصدیق وغیرہ کی تکمیل کرا کے وہ کاغذات اوپر ہی بیگ وغیرہ میں رکھ لیں۔ اندر صندوق وغیرہ میں بند نہ کریں کیونکہ جہاز پر چڑھتے وقت وہ کاغذات دکھانے پڑتے ہیں۔

★ جہاز میں جو فرصت کا وقت ملے اسے غنیمت سمجھو، ذکر اور کار، درود و وظائف یا عبادات اور مسئلے مسائل سیکھنے میں صرف کرو۔ فضول باتوں میں دل لگی میں ضائع نہ کرو۔

جدہ

★ پاکستان کے حاجیوں کے لئے میقات یلم ہے، یہاں سے جدہ کا فاصلہ تقریباً بیس بائیس گھنٹے کا ہے، یلم آنے کے وقت کا جہاز کے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کیا جاتا ہے اور جب یلم آتا ہے تو جہاز اعلان کے مطابق سیٹی بج کر خبردار کرتا ہے، مقررہ وقت سے پہلے ہناؤ دھو کر تیار رہو۔ اور جب یلم آجائے تو احرام باندھ لو، اطمینان سے سامان وغیرہ اکٹھا کرو اور جدہ پر اترنے کے لئے تیار رہو، پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اور محقر سامان اپنے ساتھ رکھو، کیونکہ جدہ میں سامان عام طور پر کریٹوں کے ذریعہ اتارا جاتا ہے اور وہاں سے کسٹم کی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے۔

★ جب حاجی جہاز سے اترتے ہیں تو ان سے معتم کے بارے میں پوچھا جاتا ہے

اس لئے معلم کے بارے میں گھر سے چلتے وقت ہی فیصلہ کر لو تو اچھا ہے، بندرگاہ پر کافذات کی جانچ پڑتال کے بعد حجاج کسٹم کے لئے آتے ہیں وہاں سامان کے انبار میں سے اپنا اپنا سامان خود تلاش کرنا اور کسٹم کرانا پڑتا ہے، معلم کے آدمیوں کو کسٹم کے اندر نہیں آنے دیا جاتا اس لئے پہلے سے انتظام اور تیاری رکھو تاکہ وقت پر گھبراہٹ اور پریشانی نہ ہو کسٹم کے قانون کے خلاف کوئی سامان مت لے جاؤ، ورنہ بہت پریشانی ہوگی، وہاں بھی نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے۔

★ کسٹم کرا کے جب آپ باہر آئیں گے تو وہاں آپ کو معلم یا ان کے کوارٹس میں گئے، سامان ان کی نگرانی میں دے کر آپ حجاج منزل آجائیں، سامان ٹرکوں میں حجاج منزل آجائے گا اور یہاں پھر آپ کو اپنا سامان خود تلاش کرنا پڑے گا، حجاج منزل میں معلمین کے ٹھکانے بنے ہوئے ہیں اب آپ اپنی تمام ضروریات کے لئے معلم سے مدد لے سکتے ہیں، اب ان کی ذمہ داری ہے کہ آپ کی ضروریات کا خیال رکھیں، واپسی تک آپ معلم کے محتاج ہیں، وہی آپ کو جدہ سے مکہ بھیجے گا۔ راج کرائے گا، مدینہ بھیجے گا۔ اور واپس جدہ لا کر جہاز میں سوار کرانے کے جملہ انتظامات کرے گا۔

★ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش معلم کے ذمہ نہیں ہے۔ یہ انتظام آپ کو خود کرنا ہوگا البتہ معلم اور اس کے آدمی اس میں آپ کی پوری مدد کریں گے۔ کرایہ کے مکانات کا آپ کو پتہ بتائیں گے، ساتھ جا کر دکھائیں گے آپ پسند کر کے اپنا کوئی ٹھکانہ منتخب کر لیں۔

★ مکہ معظمہ میں مکانات سیزن کے حساب سے کرایہ پر ملتے ہیں، بجو چونکہ بہت ہوتا ہے اس لئے کرائے بھی بہت زیادہ ہو جاتے ہیں جرم شریف

کے قریب مکانات کے کرائے اور بھی زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے اپنی گنجائش دیکھ کر مکان کا انتخاب کرنا چاہیے، دس دس پانچ پانچ آدمی مل کر مکان لیتے ہیں تو کرایہ کم پڑتا ہے۔ حرم کے قرب و جوار میں بہت سے عايشان ہوٹل بھی ہیں مگر وہ صرف امراء و رؤسا ہی کے کام کے ہیں، غریب اور متوسط آدمی تو ان میں قیام کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

★ حکومت نے حجاج کی سہولت اور اپنی انتظامی مصلحت کی وجہ سے یہ انتظام کیا ہے کہ جو حاجی پہلے آتے ہیں ان کو مدینہ منورہ پہلے بھیجا جاتا ہے اور جو دیر سے پہنچیں ان کو حج کے بعد مدینہ منورہ بھیجا جاتا ہے۔

★ مدینہ منورہ میں ہر صورت میں دس دن سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں ہوتی، گو مخصوص صورتوں میں معلمین کے ذریعہ زیادہ قیام کی صورت نکل آتی ہے۔

★ اب چونکہ سفر میں حجاج آزاد نہیں ہوتے اور نہ اپنی مرضی سے وہ کہیں آجاسکتے ہیں، اس لئے جو لوگ پہلے مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے ہوں انہیں بھی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لینا چاہیے، اگر کسی نے عیلم سے احرام نہیں باندھا اور جتہ آکر یہ معلوم ہوا کہ وہ بالابالہ مدینہ نہیں جاسکتے تو وہ جتہ سے ہی احرام باندھ لیں،

★ ٹرانسپورٹ میں بسیں اور ٹیکسیاں ہی استعمال ہوتی ہیں آپ جو پسند کریں معلم اسی کا انتظام کرے گا۔ اپنے طور پر اگر آپ کو انتظام کرنا ہو تو عام دنوں میں ایک ریال فی سواری سے لے کر تین ریال فی سواری تک ٹیکسیاں لیتی ہیں، مگر حج کے زمانہ میں ان کا کرایہ بھی بڑھ جاتا ہے، کرایہ پہلے طے کر لینا چاہیے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔

مکہ معظمہ

★ جدہ سے مکہ معظمہ تقریباً ۴۶ میل ہے، بہت کثادہ اور بخت دور ویکسٹریس بنی ہوئی ہیں ٹیکسی گھنٹہ سوا گھنٹہ میں اور بس ڈیڑھ دو گھنٹہ میں پہنچا دیتی ہے۔

★ جدہ کے راستہ میں مکہ مکرمہ سے نو دس میل کے فاصلہ پر شیبہ کے مقام کے قریب جہاں صلح حدیبیہ ہوئی تھی حدود حرم کی علامت بنی ہوئی ہے، اور اسی کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد ہے کہتے ہیں کہ بیعت رضوان اسی جگہ ہوئی تھی، اگر آپ کا ڈرائیور راضی ہو جائے تو یہاں اتر کر دو رکعت نماز پڑھئے اور دعا مانگئے۔

جب حدود حرم سے گزرو تو سمجھ لو کہ اب احکم الحاکمین کے دربار کا حاطہ میں داخل ہو گئے اس لئے نہایت عاجزی و خاکساری اور ادب کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے داخل ہو، اور یہ دعا پڑھو۔

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم محترم ہے اس کے صدقہ میں میرا گوشت پوست، میرا خون اور ہڈیاں، میرا پورا وجود و ذرخ کے لئے حرام فرما۔ اے اللہ حساب کتاب کے لئے اٹھائے جانے والے دن کے عذاب سے مجھے امن دے۔ اور مجھے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
حَرَامُكَ وَ حَرَمُ
رَسُوْلِكَ فَخِزْمٌ لِّحَبِي
وَدَمِي وَ عَظْمِي وَ بَشَرِي
عَلَي النَّارِ اَللّٰهُمَّ
اٰمِنِي مِنْ هٰذَا بَدَايَتِ يَوْمِ
تَبْعَتُ عِبَادِكَ وَ اَجْعَلْنِي
مِنْ اَوْلِيَا مَدَنِكَ

وَأَلِّ لِّكَ ظَعْنَكَ وَقَبْ
عَلَىٰ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
اور میری توبہ قبول کر لے بے شک
تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور
الرحیم

اس کے بعد درود شریف اور تلبیہ پڑھو، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
کرو، اس کا شکر بجالاؤ کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے یہ سعادت عظمیٰ
نصیب فرمائی۔

حدود حرم میں موقعہ مل جائے تو کچھ دور پیدل چل لو۔

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا

یکسر کا ہے موقعہ ارے جانیوالے

★ دخول مکہ سے پہلے غسل کرنا بہتر ہے مگر آج کل اس کے لئے کوئی
سہولتیں اور انتظامات نہیں اس لئے جدہ سے روانگی کے وقت ہی غسل کر لو
تو بہتر ہے۔

★ سواری آپ کو معلم کے دفتر پر اتار دے گی، سامان ساتھ ہے تو اس کا
انتظام کر کے بیت اللہ کی زیارت کے لئے آجائیں، معلم یا اس کا کوئی آدمی آپ
کے ساتھ آئے گا اور آپ کو طواف کرائے گا۔

★ آدمی اگر پہلی مرتبہ حاضر ہوا ہے تو اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ
معلم یا اس کے آدمی کے ساتھ طواف کرے، کیونکہ وہ لوگ طواف کے
طریقوں، مقامات و آداب سے واقف ہوتے ہیں۔ اس لئے سہولت سے
قاعدے کے مطابق طواف کرادیں گے طواف کے بعد وہ انعام و بخشش
کے امیدوار بھی ہوتے ہیں، گو قاعدے سے وہ اس کے مستحق نہیں تاہم یہ
سمجھ کر اگر ان کو کچھ پیش کر دیا جائے تو خوش ہوتے ہیں اور دیگر امور بھی بخوشی

انجام دیتے ہیں۔

★ طواف وحی سے فارغ ہو کر واپس آکر کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرو۔

★ حج میں ازدحام بہت ہوتا ہے اس لئے آدمی کے بچھڑ جانے کا بہت امکان رہتا ہے سب ساتھی اور رفیق مل کر حرم میں ایک جگہ مقرر کر لیں کہ اگر کوئی بچھڑ جائے یا آگے پیچھے آئے تو اس جگہ آجائے تاکہ تلاش میں آسانی ہو اسی طرح مستورات اگر ساتھ ہوں تو ان کے لئے بھی جگہ متعین کر دیں کہ ضروریات سے فارغ ہو کر وہیں آجائیں۔ ادھر ادھر نہ ہنسی جگہ نہ بیٹھیں۔ ہر ساتھی کو اور مستورات کو کسی کا غریب معلم کا نام اور پتہ لکھ کر بھی دے دینا چاہیے کہ اپنے پاس حفاظت سے رکھیں اور جب بھی ضرورت پیش آئے کسی بھی پولیس والے کو وہ کا غرض دکھائیں وہ پوری پوری مدد کرے گا۔ وہاں کی پولیس جتنا اچھا انتظام کرتی ہے خدمتِ خلق کا بھی اتنا ہی اچھا جذبہ رکھتی ہے۔

خاص مقامات اور اصطلاحی الفاظ کی تشریح

★ مسائل حج میں عربی کے بعض الفاظ اور کچھ خاص اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں، عربی نہ جاننے والے اور ان خاص اصطلاحوں سے ناواقف حضرات کو ان کے سمجھنے اور معنی متعین کرنے میں الجھن ہوتی ہے ایسے الفاظ جہاں آئے ہیں اس جگہ بھی گو اس کی تشریح مختصر طور پر کر دی گئی ہے تاہم مزید سہولت کے لئے یہاں مستقل طور پر بھی ایسے الفاظ کے معنی بیان کئے جاتے ہیں احرام۔ لفظی معنی حرام کرنا۔ حاجی یا عمرہ کرنے والا حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے جب تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر چند حلال اور مباح

چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس عمل کو احرام کہتے ہیں، اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے، اس لئے یاد رکھنا چاہیے کہ صرف احرام کی چادریں پہننے سے ہی احرام شروع نہیں ہو جاتا اس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی حج یا عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے۔
استلام :- حجر اسود کو بوسہ دینا، یا ہاتھ سے چھونا۔ رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا بھی استلام کہلاتا ہے۔

اضطباع :- احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ یہ س طواف میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔
آفاقی :- وہ شخص کہلاتا ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتا ہو۔ جیسے پاکستانی، ہندوستانی، مصری، شامی، عراقی وغیرہ۔
ایام تشریق :- جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے یعنی ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔

ایام نحر :- قربانی کے دن ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک
افساراد :- صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔
اشعاسا :- قربانی کے جانور جو کوئی حاجی اپنے ساتھ لائے، کی شناخت کے لئے اس کے دائیں کندھے پر اتنا خفیف سازخم لگانا جس سے صرف کھال کٹے گوشت نہ کٹے۔

بیت اللہ :- مکہ معظمہ میں مسجد حرام کے درمیان ایک مقدس مکان جسے کعبہ بھی کہتے ہیں اور جو مسلمانوں کا قبلہ ہے۔

بطن عرفہ :- عرفات کے قریب ایک جگہ۔ یہاں وقوف جائز نہیں۔

کیونکہ یہ عرفات کی حدود سے خارج ہے۔

تجلیل :- قربانی کے جانور پر جھول ڈالنا۔

تسبیح :- سبحان اللہ کہنا۔

تقلید :- قربانی کے جانور کے گلے میں جوتی یا درخت وغیرہ کی چھال

رستی وغیرہ میں ہار بنا کر ڈالنا۔

تکبیر :- اللہ اکبر کہنا۔

تمتع :- حج کی ایک قسم جس میں حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔

پھر عمرہ کا احرام کھول دیا جاتا ہے، اور پھر حج کا احرام علیحدہ

باندھا جاتا ہے۔

تلبیہ :- لبیک را خدا تک، پڑھنا۔

تہلیل :- لا الہ الا اللہ، پڑھنا۔

جِمَار - جِمَرَات - منی میں تین مقامات پر قد آدم ستون بنے ہوئے

ہیں جن پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، مسجد خیف کے قریب والے کو

جَمْرَةُ الْأُولَى کہتے ہیں اور بیچ والے کو جَمْرَةُ الْوُسْطَى

اور آخر والے کو جَمْرَةُ الْكُبْرَى، جَمْرَةُ الْعَقَبَا

یا جَمْرَةُ الْآخِرَى کہتے ہیں۔

جَحْفَا - رَابِع کے قریب مکہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے، جو شام

کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جَنَّتُ الْمَعَالَى - مکہ معظمہ کا قبرستان ہے جس میں ام المومنین حضرت

خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر صحابہ کرام اور بزرگوں کے

مزارات مبارک ہیں۔

جَبَلِ ثَبِير۔ منی میں واقع ایک پہاڑ کا نام ہے۔

جَبَلِ رَحْمَت۔ میدان عرفات میں ایک پہاڑی جس کے دامن میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ الوداع دیا تھا۔

جَبَلِ ثَوْر۔ مکہ معظمہ میں وہ پہاڑ جس کے غار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کے وقت تین شب قیام فرمایا۔ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

جَبَلِ ثَوْر۔ مکہ معظمہ کا وہ پہاڑ جس میں غارِ حرا واقع ہے جس میں نبوت ملنے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت و اعتکاف کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ منی کو جاتے ہوئے بائیں طرف کو پڑتا ہے۔

جَبَلِ قَنَاح۔ مِز ولفہ میں ایک پہاڑ ہے۔

جنایت۔ لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں اور حج میں ہر اس فعل کا

ارتکاب جنایت ہے جس کا کرنا حرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہے۔

حج۔ مخصوص زمانہ میں احرام باندھ کر چند مخصوص افعال اعمال کرنا۔

حَصِرِ اسْوَد۔ سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت

اس کا رنگ مثل دودھ سفید تھا، پہلے تو یہ سالم پتھر تھا مگر اب اس

کے صوف پانچ ٹکڑے کی بوتل کے اندر کے برابر یا اس سے کچھ بڑے

باقی رہ گئے ہیں۔ جو بیت اللہ کے مشرقی کونہ میں قد آدم کے قریب

اُونچائی پر لاکھ کے اندر جڑے ہوئے ہیں۔ اور اس کے چاروں

طرف چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

حُکْم۔ مکہ معظمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے۔

ان حدود پر نشانات بنے ہوئے ہیں۔ ان حدود کے اندر شکار
کھیلنا، درخت کاٹنا جانور کو گھاس چرانا ممنوع و حرام ہے۔
عَرَمی ۱۔ حدودِ حرم کے اندر رہنے والا حَرَمی کہلاتا ہے۔
حِل ۱۔ حدودِ حرم سے باہر اور موانعت تک کا علاقہ حِل کہلاتا ہے، کیونکہ
اس میں وہ باتیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔
حِلّی ۱۔ زمین حِل میں رہنے والا۔
حَلَق ۱۔ سر کے بال منڈانا۔

حَطِیم ۱۔ کعبہ کے شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم بیضوی دیوار
سے زمین کا کچھ حصہ گھرا ہوا ہے۔ اس کو حطیم، حجر اور خطیرہ کہتے
ہیں۔ یہ جگہ دراصل بیت اللہ کا حصہ تھی۔ جو قریش مکہ نے تعمیر
بیت اللہ کے وقت اس لئے چھوڑ دی تھی کہ حلال کی کمائی جس سے
وہ بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ختم ہو گئی۔ یہ پھٹی ہوئی جگہ حطیم کہلاتی
ہے جو چھ سات ہاتھ کے قریب ہے۔ موجودہ احاطہ کچھ زائد زمین
پر بنا ہوا ہے۔

دَم ۱۔ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے کی وجہ سے بکری وغیرہ
ذبح کرنا واجب ہوتی ہے اس کو دَم کہتے ہیں۔
ذُو الْحَلِيفَةِ ۱۔ ایک مقام کا نام جو مدینہ سے مکہ کے راستہ پر مدینہ تقریباً چھ میل
پر واقع ہے۔ آج کل بیر علی کے نام سے مشہور ہے یہ اہل مدینہ کی
میقات ہے۔

ذَات عِوَق ۱۔ ایک مقام کا نام جو آج کل غیر آباد ویران ہے بکہ معطلہ سے
تقریباً تین منزل ہے یہ عراق سے آنے والوں کی میقات ہے۔

رکن یثانی :- بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ یمن اسی کی سیدہ میں ہے۔

رکن عراقی :- بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی سمت پر ہے
حطیم کا حصہ چھوٹا ہوا ہونے کی وجہ سے یہ رکن اپنے اصلی مقام پر
نہیں ہے یہی حال رکن شامی کا ہے۔

رکن شامی :- بیت اللہ کا شمال مغربی کونہ جس کی سمت میں شام ہے۔
رَمَلٌ :- طواف کی حالت میں اگر ذکر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھتے
ہوئے پہلوانوں کی طرح چلنا۔ یہ اس طواف کے شروع کے تین پھروں
میں کیا جاتا ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو۔

رَمَی :- مٹی میں حمرات پر کسکریاں مارنا۔
زَمَام :- مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب مشہور چشمہ، جو آب کنویں کی
شکل میں ہے۔

سَعٰی :- صفا و مروہ کے درمیان مخصوص و مقررہ طریقہ سے سات چکر لگانا
شَوَطْ :- بیت اللہ کے چاروں طرف ایک چکر لگانا۔
صَفَا :- بیت اللہ کے قریب جانب جنوب ایک چھوٹی پہاڑی تھی جو موجودہ
تغیرات میں ایک بلند فراز کی صورت میں ہے۔ یہیں سے سعی شروع
کی جاتی ہے۔

صَنْب :- مٹی میں مسجد خیف سے قریب ایک پہاڑی۔
طَوَاف :- مخصوص و مقررہ قواعد کے تحت بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانا
عَمْرَہ :- جل یا میقات سے احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا۔ عمرہ حج اصغر
کہلاتا ہے۔

عَوَاقِبُ - عَوَاقِبُ: ایک میدان کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے جانب مشرق
تقریباً ۹ میل پر ہے اس میدان میں رزوی الحجہ کو حجاج قیام
کرتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے۔

قِرَآن - یہ بھی حج کی ایک قسم ہے جس میں حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا
جاتا ہے، پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔ پھر اسی احرام سے حج کے افعال
کئے جاتے ہیں۔

قَارِنٌ - حج فتران کرنے والا۔

قَرْنٌ - اسے قَرْنُ الْمَنَازِل بھی کہتے ہیں، یہ ایک پہاڑ ہے جو مکہ معظمہ سے
تقریباً ۴۲ میل پر واقع ہے یہ نجد میں، نجد حجاز اور نجد تہامہ سے
آنے والوں کی میقات ہے۔

قَصْرٌ - بال کتر وانا مشین یا قینچی سے بعض نے کہا ہے کہ اگر بال اتنے
بڑے ہوں کہ ایک انگل قصر ہو سکیں تو قصر کر لے، ورنہ حلق
مزدوری ہے،

مَحْرَمٌ - احرام کی حالت والا۔

مَفْرَدٌ - صرف حج کے افعال کرنے والا۔

مِیْقَاتٌ - وہ شرعی مقامات جہاں سے مکہ معظمہ آنی والے کیلئے احرام باندھنا ضروری
مَسْعٰی - سعی کرنے کی جگہ۔

مَطَافٌ - بیت اللہ کے چاروں طرف کا گول صحن جس میں سنگ مرمر لگا ہوا
ہے، اور جس میں طواف کیا جاتا ہے۔

مقام ابراہیم - یہ بھی جنتی پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی جو دیوار کی اونچائی کے

بقدر خود بخود اونچا ہوتا جاتا تھا جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمین شریفین کے نشانات اب تک واضح ہیں اور جو آج کل بیت اللہ کے دروازہ کے سامنے شیشہ کے ایک قیمتی گلوب کے اندر رکھا ہوا ہے جس کے اوپر پتیل کی خوبصورت جالی کا خول ہے۔ ملتزم۔ بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار جس سے لپٹ چٹ کر دُعا مانگنا مسنون ہے۔ یہاں مانگی ہوئی دُعا تیں مقبول ہوتی ہیں۔

مِثْنی:۔ مکہ معظمہ سے جانب شرق تین میل کے فاصلہ پر ایک آبادی، جہاں حمرات پر رمی کی جاتی ہے اور قربانی کی جاتی ہے، یہ جگہ حدود حرم میں داخل ہے۔ عرب اس کا تلفظ مِثْنی ریم کے پیش کے ساتھ کرتے ہیں۔ مسجد خیف:۔ مِثْنی کی بڑی مسجد جو جبل صنب کے پہلو میں ہے۔

مسجد نمرة:۔ عرفات کے کنارہ پر ایک مسجد ہے، روزی الحجہ کو اس مسجد میں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے۔ مَشْعَرُ الْحَرَام:۔ مزدلفہ میں ایک مقام، یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے، اس کے نزدیک وقف مزدلفہ کیا جاتا ہے۔

مَدْعٰی:۔ دُعا مانگنے کی جگہ مسجد حرام اور مکہ معظمہ کے قبرستان کے درمیان ایک بلند جگہ ہے جہاں ایک پُر رونق بازار بنا ہوا ہے مکہ میں داخلہ کے وقت یہاں دُعا مانگنی مستحب ہے، مگر آج کل مکہ میں داخلہ دوسری سمتوں سے ہوتا ہے۔

مَزْدَلِیْقٰہ:۔ مِثْنی اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو مِثْنی سے مشرق کی جانب تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ عرفات سے بعد مغرب روانہ

ہو کر حاجی رات یہیں گزارتے ہیں، مغرب و عشاء کی نماز یہیں جمع کر کے پڑھی جاتی ہے، صبح صادق کے بعد یہاں بھی وقوف کیا جاتا ہے اور شیطانوں پر مارنے کے لئے کنکریاں بھی اسی میدان سے لی جاتی ہیں۔

مَحْسَرٌ - مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، اصحاب فیل پر عذاب یہیں نازل ہوا تھا، اس لئے اس جگہ سے بھاگ دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے۔
مَرْوَة - بیت اللہ کے جنوب مشرقی گوشہ کی طرف ایک پہاڑی تھی، جہاں سعی ختم ہو جاتی ہے۔

حِیَلِیْنِ اَخْضَرَتَیْنِ - صفا و مروہ کے درمیان ایک نشیب تھا۔ جہاں سے حضرت ہاجرہ دوڑ کر گذرتی تھیں، اس جگہ کی تعیین مسعی کی دیوار میں سبز ستون بنا کر کی گئی ہے رات کے وقت سبز شویب روشن رہتی ہیں۔

مَکَی - مکہ معظمہ کا باشندہ۔

مَوْقِفٌ - ٹہرنے کی جگہ۔ حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات و مزدلفہ میں ٹہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

مِیْزَابِ رَحْمَتِ - وہ طلائی پرنالہ جو بیت اللہ کی شمالی دیوار کی منڈیر میں لگا ہوا ہے جس سے بیت اللہ کی چھت کا پانی حطیم میں گرتا ہے جہاں پانی گرتا ہے وہ بھی مقام قبولیت ہے۔

مِیْقَاتِی - میقات کارہنے والا۔

وَقُوفٌ - میدانِ عرفات و مزدلفہ میں خاص اوقات میں ٹہرنا۔

هَدًی - وہ جانور جو حاجی اپنے ساتھ حرم میں قربان کرنے کو لائے۔

یوم الترویہ۔ ۸ ذی الحجہ جس تاریخ کو حجاج منی میں آتے اور پانچ نمازیں وہاں ٹہر کر پڑھتے ہیں۔

یوم عرہ۔ ۹ ذی الحجہ حج کا دن جس دن حجاج عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم۔ مکہ معظمہ سے جنوب سمت دو منزل پر ایک پہاڑ ہے آج کل یہودیہ کہلاتا ہے۔ یمن والوں کی میقات ہے پہلے ہندوستان کے بحری جہاز ایسے راستے سے گزرتے تھے جو اس پہاڑ کے محاذی تھا، اس لئے یہ ہندوپاک کے لئے بھی میقات تھا اب اگرچہ وہ راستہ بدل گیا ہے، پھر بھی احتیاطاً پاکستان و ہندوستان کے حجاج یہیں سے احرام باندھتے ہیں، ویسے ان ملکوں کے بحری مسافروں کو جدہ سے بھی احرام باندھنے کی اجازت ہے۔

حج کی فرضیت و فضائل

* قرآن و حدیث اجماع و قیاس ہر دلیل سے حج کی فرضیت ثابت ہے، اور جو یہ فرض بنا داندہ کرے اس کے لئے احادیث شریفہ میں سخت وعید بھی آتی ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ؕ

ترجمانی: بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا ایک حق ہے بشرطیکہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت رکھتے ہوں

اور اگر کوئی قدرت کے باوجود حج نہ کرے، تو اس میں

محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔ اگر وہ محرم اپنے حج کے لئے جا رہا ہو تو خیر ورنہ اس محرم کا آمدورفت و قیام وغیرہ کے لائق خرچ بھی اس کے ذمہ ہوگا اگر قدرت و استطاعت کی یہ سب صورتیں میسر ہوں اور پھر بھی کوئی حج نہ کرے تو وہ ان وعیدوں کا مورد ہوگا جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئی ہیں۔

فضائل حج

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خلوص نیت کے ساتھ اللہ کے لئے حج کرے، اور اس میں فحش کام، اور گالی گلوچ، بڑائی جھگڑے اور فسق و فجور سے بچتا رہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ حج عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، وہ جو دعا کریں گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائیگا (ابن ماجہ)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو حرم کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں تو آپ نے فرمایا ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا بجز جنت کے کچھ نہیں (بخاری و مسلم)

اسی کا نقصان ہے اللہ تعالیٰ تو دنیا جہاں سے بے پروا
و بے نیاز ہے " حدیث شریف میں ہے۔

۱۱۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى
الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصُومَ رَمَضَانَ (مسلم و بخاری)

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی
دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا
زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

۲۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہما خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
قَدْ قَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا۔ (مسلم)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دوران خطبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے
پس حج کیا کرو۔

آیت شریفہ میں استطاعت سبیل کے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو
اس میں روزمرہ کی ضروریات سے زائد اتنا سرا یہ ہونا چاہیے کہ آمد و رفت کے
مصارف زمانہ قیام کا خرچ، اور اہل و عیال کا واپسی تک کا خرچ پورا
ہو سکے۔ راستہ کا پیرا من ہونا بھی اس میں داخل ہے۔ اور عورت کے لئے

جج مبرور کی مختلف ترفیں بیان کی گئی ہیں۔

- ۱۔ وہ جج جس میں کوئی گناہ نہ ہوا ہو ۲۔ جج مقبول مراد ہے
- ۳۔ وہ جج جس میں ریا اور نام و نمود نہ ہو ۴۔ ایسا جج جس کے بعد گناہ
- مزدونہ ہو ۵۔ ایسا جج کہ اس کے بعد دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے۔

★ اب یہاں غور کرنے کی یہ بات ہے کہ یہ تمام فضائل اور برکات اسی وقت حاصل ہوں گی جب کہ جج کے تمام فرائض و واجبات اور سنن پوری احتیاط کے ساتھ ادا کئے جائیں اور جج کو خراب و فاسد کرنے والی تمام باتوں سے اجتناب اور پرہیز کیا جائے۔ ورنہ اگر ذمہ سے فرض ساقط ہو بھی گیا تب بھی فضائل و برکات سے محرومی تو یقینی ہے، ہمارے ہاں کی اکثریت ان باتوں سے غفلت برتی ہے، جج پر جانے والے اکثر حضرات کو اس کی پرواہ ہی نہیں ہوتی کہ وہ جج کے فرائض و شرائط، احکام و مسائل معلوم کریں، اور وہاں پہنچ کر اپنی نیکیوں معلوموں کے ہاتھ میں تھما کر مطمئن ہو جاتے ہیں، فرائض و واجبات کا اہتمام کرتے ہیں اور دوران احرام گناہوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں۔ انھیں یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ ہم نے جج و عمرہ کا احرام باندھ کر بہت سی شرعی پابندیاں اپنے اوپر عائد کر لی ہیں جن کے خلاف کرنے سے سخت گناہ لازم آتا ہے جو میں شریفین میں جس طرح نیکیوں کا اجر و ثواب ہزاروں لاکھوں گناہوں کا ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کا وبال بھی اسی حساب سے ہوتا ہے۔

★ وہ اپنی نادانی سے نزع خود یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہو کر ثواب آخرت کا بڑا ذخیرہ سمیٹ لائے ہیں مگر درحقیقت وہ اپنی غفلت و لاپرواہی جج کے واجبات و سنن ترک کر کے احرام کی پابندیوں کے خلاف کر کے

آخرت کے وبال اور گناہوں کی پوٹ اٹھلاتے ہیں۔

★ صاحب بصیرت علماء نے لکھا ہے کہ حج کے بعد اگر حاجی کے حالات اسطور بدل جائیں کہ وہ پہلے کی نسبت نیکی کی طرف زیادہ مائل ہو اور اعمال خیر کرنے میں پہلے سے زیادہ راغب ہو۔ تو یہ اس کے حج قبول ہونے کی علامت ہے۔

★ اس کا امکان ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں رحمت اور بے حد و حساب فضل و کرم اور حرمین شریفین کی برکت سے ہماری لغزشوں اور خطاؤں کو معاف کر کے ہمارا ناقص حج بھی قبول فرمائے مگر ہمارے لئے اس کے باوجود بھی غافل و بے فکر ہونے کا کوئی جواز نہیں، کیونکہ غفلت و بے فکری اور بے پروائی سے کئے جانے والے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی کا امکان بہت کم ہے!

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت و حاجت

شدیدہ یا حاکم کا جبر و تشدد اور سخت مرض حج کے لئے رکاوٹ نہ ہوں اور پھر بھی وہ حج نہ کرے اور مرجائے، تو اس کی موت ایسی ہی ہے جیسے یہودی کی۔
یا نصرانی کی۔ (داو کا قال، رداری)

★ مذکورہ بالا رکاوٹوں میں قرعہ اندازی کی رکاوٹ بھی ہے اور یہ بھی جبر حاکم میں شامل ہوگی۔ اس کی وجہ سے اگر کوئی حج نہ کر سکے اور مرجائے تو ان شاء اللہ اس وعید کا مورد نہ ہوگا البتہ ایسے حضرات حج کرانے کی وصیت ضرور کر جاتیں۔

حج کی فرضیت اور اس کی شرائط کا بیان

حج کے شرائط کی چار قسمیں ہیں۔

- ① شرائط وجوب (۴) شرائط وجوب اد ③ شرائط صحت ادا ④ شرائط وقوع فرض۔

① شرائط وجوب

یہ وہ شرطیں ہیں جن کے پائے جانے سے حج فرض ہوتا ہے، اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو حج مکمل نہیں ہوتا۔ اور کسی دوسرے سے حج کرانا یا وصیب کرنا، بھی واجب نہیں ہوتا اس نتم کی سات شرطیں ہیں۔

- ① اسلام ② حج کی فرضیت کا علم ③ بلوغ ④ عقل ⑤ آزاد ہونا ⑥ حج و استطاعت اور قدرت ہونا ⑦ حج کا وقت ہونا۔
★ ساتوں شرطوں سے متعلق مختصر اور ضروری مسائل نمبر وار تحریر کئے جاتے ہیں۔

① حج کی فرضیت کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، اگر کسی کافر نے حج کر لیا اور بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس حج کا کوئی اعتبار نہیں، اگر شرائط پائے جاتے ہوں تو اب دوبارہ حج کرے۔

- ★ کافر اپنی طرف سے کسی مسلمان کو بھیج کر حج کرائے تو وہ بھی صحیح نہ ہوگا
★ کوئی مسلمان حج کر کے خدا کو درخواست کافر مرتد ہو گیا، اور پھر دوبارہ مسلمان ہو گیا تو اگر شرائط وجوب پائے جائیں تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔

② حج کی فرضیت کا علم ہونا اس مسلمان کے لئے ضروری ہے جو دار الحرب و کافروں کے ملک میں رہتا ہو، دارالاسلام اور مسلمانوں کے ملک

میں رہنے والے کے لئے یہ شرط نہیں۔ اسے حج کی فرضیت کا علم ہو یا نہ ہو بہر حال اسپر حج فرض ہے، بشرطیکہ دیگر شرائط پائی جاتیں۔

(۴۳) ان شرائط کی رو سے نابالغ اور مجنون پر حج فرض نہیں۔

* نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور حج سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس کے حج فرض ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ دوبارہ احرام باندھے اور حج کرے۔ اگر پہلے ہی احرام سے حج کر لیا تو وہ حج فرض ادا نہ ہوگا۔

* اسی طرح کسی مجنون نے حج کا احرام باندھا اور پھر وقوف عرفہ سے پہلے ہوش آگیا اور جنون جاتا رہا۔ اس نے بھی دوبارہ احرام باندھ کر حج کیا تو اس کا بھی حج فرض ادا ہو گیا۔ اسی احرام سے حج کرے گا تو حج فرض ادا نہ ہوگا۔

(۵) شرعی نوٹڈی غلام پر حج فرض ہی نہیں ہوتا چاہے وہ کسی بھی قسم کا غلام ہو، اگر وہ مکہ میں رہتا ہے تب بھی اس پر حج فرض نہیں، بخلاف مکہ کے فوار کے اگر وہ عرفات تک جاسکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے۔

(۶) جو لوگ مکہ میں یا مکہ کے آس پاس نہ رہتے ہوں ان پر حج فرض ہونے کے لئے استطاعت یعنی سواری اور اتنا سرمایہ ہونا شرط ہے کہ وہ اپنی جائے قیام سے مکہ تک جا کر واپس آسکیں۔

* یہ سرمایہ ضروریات کے علاوہ ہونا چاہیے، رہائشی مکان، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری، نوکر، چاکر، اہل و عیال کا واپسی تک کا خرچ، قرض، سواری، اپنے پیشیہ کے آلات، مرمت مکان،

* دکاندار کے لئے اتنا سامان تجارت جس سے گذر اوقات کر سکے،

کاشتکار کے لئے ہل، بیل، اہل علم کے لئے ضروری کتابیں، ضروریات میں

سے ہیں۔ ان کے علاوہ سرمایہ معتبر ہوگا۔ اور یہی حکم ہر پیشہ والے کا ہے۔
 * سرمایہ اور مال سے مراد وہ مال ہے جو اپنی جائز کمائی کا ہوا اور
 خود اس کا مالک ہو۔ اگر کہیں سے بطور ہبہ یا بطور ورثہ مال مل گیا اور اس
 کی ملک میں آگیا تب بھی یہ مستطیع ہو جائے گا۔

* سفر حج کے لئے اپنی سواری ہونا ضروری نہیں اگر کرایہ پر سواری
 مل گئی تو یہ بھی کافی ہے۔

* مکہ ولے یا قرب و جوار کے رہنے والوں کے لئے جو پیدل سفر کر سکتے
 ہوں ان کے لئے سواری شرط نہیں۔ ہاں اگر چل نہ سکتے ہوں تو ان کے لئے بھی
 سواری شرط ہے اور ضروری زاد راہ مکہ والوں کے لئے بھی شرط ہے۔

* اگر کوئی آفاقی فقیر میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے تو اس کے
 لئے مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں زاد راہ شرط ہے۔

* سواری کے معاملہ میں ہر شخص کی حالت کا اعتبار ہوگا۔ اور عرف و
 عادت کے اعتبار سے اس کی حیثیت کے موافق سواری کا اعتبار ہوگا۔ غرض
 سواری ایسی ہو جس میں شدید تکلیف نہ ہو۔

* مستقل سواری کا ہونا بھی ضروری نہیں ایک موٹر میں کئی حاجی
 اور ایک اونٹ پر شغرت میں دو آدمی شریک ہو کر جاسکیں تو یہ بھی کافی ہے۔

* زاد سفر اور کھانے پینے کے معاملہ میں بھی ہر شخص کے حال کے موافق
 اعتبار ہوگا۔ جو شخص عام طور پر حبساکھانا پیتا ہے اس کے لئے اسی کا لحاظ
 ہوگا۔ اور زاد راہ سے مراد متوسط درجہ کی مقدار کا زاد راہ ہے جس میں
 نہ فضول خرچی ہو نہ کنجوسی۔

* اگر کسی کے پاس ایسا مکان زمین یا باغ یا سامان وغیرہ ہے جو

ضرورت سے زائد ہے اور وہ ان کی آمدنی کا محتاج نہیں، اور ان کی آمدنی اتنی ہے کہ ان کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے تو ان کو بیچ کے لئے فروخت کر دینا واجب ہے۔ اور اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کو کافی ہو سکتا ہے اور باقی کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے تو اس مکان کا بیچنا واجب تو نہیں البتہ افضل ہے۔

* اسی طرح کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے اور چھوٹا موٹا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا بھی ضروری تو نہیں البتہ افضل ہے۔

* اگر کسی کے پاس اتنا عتد ہے کہ سال بھر اس کو کافی ہے تو اس کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے یا اگر سال بھر سے زائد کے لئے کافی ہے اور زائد اناج کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے تو اس کو بیچ کر چھوڑ کر سکتا ہے۔

* اگر کسی کے پاس کچھ مرد و عہ زمین ہے اس میں سے اگر تھوڑی سی فروخت کر دے تو اتنی آمدنی ہو سکتی ہے کہ حج کا خرچ بھی پورا ہو جائے اور اہل و عیال کا نفقہ بھی واپسی تک چلتا رہے اور اتنی زمین بیچ بھی رہے کہ واپس آکر اس سے گزر کر سکتا ہے تو اس پر حج فرض ہے، اور اگر فروخت کرنے کے بعد گزارہ لائق زمین نہ بچے تو حج فرض نہیں۔

* اگر کسی کے پاس حج لائق مال ہے اور اسے مکان کی بھی ضرورت ہے تو اگر حج پر جانے کا موسم اور وقت ہے تب تو حج کرنا فرض ہے۔ مکان میں صرف کرنا جائز نہیں البتہ حاجیوں کے جانے کا وقت نہیں تو مکان میں صرف کرنا جائز ہے۔

یہ حکم اس شخص کا ہے جس کے پاس حج لائق مال ہو اور وہ اپنی

شادی کرنا چاہتا ہو، وہ بھی حج کا موسم ہو تو حج کرے ورنہ شادی کر لے۔
ہاں اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ شادی نہ کی تو زنا میں مبتلا نہ ہو جائے تو وہ ہر حال
میں شادی کرے اور حج کو نہ جائے۔

★ زادراہ میں کھانے پینے کے مصروف سرکاری محمول، فیس معتمین
کرایہ مکان، اور دیگر ضروری اخراجات جو حاجیوں کو ادا کرنے پڑتے ہیں سب
داخل ہیں۔ البتہ تبرکات و تحائف وغیرہ پر جو رقم صرف ہوگی وہ زادراہ
میں شمار نہ ہوگی۔ بعض حضرات مدینہ منورہ کے سفر کے اخراجات کو بھی زادراہ
میں شمار کر لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

★ مدینہ کی حاضری کا باعث یمن وسعدت ہونا، اور بہت ہی بڑی نعمت
ہونا اپنی جگہ، مگر حج کی فرضیت میں اس کو دخل نہیں۔ ہر صاحب استطاعت
کو مدینہ منورہ ضرور حاضر ہونا چاہیے مگر وہاں تک حاضری کے اخراجات نہ
ہونے کا بہانہ بنا کر حج نہ چھوڑنا چاہیے۔

★ اگر کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مگر اس نے حج نہیں کیا پھر وہ فقیر
ہو گیا تو اس کے ذمہ حج باقی رہے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حج ادا کرنے
کی کوشش میں لگا رہے۔

★ حرام مال سے حج کرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسے مال سے حج کر لیا تو
فرض تو ساقط ہو جائے گا مگر وہ حج مقبول نہ ہوگا۔

★ اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا مگر وہ پیدل یا کسی طرح قطع مسافت
کر کے پہنچ گیا اور حج کر لیا، اب اگر اس نے حج فرض کی نیت کی تھی یا صرف حج
کی نیت تھی، فرض، نفل، نذر وغیرہ کا نہ ارادہ کیا نہ ذکر کیا تو اس کا حج فرض
ادا ہو گیا۔ اب اگر وہ مالدار ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج فرض نہیں ہاں اگر

پہلے حج میں نفل کی نیت تھی تو اب مالدار ہونے پر حج فرض ہو جائے گا۔
 (۱) دیگر شرائط کے ساتھ وقت کی بھی شرط ہے اس کا مطلب ہے
 کہ حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعد اور دس یوم ذی الحجہ کے ہوں، یا ایسا وقت
 ہو کہ اس جگہ کے لوگ عام طور پر اس وقت حج کے لئے جاتے ہیں۔ تو اگر وہ وقت
 ابھی نہیں آیا اور حج کے دیگر شرائط موجود ہیں تو بھی ابھی حج فرض نہیں ہوا
 اگر اس وقت سے پہلے کسی کام میں رقم صرف کر دے تو اس پر حج فرض نہیں البتہ
 حج سے بچنے کی نیت سے صرف کرنا ناپسندیدہ بات ہے۔

★ وقت کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ متوسط اور معتاد رفتار کے ساتھ
 حج کے وقت مکہ پہنچ سکے مثلاً کوئی روزانہ یا بعض دن میں ایک منزل سے
 زائد سفر کرے تو بر وقت پہنچ سکتا ہے اور اگر روزانہ ایک منزل سفر کرے تو
 نہیں پہنچ سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

★ پھر وقت میں فرض نمازوں کا بھی اعتبار ہے مثلاً کوئی نماز ترک
 کر دے تو پیونج سکتا ہے اور اگر نچو قہ نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھتا ہوا جائے
 تو نہیں پیونج سکتا تو اس پر بھی حج فرض نہیں۔

★ اگر کوئی شخص ۹ ذی الحجہ کو مکہ نہ پہنچ سکا دسویں کی رات کو پہنچا
 اور ابھی اس نے عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی، اور وقت اتنا تنگ ہے کہ اگر
 عشاء کی نماز پڑھی تو وقوف عرفہ کا وقت نکل جائے گا اور عرفات تک نہیں
 پیونج سکے گا، تو ایسے شخص کے لئے اس وقت عشاء کی نماز قضا کر دینا جائز ہے۔

(۲) شرائط و جواب ادا

★ وہ شرائط ہیں کہ حج کا وجوب تو ان کے پائے جانے پر موقوف

نہیں لیکن ان شرائط کے پائے جانے کی صورت میں حج ادا کرنا واجب ہوتا ہے اگر شرائط وجوب اور شرائط وجوب ادا دونوں موجود ہوں تو پھر انسان کو خود حج ادا کرنا فرض ہے اور اگر شرائط وجوب حج تو موجود ہوں لیکن وجوب ادا کی کوئی شرط نہ پائی جائے تو پھر خود حج کرنا تو واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسی صورت میں اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص سے فی الحال حج کرانا یا بعد میں حج کرانے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اس قسم کی پانچ شرطیں ہیں۔

- ① تندرست ہونا ② قید نہ ہونا یا حاکم وقت کی طرف سے ممانعت نہ ہونا ③ راستہ پر امن ہونا ④ عورت کے لئے محرم ہونا ⑤ عورت کا ایام عدت سے خالی ہونا۔

☆ تین شرطیں تو عورت و مرد دونوں کے لئے ہیں اور آخر کی دو شرطیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔

① پہلی شرط کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص، مریض، اندھا، مفلوج، لنگڑا وغیرہ ہو اور خود سفر نہ کر سکتا ہو۔ اس کے سوا حج کے سارے شرائط موجود ہوں تو اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ اس پر حج فرض ہے اور بہت سے علماء نے اسی کو صحیح کہا اور اختیار کیا ہے، ان کے قول کے مطابق اگر ایسا شخص خود حج کرے گا تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر وہ خود حج نہ کر سکے تو حج بدل کرانا یا حج کی وصیت کر جانا واجب ہے، بعض دیگر علماء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر حج فرض نہیں ہوتا اور حج بدل کرنا یا حج کی وصیت بھی واجب نہیں۔

☆ پھر یہ اختلاف بھی اس صورت میں ہے جبکہ معذوری کی حالت میں حج کی استطاعت حاصل ہوئی ہو اگر صحت کی حالت میں حج فرض ہو چکا تھا۔

پھر ہماری معذرت ہو گیا تو بالاتفاق اسپر ج فرض ہے اور اس کو ج بدل کرانا یا ج کی وصیت کرنا واجب ہے۔

★ ان شرائط بالا میں علماء کا ایک اختلاف اور ہے، بعض حضرات نے تو ان شرائط کو پہلی قسم یعنی شرائط وجوب میں شامل کیا ہے اور بعض نے قسم دوم یعنی شرائط وجوبِ ادائیگی میں۔

② اگر کوئی قید میں ہے یا حاکم وقت اس کو ج پر جانے کی اجازت نہیں دیتا تو اسپر غور ج کرنا تو واجب نہیں لیکن مرتے وقت تک ج کا موقع نہ ملا، تو ج بدل کی وصیت کر جانا واجب ہے، اگر کوئی شخص کسی دیوانی معاملہ میں قید ہے کہ کسی کا حق اسپر محققا جو اس نے نہیں دیا اور اس کی وجہ سے قید ہو گیا اور ج اسپر فرض ہو گیا اور اس حق کے ادا کرنے کی قدرت بھی ہے تو یہ قید ج کے لئے عذر نہ ہوگی۔ ج کرنا واجب ہوگا۔

③ دیگر تمام شرائط موجود ہیں لیکن راستہ مامون نہیں کسی ظالم سے خطرہ ہے، راستہ میں ٹوٹے پڑتے ہیں، یا راستہ میں وزرہ حائل ہے، یا سمندر میں ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں ج کرنا واجب نہیں، اور مرنے کے وقت تک راستہ مامون نہ ہو تو ج بدل کی وصیت کرنا واجب ہوگا اس میں یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ راستہ کے مامون ہونے میں غالب اور اکثر کا اعتبار ہے، اگر اکثر قافلے صحیح و سالم گزر جاتے ہوں اور کوئی ایک آدھ لٹتا ہو تو راستہ مامون سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اکثر جہاز صحیح و سالم پارہوتے ہوں اور ایک آدھ جہاز ٹوٹ جانا ہو تب بھی راستہ مامون کہلائے گا۔

★ اگر کچھ رشوت دے دلا کر راستہ کا امن مل جاتا ہے تو راستہ مامون سمجھا جائے گا کیونکہ دفع ظلم کے لئے رشوت دینے سے دینے والا گنہگار نہیں ہوتا

لینے والا ہوتا ہے۔

⑤ عورت کے حج کے لئے دیندار محرم یا شوہر کا ہونا بھی شرط ہے، اگر کوئی محرم نہ ہو یا ہو مگر بدکردار ہو، یا ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہو تو عورت پر حج کے لئے جانا واجب نہیں، اگر مرتے وقت تک اس کی نوبت نہ آئی تو پھر حج کرنے کی وصیت واجب ہوگی۔

★ محرم وہ مرد ہوتا ہے جس سے کسی وقت بھی نکاح جائز نہ ہو، خواہ نسب کے اعتبار سے خواہ دودھ کی شرکت کے اعتبار سے، یا سسرالی رشتہ کے سبب،

★ محرم کا مقل بالغ اور دیندار ہونا بھی شرط ہے یہی شرائط خاوند کے لئے بھی ہیں، محرم یا شوہر فاسق و فاجر، لالہ بالی اور بے پرواہ ہو تو اس کے ساتھ جانا جائز نہیں۔

★ ہوشیار اور قریب البلوغ لڑکا مثل بالغ کے ہے، وہ محرم ہو تو اس کے ساتھ جانا جائز ہے۔

★ بیوہ عورت ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو محض حج کرنے کے لئے اسپر نکاح واجب نہیں۔

★ اگر کوئی عورت بلا محرم اور شوہر کے حج کرے تو حج ادا ہو جائیگا مگر شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کے سبب گنہگار ہوگی۔

★ محرم اور شوہر اپنے خرچ پر ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوں تو اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہوگا اور اس وقت ان کے خرچہ پر بھی قادر ہونا عورت کے لئے واجب حج کے لئے شرط ہوگا۔

★ محرم یا شوہر کو ساتھ لے جانے کے لئے عورت مجبور نہیں کر سکتی،

قریب السبوغ اور بوڑھی عورت کے لئے بھی محرم کا ہونا شرط ہے۔

☆ خنثی مشکل کے لئے بھی محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے۔

☆ عورت پر اگر حج فرض ہے اور محرم بھی ساتھ ہے تو پھر خاوند حج فرض سے روک نہیں سکتا۔ ہاں اگر محرم نہ ہو اور حج نفل ہو تو روک سکتا ہے۔

☆ عورت اگر حج کی نذر مانے تو نذر تو صحیح ہو جائے گی مگر شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی۔

☆ عورت اگر پیل حج کو جانا چاہے تو ولی اور شوہر کو روکنے کا حق ہے

☆ چند عورتوں کا بل کر بلا محرم کے جانا بھی جائز نہیں۔

☆ ستر ای سال کی بڑھیا کو بغیر محرم کے جانے کی اجازت ہے۔

⑤ عورت کے لئے حج پر جانا اس وقت واجب ہے جب عدت میں نہ

ہو، عدت میں ہو تو جانا واجب نہیں، عدت چاہے موت کی ہو، یا فسخ نکاح اور طلاق کی، اور طلاق چاہے رجعی ہو چاہے بائنہ و مغلطہ سب کا ایک حکم ہے عدت کی حالت میں اگر کسی عورت نے حج کر لیا تو ادا ہو جائے گا مگر خلاف شرع کرنے کا گناہ ہوگا۔

③ شرائط صحت ادا

یعنی وہ شرائط جن کا لحاظ کئے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا۔

① اسام ② احرام۔ بغیر احرام کے افعال حج ادا کرے گا تو حج

صحیح نہ ہوگا ③ حج کا زمانہ ہونا۔ یعنی حج کے مہینوں میں افعال حج۔

طواف ہستی، وقوف وغیرہ کا اپنے اپنے اوقات میں کرنا ④ مکان۔ یعنی

ہر چیز کو اس کے خصوصی مقامات و مکانات میں کرنا جیسے وقوف میدان

عرفات میں طواف مسجد حرام میں۔ ذبیحہ حرم میں۔ اور رمی منیٰ میں

اگر کوئی شخص حج کے افعال خواہ وہ رکن ہوں یا واجب و سنت ان کے مقررہ و مخصوص مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کرے گا تو افعال صحیح نہ ہوں گے (۴-۵) تیز و عقل (۷) احرام کے بعد وقوف عرفات سے پہلے صحبت، جماع نہ کرنا۔ اگر جماع کر لیا تو حج صحیح نہ ہوگا اگرچہ تمام افعال پورے کرنے ہونگے لیکن قضا واجب ہوگی (۸) افعال حج کا خود ادا کرنا خواہ شرائط ہوں یا ارکان و واجبات (۹) جس سال احرام باندھے اسی سال حج کرنا۔

④ شرائط وقوع فرض

یعنی وہ شرائط جن کا پایا جانا حج کے واقع ہونے اور ذمہ سے ساقط ہونے کیلئے ضروری ہے، اور وہ نو ہیں (۱) حج کے وقت اسلام ہونا (۲) آخر عمر تک اسلام کا باقی رہنا (۳) آزاد ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) عاقل ہونا (۶) بشرط قدرت حج خود کرنا (۷) جماع کر کے حج کو فاسد نہ کرنا (۸) کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت نہ کرنا (۹) نفل حج کی نیت نہ کرنا۔

☆ حج بدل کی وصیت کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ شرائط وجوب حج پائے جانے کے باوجود اگر کسی نے خود حج نہیں کیا تو اسے حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے خواہ شرائط ادا پائے گئے ہوں یا نہ، لیکن اگر شرائط ادا تو پائے گئے لیکن شرائط وجوب نہیں پائے گئے تو وصیت واجب نہیں، کیونکہ شرائط وجوب نہ پائے جانے کی وجہ سے حج فرض ہی نہیں ہوا۔

متفرق مسائل: شرائط حج موجود ہوں تو تمام عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، ایک مرتبہ سے زائد جتنے حج کرے گا۔ وہ نفل ہوں گے۔

حج فرض کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

★ حج کی نذر مان لینے سے بھی حج واجب ہو جاتا ہے حج کی نذر کا بیان آگے مستقل آئے گا۔

★ حج فرض اور حج نذر کی ادائے گی ایک ہی طرح ہوتی ہے۔
 ★ جس سال حج فرض ہو اسی سال حج کرنا واجب ہے۔ بلا عذر تاخیر سے گناہ ہوتا ہے مرنے سے پہلے حج کر لیا تو فرض ادا ہو جائے گا اور تاخیر کا گناہ بھی معاف ہو جائے گا۔

★ حج کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
 ★ کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہو جاتا ہے، مثلاً کوئی میقات سے بغیر حرام گذر جائے تو اسپر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص جو حج کریگا وہ حج واجب ہوگا۔

★ اگر کسی کے ماں باپ بیمار ہوں اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو تو بلا اجازت جانا مکروہ ہے اگر ان کو اس کی خدمت کی ضرورت نہیں یا ان کے ہلاک ہونے کا خطرہ نہیں تو بلا اجازت بھی جاتا ہے۔ بشرطیکہ راستہ پران ہو، راستہ مامون نہ ہو اور جان کا خطرہ غالب ہو تو پھر بلا اجازت جانا جائز نہیں واداء وادی۔ مانا۔ نانی۔ ماں باپ کی عدم موجودگی میں ماں باپ کے مثل ہیں ماں باپ کے ہوتے ان کی اجازت کا اعتبار نہیں۔

★ حج نفل کے لئے ماں باپ کی اجازت بہر صورت ضروری ہے، خواہ راستہ مامون ہو یا غیر مامون اور ان کو اس کی خدمت کی ضرورت ہو یا نہ ہو۔
 ★ بیوی اور اولاد وغیرہ میں جن کا نفقہ اس کے ذمہ ہے۔ اگر تاراض ہوں اور ان کا نفقہ ادا کرنے کی اس میں سکت نہ ہو تو ان کی اجازت

کے بغیر جانا مکروہ ہے۔ ان کے ضائع اور ہلاک ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حج پر جانے کا کوئی مضائقہ نہیں۔
 * چھوٹا بچہ جس کا سنبھالنے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو یہ تاخیر کے لئے مہتر معتبر ہے، بچہ خواہ تندرست ہو خواہ مریض۔

* حج کی شرائط کی اقسام کے بیان کے بعد اب خاص حج کے فرائض ارکان، واجبات سنن اور مستحبات کا بیان کیا جاتا ہے۔

حج کے فرائض

حج کے اصل فرض تین ہیں۔

① احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا ② وقوف عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ بھری ہو ③ طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک سر کے بال منڈا کر یا کتر وا کر کیا جاتا ہے۔

* ان تینوں فرائض میں سے ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوگی۔

* ان فرائض کا ترتیب دار کرنا اور ہر فرض کو اس کے مقررہ مقام اور وقت میں کرنا بھی واجب ہے۔

* دفعہ میں عزیمت سے پہلے ترک جماع بھی واجب بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

ارکان حج

★ طواف زیارت اور وقوف عرفہ دونوں حج کے رکن ہیں ان ارکان میں سے وقوف عرفہ زیادہ اہم اور قوی رکن ہے۔

واجبات حج

حج کے چھ واجبات ہیں۔

- ① مزدلفہ میں وقوف کے مقررہ وقت ٹھہرنا ② صفا و مردہ کے درمیان سعی کرنا ③ رمی جمار کرنا یعنی شیطانوں کے کنگریاں مارنا۔
- ④ قارن اور متمتع کو قربانی کرنا ⑤ حلق یا قصر کرنا ⑥ آفاقی کو طواف وداع کرنا۔

★ بعض کتابوں میں حج کے واجبات ۳۵ شمار کئے گئے ہیں۔ درحقیقت وہ حج کے بلا واسطہ واجبات نہیں بلکہ افعال حج کے واجبات ہیں، مثلاً احرام کے واجبات، طواف کے واجبات اور ان ہی میں وجوب حج اور شرائط حج کے واجبات کو بھی شمار کر لیا ہے۔

★ حج کے بلا واسطہ واجبات صرف چھ ہی ہیں، افعال حج کے واجبات ہم نے ان افعال کے ذیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

★ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی چھوٹ گیا تو حج ادا ہو جائے گا خواہ وہ واجب بھولے سے رہ گیا ہو یا دانستہ چھوڑا ہو لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔ خواہ قربانی کی صورت میں ہو خواہ صدقہ کی، ان کا تفصیلی ذکر ان شاء اللہ جنایات کے باب میں کیا جائے گا۔

البتہ اگر کوئی واجب کسی قابل اعتبار عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا لازم نہیں آئے گی۔

حج کی سنتیں

① مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا ② طواف قدوم میں رمل کرنا۔ اگر اس طواف میں رمل نہ کیا ہو تو طواف زیارت یا طواف وداع میں کرنا ③ امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا، ذی الحجہ کو مکہ میں ۹ کو مسجد نمرہ میں جمع صلوٰتیں سے قبل اور اگر کوئی منیٰ میں ④ ذی الحجہ کی رات کو منیٰ میں رہنا ⑤ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا ⑥ عرفات سے ایام کی روانگی کے بعد وادہ ہونا ⑦ مزدلفہ میں عرفات سے واپسی پر رات کے وقت ٹہرنا ⑧ عرفات میں غسل کرنا ⑨ ایام منیٰ میں رات منیٰ میں گزارنا ⑩ منیٰ سے مکہ واپسی پر محصب میں ٹہرنا چاہیے لہ بھر کو ہو۔

اس کے علاوہ دیگر سنن افعال حج کے تحت موقعہ بموقعہ ذکر کی جائیں گی۔

سنت کا یہ حکم ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا بُرا ہے، ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے، ان سے ترک سے جزا لازم نہیں آتی۔

حج کے اقسام

حج کے اقسام تین ہیں۔

① انفراد ② تمتع ③ قرآن

احناف کے نزدیک قرآن افضل ہے، اس کے بعد تمتع، پھر انفراد،

آفاقی تینوں اقسام ادا کر سکتا ہے، مگر مکی صرف افراد ہی کی نیت کرے گا
قرآن اور تمتع میں دم شکر واجب ہے افراد میں اختیاری ہے چاہے کرے
چاہے نہ کرے۔ ذیل میں ان تینوں اقسام کا مختصر بیان کیا جاتا ہے۔

① حج افراد

افراد کے لغوی معنی اکیلا کرنا۔ اور اصطلاح میں صرف حج کرنا۔ قرآن
و تمتع کی طرح اس کے ساتھ عمرہ کرنا۔ ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔
افعال حج چونکہ تینوں حجوں میں اکثر مشترک ہیں، اور ان کا بیان
اپنی اپنی جگہ کیا گیا ہے۔ اس لئے افراد میں کچھ زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں
اس لئے تمتع اور قرآن کے مسائل وغیرہ ذرا تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، افراد
کی نیت یوں کی جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرَیْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِّیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ اسے میرے لئے سہل بنا دیجئے اور
میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

② حج تمتع

تمتع کے لفظی معنی نفع اٹھانے کے ہیں اور شرعاً تمتع اسے کہتے ہیں کہ
حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرے پھر عمرہ سے حلال ہو کر ۸ روزی الحجہ کو حج کا احرام
باندھ کر حج کرے۔ اسے تمتع اس لئے کہتے ہیں کہ تمتع کرنے والا احرام عمرہ اور
حج کے درمیان ان چیزوں سے جو احرام کی وجہ سے منع ہیں فائدہ اٹھا سکتا ہے
بخلاف قارن کے کہ وہ عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہتا ہے اور ان چیزوں سے

فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تمتع افراد سے افضل ہے۔ قرآن سے افضل نہیں حج تمتع کرنے والے کو تمتع کہتے ہیں۔

① تمتع کے لئے آفاقی ہونا شرط ہے، مگر میں تمتع کی شرائط یا میقات کے اندر رہنے والے کو تمتع جانتے

نہیں ② پورا عمرہ یا عمرہ کے طواف کے اکثر پھرے حج کے مہینوں میں کئے ہوں۔ اگرچہ عمرہ کا احرام حج کے مہینوں سے پہلے باندھا ہو ③ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا سارا طواف یا اکثر پھرے کرنا۔ اگر پورا طواف کرنے یا اکثر پھرے کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو تمتع ہوگا قرآن ہو جائیگا ④ حج و عمرہ ایک ہی سال میں کرنا ⑤ حج و عمرہ دونوں کو ایک سفر میں کرنا۔ اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے اور احرام کھول کے وطن چلا گیا اور پھر آکر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا ⑥ عمرہ کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ فاسد کر کے بعد حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا، حج کو فاسد نہ کرنا۔ عمرہ تو فاسد نہیں کیا مگر حج فاسد کر دیا تو بھی تمتع نہ ہوگا ⑦ حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے مکہ کو دائمی طور پر وطن بنا لیا پھر حج کیا تو وہ تمتع نہ ہوگا۔ عارضی طور سے ایک دو ماہ کے قیام کا کوئی حرج نہیں۔

★ تمتع کے لئے عمرہ کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں، میقات سے گزر کر یا مکہ میں آکر احرام باندھا تو تمتع صحیح ہو جائے گا۔ مگر چونکہ میقات سے بغیر احرام گزیرنا منوع ہے اس لئے دم واجب ہوگا۔ اسی طرح تمتع کے لئے حج کا احرام بھی حرم سے باندھنا شرط نہیں، حل سے احرام باندھا یا عرفات پہنچ کر احرام باندھا تب بھی تمتع صحیح ہو جائے گا۔ البتہ اس صورت میں بھی دم دینا ہوگا۔ کیونکہ مکہ سے حج کا احرام باندھنے والوں کے لئے حرم میقات ہے اور یہ

میقات سے بغیر احرام گذر گیا اس لئے یا تو لوٹ کر میقات (حرم) پر آئے ورنہ دم دے۔

☆ صحت تمتع کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی شخص کی طرف سے ہوں بلکہ ایک چیز اپنی طرف سے کرے اور دوسری کسی دوسرے کی طرف سے تو بھی جانتا ہے۔

☆ تمتع کے لئے نیت کرنا بھی شرط نہیں بلکہ بلا نیت بھی اگر حج و عمرہ تمتع کے شرائط کے مطابق حج کے مہینوں میں ہو گئے تو تمتع صحیح ہو جائے گا۔

☆ تمتع کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو تمتع کی قربانی اپنے ساتھ لائے دوسرا وہ جو بغیر اس کے آئے قربانی ساتھ لانے والا عمرہ کر کے عمرہ کا احرام نہیں کھولے گا اسی طرح احرام میں رہے گا اور حج کے وقت حج کا نیا احرام باندھ کر حج کے افعال مفرد کی طرح ادا کرے گا۔ اور جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے گا۔

☆ متمتع پر قارن کی طرح دم تمتع واجب ہے، رمی جمرہ عقبہ کے بعد ذبح کرے، اور اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس روزے قرآن کے بیان میں ذکر کردہ طریقہ کے مطابق رکھے قربانی کے باقی مسائل بھی قرآن کے بیان میں مذکور ہیں۔

☆ متمتع ایک عمرہ کے بعد حج سے پہلے دوسرا عمرہ کر سکتا ہے۔

☆ متمتع ۸ روزی الحجہ کو احرام باندھے، اس سے پہلے باندھنا افضل

ہے، حرم میں جس جگہ سے چاہے احرام باندھے لیکن مسجد حرام میں اور مسجد میں بھی حطیم سے احرام باندھنا افضل ہے۔

☆ متمتع اگر ۸ روزی الحجہ کو احرام باندھ کر حج کی سعی پہلے ہی کرنا چاہیے

تو ایک نفلی طواف رمل واضطباع کے ساتھ کرنے کے بعد سعی کرے، ورنہ طواف

زیارت کے بعد کرے۔

★ متمتع پر طواف قدوم واجب نہیں، عمرہ کے بعد جس قدر چاہے
نفل طواف کرے۔

★ متمتع میں عمرہ کی نیت عمرہ کی طرح کرے، اور حج کی نیت افراد کی
طرح کرے۔

③ قرآن

★ قرآن کے لغوی معنی دو چیزوں کے ملانے کے ہیں اور شریعت میں
حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر ایک ہی احرام میں دونوں کو
ادا کرنے کے ہیں۔

حج قرآن کی نیت یوں کی جاتی ہے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرَیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْ لِّیْهِمَا مَنِّیْ

اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ان دونوں کی ادائیگی

میرے لئے سہل فرما کر میری جانب سے ان دونوں کو قبول فرمائیے۔ یہ نیت کر کے

تلبیہ پڑھیں، ایک دفعہ تلبیہ پڑھ کر دوسری دفعہ لَبَّيْكَ بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

کے الفاظ کہہ کر پھر تلبیہ پڑھیں۔ عمرہ و حج کے باقی احکام مثل مفرد کے ادا کریں

قرآن کے ساتھ جو مخصوص احکام ہیں وہ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

شرائط قرآن

قرآن شری کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔

① عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے حج کے مہینوں میں کرنا ② عمرہ کا پورا طواف یا اکثر پھیرے وقوف عرفہ سے پہلے کرنا۔ اگر طواف سے پہلے وقوف عرفہ کر لیا تو عمرہ چھوٹ گیا، ایام تشریق کے بعد اس کی قضا کرے اور ایک دم سے عمرہ چھوٹ جانے کی وجہ سے قرآن باطل ہو گیا اور دم قرآن ذمہ نہ رہا۔

③ حج کا احرام عمرہ کے پورے طواف سے یا اکثر پھیروں سے پہلے باندھنا۔ ورد قارن نہ ہوگا۔ متمتع ہو جائے گا۔

④ عمرہ فاسد کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھنا۔ ورد مفرد ہو جائے گا۔

⑤ حج و عمرہ کو جماع یا مرتبہ ہونے سے فاسد نہ کرنا۔

★ قرآن کے لئے حج و عمرہ دونوں کا احرام میقات سے باندھنا شرط نہیں بلکہ میقات پر صرف ایک کا احرام باندھنا واجب ہے۔ اگر میقات پر عمرہ کا احرام باندھا ہو اور عمرہ کے طواف کے چار چکر پورے ہونے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میقات پر حج کا احرام باندھا تھا۔ بعد میں قرآن کا ارادہ کر لیا تو وقوف عرفہ سے پہلے پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر قارن ہو سکتا ہے، مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔ میقات ہی سے دونوں کا احرام باندھنا مسنون ہے۔

★ قارن اگر احرام کے بعد یا عمرہ سے فارغ ہو کر بلا احرام کھولے گھر واپس چلا جائے تو قرآن باطل نہ ہوگا۔ کیونکہ قارن کے لئے وطن نہ جانا شرط نہیں ہے یعنی متمتع کی طرح قرآن میں یہ شرط نہیں ہے کہ حج و عمرہ دونوں ایک سفر میں رکائے جائیں۔

★ قارن پر حمرۃ العقبہ کی رمی کے بعد ایک قربانی قرآن کے شکر میں واجب ہے اسے دم قرآن اور دم شکر یہ کہتے ہیں۔

★ دم قرآن کے جانور کے وہی احکام ہیں جو قربانی کے جانور کے لئے ہوتے ہیں۔ اس کے گوشت کے بھی وہ احکام ہیں جو قربانی کے گوشت کے۔
 ★ دم قرآن کی نیت ضروری ہے تاکہ دم جنایت (جرمانہ) سے ممتاز ہو جائے۔ بلا نیت کے دم قرآن ادا نہ ہوگا۔

★ دم قرآن اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ قرآن صحیح ہوا ہو۔ اور جانور خریدنے کی استطاعت بھی ہو اور قارن۔ عاقل بالغ اور آزاد ہو۔ پاگل اور بچے پر دم قرآن واجب نہیں، غلام پر دم قرآن کے بجائے رونے واجب ہوتے ہیں۔

★ دم قرآن صرف ذبح کرنے سے ادا ہو جاتا ہے اس کا گوشت صدقہ کرنا واجب نہیں، اس لئے ذبح کے بعد اگر وہ مذبوہ جانور چرا لیا گیا تو اب دوسرا جانور اسپر واجب نہیں۔

★ دم قرآن کی قربانی حدود حرم کے اندر واجب ہے حرم کے علاوہ کہیں اور ذبح کرے گا تو ادا نہ ہوگا۔

★ اسی طرح قربانی بھی ایام نحر (۱ تا ۱۲ ذی الحجہ) میں کرنی چاہیے۔ پہلے اگر کر دی تو جائز نہیں، ان تاریخوں کے بعد کرنا تو جائز ہے مگر ترک واجب لازم آئے گا۔

★ ذبح کا وقت شروع تو ۱۱ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ہو جاتا ہے مگر مسنون وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور قارن کے لئے رمی کے بعد اور جنات سے پہلے واجب ہے۔

★ دم قرآن کا ذبح ایام نحر میں منی میں مسنون ہے، ان ایام کے بعد مکہ میں افضل ہے اور سارے حرم میں جائز۔

★ قارن و متمتع قربانی سے پہلے فوت ہو جائیں تو قربانی کی وصیت کرنا واجب ہے جو اس کے تہائی مال سے پوری کی جاتے۔ وصیت نہ کی ہو تو ورثہ پر واجب نہیں، ویسے اگر ورثہ خود اس کی طرف سے ذبح کرنا چاہیں تو جائز ہے تاکہ میت کی طرف سے وہ دم ساقط ہو جائے۔

★ رمی۔ ذبح۔ حجامت۔ قارن کے لئے یہ ترتیب واجب ہے، طواف زیارت میں ترتیب واجب نہیں ان تینوں کاموں سے پہلے، بعد یا بیچ میں بھی کر سکتا ہے مگر مسنون یہی ہے کہ حجامت کے بعد طواف زیارت کرے۔

★ عید کی قربانی دم قرآن یا متمتع کے قائم مقام نہ ہوگی۔ حج کے زمانہ میں عید کی قربانی مقیم پر واجب ہے مسافر پر نہیں۔ جو لوگ مکہ میں حج سے پہلے پہنچ کر نپدرہ روز قیام کی نیت کر چکے ہوں ان پر عید کی قربانی بھی واجب ہے بشرطیکہ یہ پندرہ دن ۸ رزی الحجہ سے پہلے پورے ہو جاتے ہوں۔

دم قرآن اور دم متمتع کا بدل

★ اگر قارن یا متمتع کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ جانور خرید کر واپسی وطن کے لائق رقم بچ جائے اور جانور بھی اس کے پاس نہیں ہے تو اس کے بدلے دس روزے رکھے ان میں سے تین روزے تو ۹ رزی الحجہ سے پہلے رکھے، یہ روزے متفرق رکھنا بھی جائز ہے مگر افضل مسلسل رکھنا ہے اور باقی سات روزے یا ۱۱ تشریق ۱۳ رزی الحجہ کے بعد رکھے۔ یہ روزے مکہ میں یا جہاں چاہے رکھ سکتا ہے مگر گھر اگر رکھنا افضل ہے۔ یہ روزے بھی بے درپے مسلسل رکھنا افضل ہے الگ الگ بھی رکھ سکتا ہے۔

★ واپسی وطن تک کی رقم میں سختہ جات و تبرکات کے لئے بچائی ہوئی رقم کا اعتبار نہیں دم قرآن اور متمتع خریدنے کے بعد تبرکات و تحفہ جات کے لئے رقم نہ

بچتی ہو تو نہ بچے۔ یا اگر پہلے تحفہ جات خرید چکا ہے تو انہیں بیچ دے۔
 اسی طرح صاحب ثروت آدمی کے پاس اتفاقاً رقم کم پڑ جائے
 اور واقفوں سے رقم ہٹا ہو سکے تو اسے بھی دم ادا کر ہی دینا چاہیے۔
 ان تین روزوں کے صحیح ہونے کے لئے پانچ شرطیں ہیں۔

① قارن احرام حج و عمرہ کے بعد اور تمتع احرام عمرہ کے بعد رکھے،
 احرام سے پہلے رکھنا جائز نہیں ② یہ روزے حج کے مہینوں میں ہوں۔
 ③ ذی الحجہ سے پہلے ہوں ④ ان روزوں کی نیت رات سے کی جائے۔ اور
 ⑤ ایام نحر تک قربانی سے عاجز رہے۔

اگر تین روزے، از ذی الحجہ سے پہلے نہ رکھ سکا۔ تو اب روزے نہیں
 رکھ سکتا اب تو ہر حال میں دم ہی دینا ہو گا۔ اگر اس وقت کوئی انتظام نہ ہو سکے
 تو حجامت کرا کے حلال ہو جائے اور پھر دودم دے۔ ایک قرآن کا دوسرا ذبح سے
 پہلے حلال ہونے کا۔

☆ دم پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے روزے شروع کئے تو اگر ایام نحر سے
 پہلے یا ایام نحر میں سر منڈانے سے پہلے کہیں سے اتنی رقم کا مالک ہو گیا، کہ دم خرید سکتا
 ہے تو روزے باطل ہو گئے، اب ذبح کرنا ہی واجب ہے اور اگر سر منڈانے
 کے بعد یہ رقم ملی، تو ذبح واجب نہیں سات روزے ہی رکھے۔
 ☆ اگر کسی نے دم پر قدرت ہوتے ہوئے بھی تین روزے رکھنے شروع
 کر دیئے تھے تو اگر یہ قدرت، از ذی الحجہ تک باقی رہے تو دم ہی واجب ہو گا۔
 اور اگر از ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے یہ قدرت جاتی رہی تو یہ روزے کافی
 ہو جائیں گے۔ باقی روزے ایام تشریق کے بعد رکھے۔ سات روزوں میں
 بھی رات سے نیت کرنا شرط ہے۔

☆ اہل مکہ، اہل حل اور اہل میقات کے لئے قرآن ممنوع ہے اور یہی حکم ان حاجیوں کا ہے جو شرعی طریق سے مکہ کے حکم میں ہو جائیں۔ یعنی حج کے مہینوں سے پہلے اگر سپردہ دن کی نیت قیام کر کے مقیم بن جائیں۔ ہاں اگر یہ لوگ حج کے مہینوں سے پہلے میقات سے باہر جائیں اور حج کے مہینوں میں واپس آکر قرآن کریں تو جائز ہے۔

☆ وہ حجاج جو مکہ میں مقیم ہو گئے ہیں اور حج کے مہینوں میں مدینہ منورہ جاتے ہیں وہ ناواقفیت کی بنا پر واپسی میں قرآن کی نیت کر لیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

اقوال حج و عمرہ احرام

☆ احرام کے معنی حرام کرنا۔ جب حاجی حج و عمرہ کی پختہ نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنے اوپر چند حلال و مباح چیزوں کو حرام کر لیتا ہے۔ اسی لئے اس کو احرام کہتے ہیں اور مجازاً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو اس حالت کے دوران حاجی بطور لباس استعمال کرتا ہے، جس طرح نماز کی ابتداء تحریم سے ہوتی ہے اسی طرح حج و عمرہ کی ابتداء احرام سے ہوتی ہے۔

☆ احرام باندھنے کا طریقہ پاک و ہند سے جو حضرات حج و عمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کریں ان کو جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لینا چاہیے۔

☆ پانی کے جہاز یا کسی اور سواری سے جانے والوں کو مقررہ جگہوں سے

جن کو میقات کہا جاتا ہے احرام باندھنا چاہیے میقات سے پہلے بھی باندھ لینے میں کوئی حرج نہیں (میقات کا بیان آگے آئے گا)

★ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے غسل کرے۔ غسل نہ کر سکے تو وضو بھی کافی ہو جائے گا۔ حجامت بھی کرالے۔ ناخن تراشے، بغل و زیر ناف کے بال صاف کرے، اور ان سے فارغ ہو کر احرام کے کپڑے پہن لے۔ احرام کے لئے دو چادریں ہونی چاہئیں، وہ تہی ہوں یا دھلی ہوتی، سفید ہوں یا رنگین، سفید ہوں تو بہتر ہے۔ ایک بطور تہبند استعمال کرے دوسری بطور چادر، لنگی اور تہبند بھی احرام میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح تولیے، اور گرم یا ٹھنڈی اونی، رسوتی چادر بھی، سردی میں کمبل بھی اس کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

★ احرام پہننے کے بعد سنت یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ پڑھے۔ یہ نماز سرٹوھک کر پڑھے۔ سلام پھیر کر سر کھول لے، اور بوج یا عمرہ کی دل میں نیت کرے اور زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرے اور تلبیہ پڑھے۔ نیت کے الفاظ آگے دیے ہیں، واضح رہے کہ احرام تلبیہ پڑھنے سے شروع ہوتا ہے، محض احرام کے

کپڑے پہن لینے سے شروع نہیں ہوتا۔ تلبیہ کے الفاظ پہلے سے خوبا بھی طرح یاد کر لے، ان الفاظ میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے تلبیہ یہ ہے۔

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں

(ہاں) میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی

شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں جملہ حمد و

نعت بے شک آپ ہی کے لئے ہے

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ

لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ

لَا شَرِيكَ لَكَ

اور سارا جہاں آپ ہی کا ہے۔ اس میں
آپ کا کوئی شریک نہیں۔

اب دوران سفر اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، خصوصاً صبح و شام، اوقات و مکانات
کی تبدیلی نشیب و فراز راہ، غرض ہر وقت بلند آواز سے تلبیہ ورد زبان رہنا
چاہیے۔ عورتیں آہستہ پڑھیں۔ اس دوران تلبیہ سے افضل اور کوئی ذکر نہیں۔
احرام کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تلبیہ پڑھ کر
درو شریف پڑھیں اور اپنے دلی مقاصد کی دعا کریں۔ تلبیہ کے بعد کی
سنون دعا یہ ہے!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحِمَاكَ وَ لے اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی
الْجَنَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ اور جنت کا طالب ہوں۔ اور آپ سے
وَالنَّارِ آپ کے عذاب اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں
احرام کی قسمیں :- احرام کی چار قسمیں ہیں۔

① حج افراد کا احرام یعنی صرف حج کا احرام اس کی نیت یوں کرے۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّي وَبَسِّرْكَ إِنِّي

راے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے قبول فرمائیے اور میرے
لئے اسے آسان فرما دیجئے۔

② حج تمتع کا احرام یعنی پہلے عمرہ کا احرام باندھے، اور حج کے دنوں
میں دوبارہ حج کا احرام باندھے۔

③ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا یعنی حج قرآن کا۔
اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَبَسِّرْهُمَا لِي
راے اللہ میں عمرہ و حج کا ارادہ رکھتا ہوں آپ ان کو میری طرف سے

قبول فرمائیے اور میرے لئے ان کو آسان فرمادیجئے۔

④ حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ کا احرام باندھنا اس کی نیت میں یہ الفاظ کہئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُبَیْدُ الْعُمْرَةَ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ وَتَسِّرْهُ لِّیْ
 راعے اللہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں میری جانب سے اسے قبول
 فرمائیے اور میرے لئے اسے آسان کرو دیجئے

چاروں قسم کے احرام کے احکام یکساں ہیں۔

شرائط صحت احرام ① احرام صحیح ہونے کی پہلی شرط

اسلام ہے۔

② دوسری شرط احرام کی نیت (دل میں ارادہ)، اور تلبیہ یا تلبیہ کے قائم مقام کوئی اور ذکر کرنا۔ لہذا صرف نیت کر لینے سے یا بغیر نیت تلبیہ پڑھ لینے سے احرام صحیح نہ ہوگا۔ نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے۔

* احرام کے لئے کوئی خاص زمانہ، وقت یا مکان یا خاص مہنت و حالت شرط نہیں، اگر کوئی سلسلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے بھی احرام باندھ لے گا تو احرام تو صحیح ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اور احرام کے بعد ان کو پہنے پہنے سے جزا واجب ہوگی۔

واجبات احرام ① میقات سے احرام باندھنا

② ممنوعات احرام سے بچنا

احرام کی سنتیں ① حج کے مہینوں میں احرام باندھنا

② اپنے ملک کی میقات سے احرام باندھنا جبکہ اس سے گزرے ③ غسل یا

وضو کرنا ۴) احرام کے لئے چادر اور لنگی استعمال کرنا ۵) دو رکعت نفل پڑھنا
 ۶) تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا ۷) تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا (عورت آہستہ پڑھے)
 ۸) احرام کی نیت سے پہلے خوشبو لگانا۔

مستحبات احرام ۱) بدن سے میل دور کرنا ۲) ماخن تراشنا
 ۳) بغل و زیر ناف کے بال صاف کرنا ۴) احرام کی نیت سے غسل کرنا۔
 ۵) لنگی یا چادر سفید نئی یا دھلی ہوئی استعمال کرنا ۶) چپل پہننا ۷) زبان سے
 احرام کی نیت کرنا ۸) نیت نماز کے بعد بیٹھ کر کرنا ۹) میقات سے پہلے احرام باندھنا
 * جس چیز کا احرام باندھا ہے جب تک اس کو نہ کر لے احرام نہ کھولے۔
 چاہے اس دوران احرام کو فاسد کرنے والی کوئی حرکت کیوں نہ سرزد ہو جائے
 مثلاً حج کا احرام تھا مگر حج نہ ملا تو عمرہ کر کے حلال ہو جائے، اور اگر کوئی حج
 سے روک دے تو جانور ذبح کرنے کے بعد حلال ہو دیتا جانور حرم میں ذبح کرنا
 ضروری ہے،

* نیت وہی معتبر ہوگی جو دل میں ہو، زبان سے اس کے خلاف نکل
 جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

تلبیہ کے مسائل تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے، اگر دل سے
 کہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔

* گونگے کو زبان ہلائی چاہیے گو الفاظ نہ ادا کر سکے۔
 * ہر وہ ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کا قائم مقام
 ہو سکتا ہے جیسے لا الہ الا اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ۔
 * تلبیہ افضل تو عرفی میں ہے، ویسے ہر زبان میں تلبیہ کہنا جائز ہے
 * تلبیہ کے جو الفاظ مذکور ہوئے ان ہی کا کہنا سنت ہے شرط نہیں۔

اس لئے دوسرے الفاظ اس کے قائم مقام ہو جاتے ہیں مگر ان الفاظ کا چھوڑنا ناپسندیدہ ہے۔

☆ احرام کے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا تو فرض ہے، مگر جب کہے تو تین مرتبہ کہے کیونکہ اس کی تکرار سنت ہے۔
تلبیہ پڑھنے کے دوران کلام ذکر سے، کوئی دوسرا ایسی حالت میں سلام نہ کرتے۔

☆ فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھے، ایام تشریق میں اول تکبیر کے بعد میں تلبیہ اگر پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر ساقط ہو گئی۔

☆ حج کا تلبیہ حجرہ عقبہ کی رمی کے وقت (۱۰ روزی الحجہ) کو اور عمرہ کا طواف شروع کرتے وقت موقوف ہو جاتا ہے۔

☆ تلبیہ زور سے پڑھنا چاہیے، مگر اتنے زور سے نہیں کہ نمازیوں یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔

☆ تلبیہ کے الفاظ میں کمی کرنا مکروہ ہے۔ الفاظ میں زیادتی کی جاسکتی ہے مگر یہ اضافہ تلبیہ کے درمیان میں نہ ہو۔ آخر میں ہو۔ مثلاً۔

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ بَدِيدُ يَكْ۔ کا آخر میں اضافہ درست ہے۔

☆ عورت کو اتنی آواز سے تلبیہ کہنا کہ اجنبی سن لے مکروہ ہے!

☆ احرام کے متفرق مسائل حیض و نفاس کی حالت میں

عورت احرام باندھ سکتی ہے، احرام کا غسل چونکہ میل کی صفائی کے لئے ہوتا ہے اس لئے غسل کر کے ورنہ وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔ نماز نہ پڑھے۔

☆ احرام میں ایک کپڑا بھی جائز ہے، اور دوسے زائد بھی۔

★ لنگی یا چادر زچ سے سلی ہوتی ہو تو جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ کپڑا بالکل سلا ہوا نہ ہو۔

★ کرتہ، پاجامہ، بنیان، شیروانی، صدری، موزے، دستانے، غرض جو کپڑا بدن کی ہمت پر سلا ہوا یا بنا ہوا ہو اس کا پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں۔ چونکہ بدن پر ڈال سکتے ہیں مگر استینوں میں ہاتھ نہ ڈالیں۔

★ افضل تو یہ ہے کہ احرام سفید ہو مگر رنگین بھی جائز ہے مگر کسٹم اور زعفران میں رنگا ہوا نہ ہو۔ یہ رنگ خوشبو کی وجہ سے منع ہیں۔ ہاں ان کو اتنا دھولیا کہ اب خوشبو نہیں آتی تو جائز ہے!

★ احرام کی چادر اتنی لمبی ہو کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت آجائے اور تہ بند اتنا ہو کہ ستر چھپ جائے۔

★ احرام کے نفل سر ڈھانپ کر پڑھے اور اضطباع نہ کرے یعنی دایاں کندھا کھلا نہ رکھے، اضطباع صرف اس طواف میں ہوتا ہے جس کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

★ عورتیں احرام کی حالت میں سے ہوئے کپڑے ہی پہنے رہیں گی۔ اتنی احتیاط ضروری ہے کہ چہرہ پر چادر وغیرہ نہ لگے، اس مقصد کے لئے ماتھے پر باندھنے کے لئے بنا ہوا ایک چھچھو سا ملتا ہے وہ باندھ لیں۔ بال نہ ٹوٹنے کے خیال سے سر پر رومال بھی باندھ سکتی ہیں مگر وضو میں مسح کرتے وقت رومال اتار کر سر پر مسح کریں رومال پر مسح کریں گی۔ تو وضو صحیح نہ ہوگا۔

★ حیض جاری ہونے کی حالت میں بھی عورت احرام باندھ سکتی ہے احرام کی نیت سے غسل کر کے احرام باندھ لے اور تمام افعال بجز طواف سعی کر سکتی ہے۔

مابالغ، مجنون، مریض اور بے ہوش کا احرام

بچہ اگر ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو وہ خود احرام باندھے اس کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا اور حج و عمرہ کے تمام افعال خود ادا کرے، نا سمجھ اور چھوٹے بچے کی طرف سے اس کا ولی قریب احرام باندھے۔ سمجھ دار بچہ جو افعال خود نہ کر سکے ولی اس کی طرف سے کر دے۔ البتہ نماز طواف بچہ خود پڑھے۔ اور نا سمجھ بچہ کو وئی اپنی گود میں لے کر طواف معیزہ کرادے۔ یہی حکم وقوف عرفات سعی ارمی و نیرہ کا ہے۔ نماز طواف میں بچے کو گود میں نہ رکھے۔

☆ احرام کی حالت میں بچے بھی سٹے ہوتے کپڑے نہ پہنیں، ولی کو چاہیے کہ بچہ کو بھی ممنوعات احرام سے بچائے، اگر بچہ کوئی کام خلاف احرام کرے تو اس کی جزا نہ اس پر واجب ہے نہ ولی پر۔ چونکہ بچہ کا احرام واجب نہیں ہے اس لئے اگر وہ تمام افعال بھی چھوڑ دے تو اس پر نہ جزا ہے نہ قصا۔ اور حج بھی چونکہ اس پر فرض نہیں ہے اس لئے اس کا یہ حج نفل شمار ہوگا۔

☆ مجنون کا حکم بھی تمام احکام میں نا سمجھ بچے کے مثل ہے۔ ہاں اگر وہ احرام باندھنے کے بعد پاگل ہو گیا تو ممنوعات احرام کے ارتکاب پر جزا لازم ہونے میں اختلاف ہے۔ احتیاطاً جزا دے دے تو بہتر ہے ویسے حج بلا اختلاف صحیح ہو جائے گا۔

☆ اگر کوئی شخص احرام سے قبل مجنون تھا، اس کے ولی نے اس کا احرام باندھا اور پھر وہ ہوش میں آ گیا۔ اب وہ اگر خود احرام باندھ کر افعال حج ادا کر لے گا تو حج فرض ادا ہو جائے گا۔ ورنہ نہیں ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے وقت بے ہوش ہو تو اس کے ساتھی کو چاہیے کہ وہ اپنا احرام باندھنے سے قبل یا بعد بے ہوش کی طرف

سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، بیہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا چاہے اس نے ایسا کرنے کے لئے کہا ہو یا نہ کہا ہو، البتہ اس کے سلسلے میں پڑے آثار لئے جائیں ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔

★ جب اسے ہوش آجائے تو احرام کا تعین کر کے باقی افعال خود ادا کر لے۔ اور اگر ہوش نہ آئے تو جس نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے وہ یا کوئی اور شخص اس کی طرف سے نیت کر کے طواف، سعی، وقوف وغیرہ کر لے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ بیہوش کی طرف سے طواف و سعی کرنے والے کو اپنا طواف و سعی علیحدہ کرنی ہوگی۔ البتہ اگر بیہوش کو بھی ساتھ رکھے تو پھر ایک ہی طواف و سعی دونوں کافی ہوگی۔ ہاں بیہوش کی طرف سے طواف کی نیت جدا کرنی ہوگی۔ ایسی صورت میں بے ہوش کو ساتھ رکھنا ضروری نہیں ہے، رکھ لے تو بہتر ہے۔

★ بیہوش سے اگر کوئی ممنوع احرام فعل سرزد ہو گیا گو بلا ارادہ ہو تو اس کی جزا بیہوش پر ہی لازم ہوگی۔ اس کی طرف سے احرام باندھنے والے پر نہیں ہوگی، ہاں اگر اس احرام باندھنے والے سے کوئی فعل سرزد ہوا تو ایک ہی جزا ہوگی (بیہوش اس میں شریک نہ ہوگا)۔

★ اور اگر احرام باندھنے کے بعد کوئی بیہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے طواف، سعی، وقوف وغیرہ کرنے کی صورت میں اس کا ساتھ لیا نا واجب ہے کسی دوسرے کی نیابت کافی نہیں ورنہ طواف وغیرہ کرنے کی صورت میں اس کی طرف سے بھی نیت کرنا ضروری ہے۔

★ ایسے بیہوش کو خود اٹھا کر طواف کرانے والا اس کی نیت کے ساتھ اپنی بھی نیت کر لے تو ایک ہی طواف دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ اگر دونوں کا طواف مختلف ہو یعنی ایک کا حج کا دوسرے کا عمرہ کا تو بھی کوئی

مضانہ نہیں۔ شرط یہی ہے کہ نیت دونوں کی طرف سے الگ الگ ہو۔
 ★ اگر کوئی صرف مریض ہے بیہوش نہیں اور وہ احرام باندھنے کے وقت سو گیا، اور کسی سے کہہ دیا کہ تم میری طرف سے احرام باندھ لینا، تو اگر اس دوسرے شخص نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو وہ احرام صحیح ہوگا۔ اب وہ بیدار ہو کر باقی افعال خود کرے اور ممنوعات احرام سے بچے، اور اگر بغیر اس کے کہے کسی نے اپنی طرف سے احرام باندھ لیا تو یہ احرام صحیح نہ ہوگا۔ اب وہ میقات پر جا کر خود احرام باندھے۔

★ خنثی مشکل (جس کا مرد یا عورت ہونا متعین نہ ہو) تمام احکام میں عورت کے مثل ہے۔ اس کو کسی اجنبی مرد یا عورت کے ساتھ تہناتی جائز نہیں۔
 ★ اس کے سر پر اگر بال عورتوں کی طرح ہیں تو انھیں کی طرح بال کاٹ کر حلال ہو، اور اگر مردوں کی طرح ہیں تو ان کی طرح قصر یا حلق کر کے حلال ہو۔

ممنوعات احرام احرام باندھنے کے بعد یہ افعال و اعمال ممنوع ہیں۔ ان کے مرتکب پر جزا لازم ہوگی (جزا کا بیان آگے مستقل آئیگا) اپنی بیوی کے ساتھ نفعانی خواہشات پوری کرنا یا اس کے اسباب و دوائی کا ارتکاب کرنا۔

★ کسی گناہ کا ارتکاب ویسے تو ہر حالت میں ممنوع ہے مگر احرام کی حالت میں سخت منع ہے۔

★ رفیقوں، ہمسفروں یا دوسرے لوگوں سے لڑائی جھگڑا۔
 فحش کلامی۔ گالی گلوچ کرنا۔ خشکی کے جانور کا خود شکار کرنا۔ یا کسی اور کے کرانا۔ اس کو شکار بتانا۔ یا کسی بھی طرح کی اس کی مدد کرنا منع ہے۔

☆ غشیدہ خشکی کے شکار کو کسی بھی طرح نہ نقصان پہنچائے اور نہ کسی طرح کا فائدہ اٹھائے، حدودِ حرم میں شکار کئے ہوئے جانور کا کھانا پکانا کسی کے لئے حلال نہیں، شکار چاہے محرم نے کیا ہو یا غیر محرم نے۔ ہاں حدودِ حرم سے باہر کسی غیر محرم نے شکار کیا اور محرم کا اس میں کسی قسم کا بھی دخل نہیں تو وہ شکار محرم کے لئے کھانا پکانا جائز ہے۔

☆ شکار یا اس کے انڈے، بچے خریدنا، بیچنا یا ان کو کسی طرح کا نقصان پہنچانا بھی ممنوع ہے۔

☆ اپنے بدن سے جوں مارنا یا پکڑ کر پھینک دینا یا کسی کو مارنے کے لئے کہنا، یا جوں مارنے کی غرض سے اپنے کپڑے دھوپ میں ڈالنا یا دھونا منع ہے۔ ہاں کسی دوسرے کے بدن کی یا زمین پر چلتی ہوئی جوں کو مار دے یا کسی اور کو کہے کہ فلاں کی جوں مار دے تو کوئی جرم نہیں۔ نہ جزا لازم آئے گی۔

☆ خضاب لگانا بھی منع ہے۔ مہندی کا بھی یہی حکم ہے۔

☆ خوشبو لگانا، ناخن، بال کاٹنا یا کٹوانا، سر اور چہرہ تھوڑا یا سب ڈھانپنا، سر یا چہرہ پر پٹی باندھنا گویاری کی وجہ سے ہو، ایسا جوتا پہننا جس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔ یہ سب ممنوع ہیں۔

☆ مکروہاتِ احرامِ بدن سے میل دو کرنا۔ سر، واڑھی، بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا، سر واڑھی میں کنگھی کرنا، یا اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو۔ واڑھی میں خلال کرنا، چادر میں گرہ دے کر گردن میں باندھنا۔ چادر یا تہبند میں گرہ لگانا یا پن لگانا،

یا دھاگہ وری سے باندھنا، خوشبو کو چھونا، سونگھنا یا دکان پر خوشبو
سونگھنے کے لئے بیٹھنا، خوشبو دار میوہ وغیرہ کا چھونا و سونگھنا۔ بلا وجہ
بدن پر پٹی باندھنا۔ کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑا ہونا کہ پردہ سر یا
چہرہ کو لگے۔ لنگی میں نیلہ موڑ کر کر بند ڈال کر باندھنا۔ صرف ناک بھڑی
ور خسار کو کپڑے سے چھپانا۔ تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا۔ خوشبو دار کھانا وغیرہ جس
میں خوشبو ویسے ہی ملائی گئی ہو پکائی نہ گئی ہو۔ بدن پر گھی یا چربی لگانا
یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

مباحات احرام | ضرورت، یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور
گردوغبار نہ کہ بدن کا میل، دور کرنے کے لئے گرم یا ٹھنڈے پانی سے غسل
کرنا، پانی میں غوطہ لگانا، حمام میں داخل ہونا۔ کپڑا پاک کرنا۔ انگوٹھی پہننا
ہتھیار لگانا۔ دشمن سے شرعی جہاد کرنا، مہیائی یا مٹی تہبند کے اوپر یا
نیچے باندھنا۔ گھر، خیمے، میں داخل ہونا۔ چھتری لگانا۔ کسی چیز کے سایہ
میں بیٹھنا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ دانت اکھاڑنا۔ ٹوٹے ہوئے
ناخن کو کاٹنا۔ بغیر بال صاف کئے فصد لینا۔ کچھنے لگانا۔ پٹروال نکالنا
بلا خوشبو کا سرمہ لگانا۔ ختنہ کرنا۔ ۲۔ بلہ توڑنا۔ ٹوٹے ہوئے عضو پر پٹی
باندھنا۔ مہینہ و چچک کا ٹیسک و انجکشن لگوانا، تہبند میں روپیہ
وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا۔ سر اور چہرہ کے علاوہ تمام بدن کا
ڈھانپنا۔ برتن، چارپائی، سبزی وغیرہ سرپاٹھانا۔ پالتو جانور،
گائے بکری۔ مرغی بیل وغیرہ کو ذبح کرنا۔ ان کا گوشت کھانا۔ ایسے
شکار کا گوشت کھانا جسے غیر محرم نے حدود و حرم سے باہر کسی محرم کی
مدد حکم اور اشارہ کے بغیر شکار کیا اور ذبح کیا ہو۔ بلا لاپچی۔ لونگ

خوشبودار تباکو کے پان کھانا۔ موزی جانوروں جیسے سانپ۔ بچھو۔ بستیو
کھٹل۔ بکھی۔ مردار خور کوا۔ چیل۔ بھرد گرگٹ۔ چھپکلی وغیرہ کو مارنا،
ہاتھ پاؤں کی پھٹن و زخم پرتیل وغیرہ لگانا بشرطیکہ خوشبودار نہ ہو، اپنا یا
دوسرے کا نکاح کرنا، کپڑوں کی اچھی طرح بندھی ہوئی گھڑی کو سر پر اٹھانا۔
گھی، تیل، چربی کھانے میں استعمال کرنا۔ یہ سب باتیں احرام میں جائز ہیں۔

احرام اور سفر مدینہ منورہ آفاقی حجاج کرام جو مکہ حاضر ہوتے
ہیں، مدینہ منورہ بھی ضرور حاضر ہوتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس
آمدورفت کے تحت احرام کے مسائل درج کر دیئے جائیں تاکہ سہولت ہو۔
① اگر حاجی بلا بالا ہی مدینہ منورہ جائیں تو وہ واپسی میں ذوالحلیفہ
سے احرام باندھ کر واپس آئیں۔

② اگر حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جائیں اور وہاں سے وطن
کے لئے سیدھے جدہ جائیں تو احرام کی ضرورت نہیں ہاں اگر عمرہ کے لئے
مکہ معظمہ آئیں تو مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ لیں۔ اگر مدینہ منورہ
سے واپسی میں مکہ معظمہ سیدھے آنے کی اجازت نہ ہو جدہ جانا ہی ضروری ہو
اور جدہ پہنچ کر یقین ہو کہ عمرہ کی اجازت مل جائے گی تو ذوالحلیفہ سے
احرام باندھ سکتے ہیں۔ اگر یقین نہ ہو یا اتنا وقت نہ ہو تو احرام نہ باندھیں
پھر جدہ پہنچ کر وقت مل جائے یا اجازت کی صورت نکل آئے تو جدہ سے
احرام باندھ کر عمرہ کے لئے آجائیں۔

③ اگر آفاقی حجاج اول مکہ معظمہ حاضر ہوں اور پھر قبل حج
مدینہ منورہ جائیں تو یہ صورت ذرا تفصیل طلب ہے۔ اس کو غور سے سمجھ
لیا جائے۔ حاجی مکہ معظمہ میں اپنے میقات سے احرام باندھ کر آئے اور عمرہ

کر کے حلال ہو جائے پھر مدینہ جانا چاہے تو اس صورت میں تین شقیں ہیں۔
 الف ① شہر حج سے قبل ہی مدینہ منورہ جائے اور قبل ہی واپس آ جائے
 اس صورت میں وہ آفاقی کی طرح مدینہ منورہ کے میقات سے
 احرام باندھے مگر آ کر عمرہ کرے اور حلال ہو جائے، اشہر حج میں اب
 اس کی حیثیت اہل حرم کی سی ہوگی۔ وہ صرف حج افراد کر سکے گا۔
 ب۔ مدینہ منورہ تو اشہر حج سے قبل جائے مگر واپسی اشہر حج میں ہو تو
 اس کی حیثیت آفاقی کی ہوگی۔ میقات مدینہ سے احرام باندھنے خواہ
 تمتع کا خواہ قرآن کا۔

ج۔ اشہر حج ہی میں مدینہ جائے اور مکہ معظمہ واپس آئے تو اس صورت میں
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس کی حیثیت اہل حرم کی
 سی ہوگی کہ مدینہ منورہ کی میقات سے صرف افراد کا احرام باندھے
 مگر صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی حیثیت آفاقی کی ہوگی
 اور اسے اختیار ہوگا کہ تمتع کا احرام باندھے یا قرآن کا۔ اور
 یہی صورت مرجع اور معمول بہا ہے۔

اور اگر کوئی آفاقی حج تمتع کا احرام باندھ کر اشہر حج میں مکہ معظمہ میں
 آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے اب وہ مدینہ منورہ جانا چاہے تو جائز ہے۔
 البتہ واپسی کے وقت مدینہ منورہ کی میقات سے تمتع یا قرآن کا احرام باندھے
 اس صورت میں پہلا عمرہ، عمرہ مفردہ شمار ہوگا اور یہ دوسرا عمرہ تمتع یا قرآن
 کا شمار ہوگا۔ لیکن اگر کوئی آفاقی قرآن کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ آئے اور
 بعد عمرہ کے مدینہ منورہ جانا چاہے تو وہ اسی احرام سے جاسکتا ہے مگر
 یہ صورت مکہ وہ ہے، قرآن کے احرام میں مکہ معظمہ میں رہنا ہی اولیٰ اور بہتر ہے

★ حج افراد والے کے لئے بہتر اور آسان صورت یہ ہے کہ وہ بالائی بابہ
مدینہ منورہ چلے جائیں اور آیام حج کے قریب مدینہ منورہ کی میقات سے احرام باندھ
کر حج میں شریک ہو جائیں کیونکہ آج کل اپنی آزاد مرضی کے بجائے حکومت کے
نظم و نسق کی پابندی سے روانگی ہوتی ہے اور بعض اوقات حجاج حج سے ایک
ایک دو دو مہینے پہلے مکہ معظمہ پہنچ جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں احرام کی پابندی
بہت دشوار ہو جاتی ہے البتہ مفرد کسی اور طرف سے عمرہ کا احرام باندھے تو عمرہ سے
فارغ ہو کر احرام کھول کر بلا احرام مکہ میں رہ سکتا ہے اور حج بدل والے کے لئے تمتع
یا قرآن دونوں جائز ہیں بشرطیکہ آمر کی اجازت ہو۔

میقات کا بیان

میقات دراصل وقت معین اور مقام معین کو کہتے ہیں اس کی
جمع ہوا قیت آتی ہے میقات حج کی دو قسمیں ہیں ① میقات زمانی
② میقات مکانی۔

میقات زمانی اشہر حج یعنی شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کا
عشرہ اول کہلاتا ہے حج کے افعال انہیں آیام میں سمجھ ہوتے ہیں وہ افعال
واجبہ ہوں یا سنون و مستحب، ان مہینوں سے پہلے بجز احرام کے حج کا اور
کوئی فعل اگر کیا تو وہ صحیح نہ ہوگا۔

میقات زمانی حج کے ساتھ مخصوص ہے، عمرہ کے لئے نہیں کیونکہ
عمرہ سال میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے رابتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ
تک عمرہ ممنوع ہے۔

میقات مکانی وہ میقات کہلاتے ہیں جہاں سے احرام
باندھنا واجب ہے۔ ان مقامات کی تعیین چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسم نے خود فرادی ہے اس لئے اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔
 * کوئی آفاقی شخص حج یا عمرہ یا کسی بھی ضرورت اور کام سے مکہ معظمہ میں داخل ہو اس پر حرم مکہ کا یہ حق ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ کر داخل ہو۔ میقات سے بغیر احرام باندھے حرم یا مکہ میں داخل ہونا سخت گناہ ہے۔ ایسے شخص پر ایک جانور کی قربانی واجب جاتیگی۔ (اور غیر حاجی و عامر پر حج فرض ہو جائیگا)
میقات کی اقسام | میقات کی تین قسمیں ہیں۔ یعنی

① مکہ یا حدود حرم میں رہنے والوں یعنی اہل حرم کی میقات

② حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والوں یعنی

اہل حل کی میقات:

③ میقات سے باہر رہنے والوں یعنی اہل آفاق کی میقات:

① عرف عام میں تو حرم شریف سے مراد وہی عمارت ہے جو بیت اللہ کے اگرو دہنی ہے جسے مسجد حرام بھی کہا جاتا ہے، لیکن حرم کا مفہوم وسیع ہے، مکہ معظمہ کے چاروں طرف مختلف فاصلوں پر حدود حرم کے علاقے ستون وغیرہ بنے ہوئے ہیں، ان کے اندر کا کل علاقہ حرم کہلاتا ہے۔
 * جدہ کی طرف سے یہ حد بیرشیش یعنی حد نمیبیہ تک ہے جو مکہ سے دس گیارہ میل کے قریب ہے مدینہ کے راستہ پر یہ حد تمنعیم کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل پر ہے۔ یمن کے راستہ پر یہ حد سات میل کے فاصلہ پر ہے حجرہ انما کے راستہ پر شعب آل عبد اللہ بن خالد کے پاس ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔ طائف کی طرف سے یہ حد بطن عرنا میں ہے جو تقریباً سات میل ہے۔ عراق کی طرف بھی یہ حد سات میل ہے؛ یہ تمام علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ اس کے درخت کاٹنا، اس کے اندر شکار کرنا

حرام ہے۔ اس کے اندر رہنے والوں کو حُرْمی کہتے ہیں۔

★ اہل مکہ اور حد حرم میں رہنے والوں کے لئے حج کا احرام باندھنے کے لئے کل زمین حرم میقات ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت اللہ میں احرام باندھنا افضل ہے بعض دوسرے بیت اللہ میں حطیم کے قریب خاص کر میزاب رحمت کے نیچے فضل بتاتے ہیں۔ اور عمرہ کے احرام کے لئے حِلّ کی ساری زمین میقات ہے جس میں افضل مقام متعینم

★ اگر حرم کا رہنے والا حج کا احرام حِلّ میں اور عمرہ کا احرام میں باندھے گا تو وہ گنہگار ہوگا اور اس کو جرمانہ کی قربانی بھی دینی ہوگی۔

② حدودِ حرم سے باہر اور میقات کے اندر کا علاقہ حِلّ کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام تھیں۔ اس کے رہنے والے اہل حِلّ کہلاتے ہیں۔ ان کے لئے میقات اور حرم کے درمیان کی ساری زمین میقات ہے اس میں کسی بھی جگہ و مقام سے حج و عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔

③ اہل حرم و اہل حِلّ کے علاوہ میقات کی حد سے باہر کی دنیا کو آفاق اور اس جگہ کے رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں۔

★ آفاقی کے لئے میقات سے پہلے دنیا کے کسی بھی مقام سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات پر پہنچ کر باندھنا ضروری ہے۔

★ باعتبار سمت و اطراف اہل آفاق کے لئے میقات مختلف ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

① مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ میقات ہے آج کل بئیر علی کے نام سے مشہور ہے یہ مقام مکہ معظمہ کے راستہ پر جنوبی سمت مدینہ منورہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہ مقام

جہاں واقع ہے اسے وادی عقیق کہتے ہیں۔ پہلے یہاں ایک درخت تھا جس کی جگہ اب مسجد بنی ہے جس کو مسجد شجرہ کہتے ہیں! یہاں احرام باندھنا سنت ہے۔ ویسے اگر کوئی مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھ لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

② ذَاتِ عِمَاقِ یہ عراق، ایران اور شمال مشرق سے براہ بغداد آنے والوں کی میقات ہے جو مکہ معظمہ سے مشرقی جانب تقریباً ۷۷ میل کے فاصلہ پر قرن کے مقابل وادی محرم اور ضمیمہ کے شمال میں واقع ہے۔

③ حَجَفَةُ - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک موضع کا نام ہے جو مابین سے جانب مکہ نصف منزل پر واقع ہے۔ یہ اہل مغرب یعنی شام و مصر اور دیار مغرب کے باشندوں کی میقات ہے، چاہے وہ خشکی سے آئیں یا سمندر سے مابین پر آئیں، یہ مقام چونکہ آباد نہیں اس لئے رابغ پر ہی احرام باندھ لیا جاتا ہے۔

اگر ان اطراف کے باشندے مدینہ منورہ کے عام راستہ سے آئیں تو ان کو اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لینا مستحب ہے ورنہ حَجَفَةُ سے بھی باندھ سکتے ہیں۔

حَجَفَةُ ذوالحلیفہ اور حَجَفَةُ کے درمیان رہنے والوں کی بھی میقات ہے۔

④ قِسَاَن - اس کو قرن المنازل، قرن الثعالب اور وادی محرم بھی کہتے ہیں یہ طائف کے قریب ایک موضع ہے اور اہل نجد کی میقات ہے۔ یعنی یمامہ سے عراق تک کے تمام مقامات مثلاً نجد الطائف، نجد الحجاز، نجد الیمین اور نجد التہامہ کے لئے۔

⑤ یَلَمْلَمُ - اسی کو اَلْمَلَمَ بھی لکھتے ہیں اور سعدیہ بھی کہتے ہیں۔

یہ تھامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے۔ جو مکہ معظمہ سے تیس اور
بستول بعض ساٹھ میل بجانب جنوب واقع ہے۔ پاکستان و ہندوستان۔
چین۔ جاوا۔ مین اوران تمام لوگوں کے لئے میقات ہے جو اس سے یا اس
کے محاذات سے گزریں۔

مواقیت کے متعلق احکام و مسائل | یہ مواقیت دُنیا

بھر کے آفاقی مسلمانوں کے لئے ہیں وہ کہیں بھی رہتے ہوں۔ جب بھی وہ
مکہ معظمہ آئیں گے تو وہ یا ان مواقیت سے گزریں گے یا ان کے محاذات سے
یا اوپر سے۔ لہذا اگر کسی جگہ حقیقی میقات نہ بھی ہو تب بھی اس کی محاذات یا فضا
شرعی میقات ہے۔ اس لئے ہر گزرنے والے کو وہیں سے احرام باندھ لینا چاہیے۔
پاکستان و ہند کی میقات یملم دراصل مین و عدن کی میقات ہے
پہلے دریائی راستہ ایسا تھا کہ ہند و پاک کے جہاز اس کے محاذات سے گزرتے
تھے، اس لئے وہ ہند و پاک کی بھی میقات تھی۔ مگر اب جہازوں کا راستہ بدل گیا
ہے۔ اس راستہ میں یملم کا محاذات نہیں پڑتا۔ اس لئے اب اگر سمندر سے سفر
کرنے والے جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں تو ان کا احرام صحیح ہوگا۔ البتہ ہوائی سفر
کرنے والوں کو سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر فوراً احرام باندھ لینا چاہیے۔
کیونکہ ہوائی جہاز بعض مواقیت کے عین اوپر سے اور بعض کے محاذات سے
گزر کر جاتا ہے۔ اور دوران سفر تپ چلنا و شوار ہے، پتہ بھی چل جائے تو
سکنہ دہ میں میقات نکل جاتی ہے اس لئے احرام پہلے ہی باندھ لے۔

★ واضح رہے کہ تحت الثری سے لے کر ثریا تک ان مواقیت کے
محاذات شرعی میقات ہیں۔

★ اگر کسی راستہ میں دو میقات پڑتی ہوں یا دو میقات کی محاذات

ہوں تو پہلی میقات یا پہلے محاذ سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسری میقات تک موخر کرے تو بھی جائز ہے۔ اس تاخیر سے جرمانہ کی قربانی واجب نہ ہوگی۔ ہاں اگر راستہ میں ایک میقات اور ایک میقات کی محاذات ہو تو پہلی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، محاذات کا اعتبار نہیں۔ اس صورت میں موخر کرنے سے دم قربانی واجب ہوگا۔

★ اگر آفاقی شخص مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ والوں کی مثل ہے یعنی حج کا احرام حرم سے اور عمرہ کا حل سے باندھے۔

★ اگر ملکی شخص میقات سے باہر نکل جاتے تو واپسی پر اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا ہوگا۔

★ پہلے معلوم ہو چکا کہ میقات سے بلا احرام گندنا گناہ ہے اور اس سے دم قربانی واجب ہوگا اگر ایسا شخص واپس میقات آکر احرام باندھے تو وہ دم ساقط ہو جائے گا۔

★ اسی طرح اگر کسی نے میقات سے آگے جا کر احرام باندھا تو وہ میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھے تو دم ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر واپس تو آیا مگر تلبیہ نہیں پڑھا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ اور یہ واپسی بھی اسی وقت ساقط ہوگی جب افعال حج و عمرہ شروع کرنے سے پہلے ہو، افعال شروع کرنے کے بعد واپس آئیگا تو دم ساقط نہ ہوگا۔ اور پھر یہ واپسی اس وقت واجب ہے جبکہ واپسی کا وقت اور گنجائش ہو اور رج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو یا واپسی میں جان و مال کے ضیاع کا اندیشہ نہ ہو یا وہ بیمار نہ ہو، اگر یہ صورتیں ہیں تو واپسی واجب نہیں گناہ سے تو یہ استغفار کرے اور ایک قربانی بھی دے۔

★ واپسی کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ اسی میقات پر آئے جس سے گزرا تھا مذکورہ مواقیت میں سے کسی بھی میقات پر آجائے، البتہ افضل یہی ہے کہ اسی میقات پر آئے جہاں سے بلا احرام گزرا۔

★ آفاقی شخص اگر کسی ضرورت سے میقات سے آگے کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے جو حرم سے باہر اور حل کے اندر ہے اور حج و عمرہ کا ارادہ نہیں ہے تو اس کے لئے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، وہاں پہنچ کر یہ بھی وہاں کے باشندوں کے حکم میں ہو گیا۔ یہ بلا احرام بھی مکہ جاسکتا ہے۔ وہاں سے حج و عمرہ کا ارادہ کرے تو حل سے احرام باندھنا ہوگا، اور یہ ارادہ مکہ جانے کا یا کسی دوسری جگہ کا میقات پر معتبر ہوگا۔ مثلاً میقات پر تو مکہ جانے کا ارادہ تھا مگر میقات سے گزر کر کہیں اور کا ارادہ کر لیا تو ایسی صورت میں اگر احرام نہ باندھا ہو تو دم واجب ہوگا۔

★ جدہ یا مدینہ منورہ جانے والوں کے لئے میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں، جب وہ مکہ معظمہ آنے کا ارادہ کریں تو احرام باندھ لیں۔

★ اگر کسی نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا، پھر جدہ پہنچ کر مدینہ منورہ جانے کا ارادہ کر لیا تو وہ اسی احرام میں مدینہ جاسکتا ہے۔ احرام اتار کر سٹے ہوئے کپڑے پہن لے تو دم واجب ہوگا۔ واپسی پر نیا احرام نہ باندھے وہی احرام کی چادریں پہن لے، اس لئے کہ جس کام کے لئے احرام باندھا تھا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے احرام باقی رہتا ہے اس دوران جو سٹے ہوئے کپڑے پہنے ان کے لئے ایک دم دے دے۔

★ آفاقی شخص حرم میں یا مکہ معظمہ میں جب بھی بلا احرام داخل ہوگا۔ تو اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا۔ اس کے قائم مقام حج فرض اور حج نذر

یا عمرہ نذر ہو جائے گا۔ اگرچہ قائم مقام کرنے کی نیت نہ بھی کرے۔ مگر شرط یہی ہے کہ یہ حج و عمرہ اسی سال ہو جس سال وہ بلا احرام داخل ہوا تھا۔ اگر وہ سال گزر گیا تو مستقل حج یا عمرہ کرنا ہوگا۔

★ اگر متعدد مرتبہ بلا احرام داخل ہوگا تو ہر مرتبہ حج یا عمرہ واجب ہوگا

عمرہ

★ عمرہ کے معنی باعتبار لغت مطلق زیارت کے ہیں اور اصطلاح شرع میں میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کو عمرہ کہتے ہیں۔

★ عمرہ کوچ اصغر بھی کہتے ہیں تمام عمر میں بشرط استطاعت ایک مرتبہ عمرہ کرنا سنت ہو کدہ ہے بعض حضرات واجب کہتے ہیں۔

★ حدیث شریف میں عمرہ کی بہت فضیلت آئی ہے بالخصوص رمضان شریف میں عمرہ کرنے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے کہ گویا رمضان میں عمرہ کرنے والے نے حضور کے ساتھ حج کیا۔

★ عمرہ میں صرف دو فرض ہیں ① احرام ② طواف۔ پھر احرام میں نیت اور تلبیہ دونوں فرض ہیں اور طواف میں صرف نیت فرض ہے۔

★ عمرہ کے واجبات میں صفا و مروہ کے درمیان سعی اور بال منڈانا یا کٹنا ہیں۔

★ حج و عمرہ کی سعی اور طواف ایک جیسے ہوتے ہیں، اس لئے طواف سعی کا طریقہ اور مسائل حج کے تحت بیان کئے جائیں گے۔

حج و عمرہ کا فرق | عمرہ کے شرائط حج کے شرائط کے مثل ہیں

اور اس کے احرام اور حج کے احرام کے مسائل بھی ایک جیسے ہیں، البتہ امور ذیل میں فرق ہے۔

① حج کے لئے ایک خاص وقت معین ہے، عمرہ سال بھر میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے البتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک کر دیا ہے۔

② حج فرض ہے عمرہ فرض نہیں۔

③ حج فوت ہو جاتا ہے۔ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

④ حج میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، نمازوں کو اکٹھا پڑھنا اور خطبہ رچی وغیرہ ہیں عمرہ میں یہ سب کچھ نہیں۔

⑤ حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا ہے۔ عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہوتے۔

⑥ عمرہ فاسد کرنے یا غسل کی حالت میں طواف کرنے سے بکری فح کرنا کافی ہوتا ہے۔ اور حج میں کافی نہیں ہوتا۔

⑦ عمرہ کی میقات آفاقی کے علاوہ سب لوگوں کے لئے حل ہے بخلاف حج کے کہ اہل مکہ کو حج کا حرام حرم سے باندھنا ہوتا ہے۔ آفاقی عمرہ کا حرام اپنی میقات سے باندھے!

⑧ عمرہ میں تلبیہ طواف شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے اور حج میں حجرہ آخری کی رچی شروع کرنے کے وقت موقوف کیا جاتا ہے۔

مسائل عمرہ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ عمرہ کا حرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔

اگر کسی نے ۹ ذی الحجہ سے پہلے احرام باندھا تھا مگر اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان آیام میں عمرہ کر لیا تو مکروہ نہیں ہے۔ البتہ مستحب ہی تھا

کر ان ایام کے بعد عمرہ کرتا۔

★ اگر کسی نے ان پانچ دنوں کے اندر احرام باندھ لیا تو اب عمرہ تو اس پر لازم ہو گیا مگر چونکہ احرام باندھنا ان ایام میں مکروہ تحریمی تھا اس لئے عمرہ ترک کرنا واجب ہے، ایام گزرنے کے بعد عمرہ کی قضا کرے اور ایک قربانی بھی دے اگر عمرہ ترک نہیں کیا تو وہ عمرہ توادا ہو گیا مگر قربانی دینا واجب ہے اور اگر ان ایام میں صرف احرام باندھا اور عمرہ کے افعال ان ایام میں نہیں کئے بلکہ ایام تشریق کے بعد کئے تو عمرہ آدا ہو گیا اور دم واجب نہیں ہوگا۔

★ رمضان میں عمرہ کرنا افضل ہے کیونکہ رمضان کے عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے عمرہ کا ثواب اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو (ادکما قال)۔
★ عمرہ کی کثرت مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے، البتہ طواف کی کثرت عمرہ کی کثرت کے مقابلہ میں افضل ہے کیونکہ صحابہ کرام و دیگر ائمہ و علماء اور بزرگوں سے عمرہ کی کثرت منقول نہیں۔

★ مکہ سے عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کی میقات حل ہے اس لئے حل میں جا کر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں البتہ تنجیم اس کے بعد جوآنہ سے باندھنا افضل ہے۔

طواف کا بیان

★ طواف کے لغوی معنی کسی چیز کے گرد گھومنے کے ہیں، اور اصطلاح شریعت میں خانہ کعبہ کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔ یہ شرعی طواف سات چکریں پورا ہوتا ہے۔

طواف حجرِ اسود کے سامنے سے شروع کیا جاتا ہے، اور حجرِ اسود پر پہنچ کر ایک چکر پورا ہوتا ہے طواف کا طریقہ اور دعائیں آگے بیان ہونگی۔
طواف کی قسمیں | طواف کی سات قسمیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

① طوافِ قدوم یعنی مکہ میں آنے کے وقت کا طواف اس کو طوافِ تحیہ، طواف اللقا اور طواف الودع بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف اُس آفاقی کے لئے سنت ہے جو صرف حج یا قرآن کرے اور تمتع وغیرہ کرنے والے کے لئے سنت نہیں گو وہ آفاقی ہو اسی طرح اہل مکہ کے لئے بھی نہیں ہے البتہ اگر کوئی مکی میقات سے باہر جا کر افراد یا قرآن کا احرام باندھ کر حج کرے اس کے لئے بھی مسنون ہے اس کا اَدل وقت مکہ میں داخل ہونے کا وقت ہے اور آخر وقت وقوف عرفہ تک ہے، اگر وقوف عرفہ کر لیا اور طوافِ قدوم نہیں کیا تو اس کا وقت ختم اور طواف ساقط ہو گیا۔

② طوافِ زیارت اس کو طوافِ رکن، طوافِ حج اور طوافِ فرض بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اس کا وقت ارذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے۔ ایامِ نحر یعنی ارذی الحجہ سے ۱۲ تک کرنا واجب ہے۔ اس طواف میں رمل کیا جاتا ہے، اور اس کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے، اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کر لی ہے تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے۔ اگر یہ طواف احرام کی چادروں میں کرے تو اضطباع بھی کرے اور اگر سلعے ہوئے کپڑے میں کرے تو اضطباع کرے۔

③ طوافِ صدر یعنی بیت اللہ سے واپسی کا طواف، اس کو طوافِ وداع بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے مکی پر واجب نہیں۔ اس

طواف میں رمل اور اضطباع بھی نہیں ہے اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے
یہ تینوں طواف حج کے ساتھ مخصوص ہیں۔

④ طواف عمرہ۔ یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔ اس میں اضطباع اور رمل کیا جاتا ہے اور طواف کے بعد سعی بھی کی جاتی ہے۔

⑤ طواف نذر۔ یہ منت اور نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

⑥ طواف تحیۃ المسجد۔ یہ طواف مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے لیکن اگر کوئی اور طواف کر لیا تو وہ اس کے قائم مقام ہو جائیگا۔

⑦ طواف نفل۔ یہ جس وقت چاہے کرے۔ اس میں نہ رمل ہے نہ

اضطباع نہ اس کے بعد سعی!

ارکان و شرائط اور واجبات طواف | طواف میں تین رکن ہیں

① طواف کے اکثر حکم پر پڑے کرنا ② بیت اللہ کے باہر مسجد کے اندر

طواف کرنا ③ خود طواف کرنا۔ گو سواری پر کرے۔ البتہ بیہوش اس سے مستثنیٰ ہے اس کی طرف سے دوسرا شخص بھی کر سکتا ہے۔

* طواف میں چھ شرطیں ہیں، ان میں سے تین حج کے طوافوں کے لئے

خاص ہیں یعنی ① خاص وقت اور طواف سے پہلے ② احرام اور ③

وقوف عرفہ کا ہونا۔ اور ① اسلام ② نیت اور ③ مسجد کے اندر طواف ہونا۔
سب طوافوں کے لئے ہیں۔

* بغیر نیت کے اگر کوئی بیت اللہ کے گرد سات چکر لگالے گا تو طواف نہیں ہوگا۔

* طواف کی صحت کے لئے صرف نیت کافی ہے تعیین کہ کون سا

طواف کرتا ہوں شرط نہیں ہے مستحب یا مسنون ہے۔

☆ طواف کے واجبات آٹھ ہیں۔

- ① حدیث اصغر و اکبر دونوں سے پاک ہو نہ بے وضو ہو نہ غسل کی حاجت ہو، ② ستر عورت ③ جو پیدل چلنے پر قادر ہو وہ پیادہ یا طواف کئے ④ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا ⑤ طواف میں حطیم کو شامل کرنا ⑥ حجر اسود سے طواف شروع کرنا بعض نے اسے سنت کہا ہے ⑦ پورا طواف کرنا یعنی طواف کا اکثر حصہ تو رکن ہے اور اکثر سے زیادہ واجب ⑧ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ بعض علماء نے اس کو علیحدہ شمار کیا ہے۔

☆ ترک واجب سے طواف کا عادیہ واجب ہو گا۔ اگر کسی نے عادیہ نہ کیا تو اس کی جزا واجب ہوگی رجزا کا بیان جنایات کے تحت آئے گا۔

سنن، مستحبات و مباحات طواف | طواف کی سنتیں ہیں۔

- ① حجر اسود کا استلام (بوسہ لینا) ② اول کے تین چکروں میں رمل۔ ③ باقی چکروں میں رمل کرنا ④ اضطباع (دایاں کندھا کھلا رکھنا) ⑤ سعی و طواف کے درمیان حجر اسود کا استلام ⑥ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا ⑦ حجر اسود سے طواف کی ابتدا کرنا ⑧ ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف منہ کرنا ⑨ تمام چکرے دیے مسلسل کرنا ⑩ باریں اور کپڑوں کا نجاست حقیقہ سے پاک ہونا۔

☆ طواف کے مستحبات یہ ہیں۔

- ① طواف کو حجر اسود کی داہنی طرف سے اسی طرح شروع کرنا کہ طواف کرنے والے کا پورا بدن حجر اسود کے محاذی ہو کر گزرے ② حجر اسود کا تین مرتبہ بوسہ لینا اور تین مرتبہ اس پر سجدہ کرنا ③ طواف کرتے ہوئے ماثورہ دعاؤں کا پڑھنا ④ مرد کو بیت اللہ کے قریب ہو کر طواف کرنا۔ بشرطیکہ ہجوم نہ ہو۔

اور کسی کو تکلیف نہ پہنچے ⑤ عورت کورات کے وقت طواف کرنا ⑥ طواف کو بیچ میں چھوڑ دیا، یا مکروہ طریق پر کیا ہو تو اس کو پھر شروع سے کرتا ④ مباح گفتگو کا ترک کرنا ⑧ جو چیز شروع میں محل ہو اس کو نہ کرنا۔ ⑤ دعا اور اذکار بوقت طواف آہستہ پڑھنا ⑩ رکن یمنی کا ہاتھ سے استلام کرنا ⑪ جو چیز دل کی مشغولی کا سبب بنے اس سے نظر بچانا۔

مباحات طواف یہ ہیں۔

① استلام کرنا ② چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا ③ مستہ بتانا یا پوچھنا ④ کسی ضرورت سے سلام کرنا ⑤ کچھ پینا ⑥ دعاؤں کا ترک کرنا ⑦ اچھا شعر کہنا یا پڑھنا ⑧ پاک جوتا، چپل وغیرہ پہنکر طواف کرنا ⑨ کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا ⑩ دل میں قرآن پڑھنا۔

محرمات و مکروہات طواف

کے لئے یہ چیزیں حرام ہیں۔

① ناپاکی یا حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا ② بے وضو طواف کرنا ③ بلا عذر کسی پر چڑھ کر طواف کرنا ④ بلا عذر گھٹنوں کے بل یا لٹ ہو کر طواف کرنا ⑤ طواف کے دوران حطیم کے بیچ میں سے نکلنا ⑥ طواف کا پورا چکر یا کم حصہ چھوڑ دینا ⑦ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا ⑧ طواف میں بیت اللہ کی طرف مہنبہ کرنا۔ البتہ شروع کرتے وقت حجر اسود کے استقبال کے وقت جارہے۔ ⑨ طواف کا کوئی واجب ترک کر دینا۔

طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں

① بے فائدہ اور فضول گفتگو کرنا ② خرید و فروخت کرنا یا

اس کی گفتگو کرنا ③ حمد و ثنائیت و منقبت سے خالی شعر پڑھنا ④
قرآن یا دعا بلند آواز سے پڑھنا ⑤ رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا
⑥ حجر اسود کا استلام چھوڑنا ④ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا۔
⑤ دو طواف اس طرح اکٹھے کرے کہ دو گانہ طواف بیت میں نہ پڑھے
ہاں نماز کا وقت مکروہ ہو تو جائز ہے ⑥ طواف کی نیت کے وقت بتائیں
کے دونوں ہاتھ اٹھانا ⑦ خطبہ اور فرض نماز شروع ہونے کے بعد طواف
کرنا ⑧ دوران طواف کھانا کھانا ⑨ پشیاب و پاخانہ کے تقاضے کے وقت
طواف کرنا ⑩ بھوک اور غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

مسائل طواف | طواف شروع کرتے وقت بتیں سے

پہلے اور حجر اسود کے استقبال کے قبل ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ لہذا اول
حجر اسود کا استقبال کرے پھر تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے !

★ دو گانہ طواف مونڈھے ڈھانپ کر پڑھے۔ اضطباع کی حالت
میں نماز مکروہ ہے اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے۔

★ بعض معین حجر اسود اور رکن یمنی کے درمیان نیت کراتے

ہیں یہ مکروہ ہے بلکہ طواف کی نیت حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے
ہو کر کرے کہ دایاں کندھا حجر اسود کے باتیں کنارے کے مقابل ہو اور
سارے حجر اسود دایاں طرف نکلا ہوا ہو۔

★ حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ لگانا جسے استلام کہا جاتا ہے مسنون

ہے مگر اس وقت جبکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ دھکم پیل نہ کرنی پڑے، اگر
ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر لگا کر ان کو
بوسہ دے لے، دونوں ہاتھ نہ رکھ سکے تو دایاں ہاتھ رکھ لے، یہ بھی نہ

ہوسکے تو کسی چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر اس لکڑی کو بوسہ دے لے
اور اگر اس کا بھی موقع نہ ملے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ
تھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے، اور یہ تصور کرے کہ ہاتھ حجر اسود پر
رکھے ہیں اور تکبیر و تہلیل کہہ کر تھیلیوں کا بوسہ دے لے۔

★ حج کے زمانہ میں لوگ حجر اسود پر خوشبو لگا دیتے ہیں ایسے وقت محرم کو
اس کو استلام جائز نہیں بلکہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

★ حجر اسود کے گرد چاندی کا جو حلقہ ہے بہت سے ناواقف اس پر ہاتھ
لٹکا کر بوسہ لیتے ہیں جونا جائز ہے چنانچہ اس حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔

★ بڑا سودا اور بیت اللہ کی چوکھٹ یعنی دہلی کے علاوہ بیت اللہ کے
کسی اور گوشہ یا دیوار کو چومنا منع ہے۔ صرف رکن یمانی پر ہاتھ پھیرے اگر ہاتھ
نہ لگاسکے تو اس کی طرف اشارہ ذکرے ویسے ہی گذر جائے۔

★ طواف کرتے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا منع ہے نیت کرتے وقت تو
البتہ منہ بیت اللہ کی طرف ہوگا۔ مگر طواف کے چکروں میں منہ ادھر نہ کرے۔

★ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس کے اول کے تین چکروں میں
رمل ہوتا ہے۔ اور جس کے بعد سعی نہیں اس میں رمل بھی نہیں۔ رمل پہلوانوں کی
طرح کر ذکر مونڈھے ہلاتا ہوا، قدم نزدیک نزدیک رکھتے ہوئے چلنے کو کہتے
میں پال میں تھپنے کا انداز بھی ہونا چاہیے مگر دوڑنا نہ ہو!

★ ہجوم کی وجہ سے رمل نہ کر سکتا ہو تو ہجوم کم ہونے کا انتظار کرے
اور جب چھتر ہو جائے تو رمل کے ساتھ طواف کرے۔

★ اور اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر یا دو چکر کے بعد یاد آئے تو
ایک یا دو چکر میں رمل کرے تین چکروں کے بعد رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح

پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے اسی طرح تین کے بعد رمل ذکر سنت ہے
 ★ ساتوں چکروں میں رمل مکروہ ہے۔ لیکن اگر کوئی کرے تو اس پر
 کوئی جرمانہ نہیں ہے۔

★ بیماری، ضعف یا بڑھاپے کی وجہ سے رمل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں
 ★ اگر کسی نے جان بوجھ کر آٹھواں چکر بھی کر دیا تو اب چھ مزید چکر
 ملا کر دوسرا طواف کرنا واجب ہے اور اگر وہیم یا دوسرے میں پڑ کر آٹھواں چکر
 کیا تب بھی اس کو دوسرا طواف کرنا لازم ہے۔ ہاں آٹھواں چکر یہ سمجھ کر کیا کہ یہ
 ساتواں ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ آٹھواں تھا تو پھر دوسرا طواف لازم نہیں
 ★ طواف رکن عین اگر شک پڑ جائے تو اس کا اعادہ کرے اور طواف
 فرض و واجب کے پھیروں میں شک ہو تو جس چکر میں شبہ ہوا ہے۔ صرف اس کا
 اعادہ کرے اور طواف سنت و نفل میں شک ہو تو غلبہ طین کا اعتبار ہے۔
 ★ طواف میں عورت مرد کا ساتھ ہو جانے سے دونوں میں سے کسی کا
 کسی طواف فاسد نہیں ہوگا البتہ عورتوں کا مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا
 کرنا حرام ہے یا تو عورتیں رات کو طواف کریں یا پھر مضاف کے کنارے کنارے
 رہ کر طواف کر لیں۔ جہاں تک ہو سکے مردوں سے علیحدہ رہیں۔

★ طواف کی جگہ بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد کے اندر اندر ہے موجودہ
 طواف باہر نہ کر اگر کوئی طواف کریگا تو طواف ہو جائیگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔
 ★ خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر کوئی طواف کرے تو طواف ہو جائیگا۔ اسی طرح
 اگر عیلم کی دیوار پر چڑھ کر طواف کرے تو طواف ہو جائیگا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔
 ★ عوف میں بالکل خاموش رہنا بھی جائز ہے۔

★ طواف میں دعا پڑھنا قرآن شریف پڑھنے سے افضل ہے لیکن عافیت نہ اٹھا

- ★ طواف میں عورتوں اور لڑکوں کو نہ کے، نہ فضول باتیں کرے۔
- ★ کسی حاکم یا اہم شخصیت کے لئے عام لوگوں کو طواف سے روکنا اور مطاف خالی کرالینا ناجائز اور گناہ ہے۔
- ★ ہر طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ یہ نماز مقام ابراہیم کے صحیحے پڑھنا افضل و مستحب ہے، وہاں موقع نہ ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک اردگرد، یا خانہ کعبہ کے اندر، اس کے بعد حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے، اس کے بعد حطیم کے باقی حصہ میں۔ اس کے بعد بیت اللہ کے قریب مقام جبریل، ملتزم وغیرہ میں اس کے بعد مسجد حرام میں اس کے بعد حرم میں، ان مقامات کے علاوہ کہیں اور پڑھنا یا اس میں تاخیر کرنا بُرا اور مکروہ ہے۔ یہ نماز اگر کسی نے مکہ میں نہ پڑھی تو یہ ذمہ سے ساقط نہ ہوگی اس کا ادا کرنا واجب ہے، تمام عمر میں کسی وقت ادا کر لے۔ یہ نماز چونکہ واجب ہے اور مکروہ اوقات میں نوافل کی ممانعت ہے اس لئے بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ عصر کے بعد اور نماز فجر کے بعد بھی پڑھ سکتا ہے البتہ غروب و طلوع سے پندرہ منٹ پہلے پہلے پڑھ لے۔
- ★ ہر ہر طواف کا دو گانہ الگ الگ پڑھے کئی طواف کے دو گانے اکٹھے پڑھنا مکروہ ہے!
- ★ دو گانہ طواف کی پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل صواللہ پڑھے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں

- ★ یہ پہلے معلوم ہو چکا کہ طواف کے لئے نیت شرط ہے، اس لئے جب

طواف کا ارادہ کرے تو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود کا
بایاں کنارہ دائیں کندھے کی سیدھ میں ہوا درول میں طواف کی نیت کرے
زبان سے یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ
بَيْتِكَ الْحَرَامِ قَبِيلَةَ
وَتَقْبِلُهُ مِنِّي

اے اللہ میں تیرے محترم گھر کے طواف کا
ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان
فرما اور میری جانب سے اسے قبول فرما۔

نیت کر کے نورسا دائیں طرف چلے کہ حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے
پھر نماز میں جس طرح ہاتھ اٹھائے جلتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَبِهِ الْحَمْدُ وَالصَّلَاةُ وَ
السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ
إِيمَانًا بِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ
وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم خدا ابتدا کرتا ہوں اللہ ہی کے لئے
بڑائی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے
رسول پر درود و سلام ہو اے اللہ میرا
ایمان تجھی پر ہے، تیرا عہد پورا کرتا ہوں
اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کی پیروی کرتا ہوں۔

اگر یہ پوری عبارت یاد نہ ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر و اللہ الحمد کہہ کر ہاتھ
چھوڑے اور حجر اسود پر آکر اوب سے بوسہ دے بوسہ نہ دے سکے تو دونوں
یادایاں ہاتھ اسپر رکھ کر اسے چوم لے یا پابھتوں سے اشارہ کر کے ہاتھ چوم لے۔
حجر اسود کا استلام کر کے دائیں طرف کو بیت اللہ کے دروازہ کی طرف آئے،
اب طواف شروع ہو گیا، جب حجر اسود پر آئے گا تو ایک چکر پورا ہو جائے گا
اسی طرح سات چکر کرے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہے اس میں پہلے تین چکروں

میں رمل کرے یعنی پہلوانوں کی طرح اکڑ کر چلے اور اضطباع بھی کرے یعنی چادر کو دریا
بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لے اگر یہ عمرہ کا طواف ہے تو طواف شروع
کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جائے گا۔

★ طواف کے دوران کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے جو دل میں آئے
کسی زبان میں دعا مانگے۔ بعض علماء نے طواف کے ہر چکر کے لئے دعائیں بیان
کی ہیں یہ میں ان کو درج کیا جاتا ہے۔
استلام کے بعد جب پہلا چکر شروع کرے تو پڑھے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یا اللہ ہی کے لئے ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اللہ ہی

وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہی کے

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى

لئے بڑائی ہے۔ طاقت و قوت کا سرچشمہ بھی اللہ ہی کی بلند و برتر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

ذات ہے۔ درود و سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اے اللہ میں

إِيمَانًا بِكَ وَتَصَدِّقًا بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءً

تجھ پر ایمان رکھتا ہوں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔ تیرا عہد

بِعَهْدِكَ وَإِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَجَنِّبَكَ سَيِّئَاتِنَا

پورا کرتا ہوں اور تیرے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي

کے طریقت کی پیروی کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ

سے عفو و سلامتی اور دائمی درگزر،

الدَّائِمَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

دین۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں طلب کرتا ہوں اور جنت

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

کے حصول کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا طلب گار ہوں۔

★ رکن یمانی تک پہنچتے پہنچتے یہ دعا ختم کر لیں پھر رکن یمانی پر ہاتھ پھیر کر آگے بڑھیں اور یہ دعا پڑھیں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا رسول مقبول سے منقول ہے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی اور

حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما۔ اور نیکوکاروں

الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ

کے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما۔ اے غالب۔ اے بخشش

يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کرنے والے اور اے دونوں جہاں کے پالنے والے

اب حجر اسود پر پیکر اسلام کی جو صورت آسان ہوا اختیار کرے
 دوسرے سے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر کے ہاتھوں کو چومے اور
 بِسْمِ اللّٰهِ اَبْرُوْهُ ثُمَّ كَبِّرْ دوسرا چکر شروع کر دے۔

* دوسرے چکر کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا ہی حرم ہے، امن دہی

وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ

ہے جو تیری طرف سے ہوں، اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے

وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَاذِ بِكَ

میں تیرا غلام ابن غلام ہوں۔ جہنم سے تیری پناہ حاصل

مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْنَا لِحُومِنَا وَبَشَرَتِنَا عَلَى النَّارِ

کرنے کا مقام یہی ہے۔ پس دوزخ کی آگ پر

اَللّٰهُمَّ رَحِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْ لَنَا فِي قُلُوبِنَا

ہمارا گوشت پوست حرام نہ مالا۔ اے اللہ

وَكِرَّةَ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ

ایمان کی محبت عطا فرما اور ہمارے قلوب کو اس سے مزین فرما کہہ کی نفرت

وَاَجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ

اور فسق و گناہ کی برائی ہمارے دل میں جما۔ اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ہمارا شمار فرما

يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ

اے اللہ حشر کے دن کے اپنے عذاب مجھے بچالے! اے اللہ بلا پریشی اور جواب طلبی مجھے جنت عطا فرما

بِغَيْرِ حِسَابٍ

☆ سنہ کن پناہ میں تک یہ دعا پڑھ کر پھر وہی دعا دہنا آتنا آخر تک پڑھتے ہو اور حجرا سود پر پھینک کر استلام کرے اور تیسرا چکر شروع کر دے۔
☆ تیسرے چکر کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشَّرِّ

اے اللہ میں شک، شرک، باہمی افتراق، انفاق، برے اخلاق،

وَالشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْإِخْلَاقِ وَسُوءِ

ناگوار منظر، مال اہل و عیال کی بربادی، سے تیری

الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ

پناہ مانگتا ہوں اے اللہ تیری خوشنودی اور

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ

جنت کا تجھ سے طالب ہوں اور تیری ناراضگی اور

مِنْ سَخَطِكَ وَالشَّارِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ صبر کے فتنے سے

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ

اور زندگی و موت کے فتنوں سے بھی پناہ مانگتا ہوں

★ رکن یانی تک یہ دعا پوری کر لے۔ اور رکن یانی پر ہاتھ پھیر کر بنا اتنا پڑھے اور حسب سابق حج اسود کا استلام کر کے چوتھا چکر شروع کرے اور اس میں یہ دعا پڑھے
★ چوتھے چکر کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجَّاً مَبْرُوراً وَسَعياً مَشْكُوراً

اے اللہ میرے حج کو قبولیت عطا فرما، میری کوشش کو ٹھکانے لگا، اور

وَذَنْباً مَغْفُوراً وَعَمَلاً صَالِحاً مَقْبُولاً وَتِجَارَةً

میرے گناہ معاف فرما۔ اور میرے نیک اعمال قبول فرما۔ اور ایسی تجارت جس میں

لَنْ تَبُورَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي

کبھی ٹوٹا نہ ہو۔ اے دلوں کے بھیدوں سے آگاہ۔ اے اللہ مجھے اندھیرے سے

يَا اللَّهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اللَّهُمَّ ارِنِي

نکال کر روشنی کی طرف لا۔ اے اللہ میں تجھ سے ان ذرائع کا طالب ہوں جو

أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

تیری رحمت کا باعث ہوں اور وہ اسباب چاہتا ہوں جو تیری بخشش کا ذریعہ

وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ

بئیں۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے سلامتی اور ہر کملائی پر ثبات قدمی کی توفیق مانگتا

بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

ہوں اور جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے رب جو

رَبِّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِي مَا

رزق تو مجھے عطا فرمائے اس پر قناعت عطا فرما اور جو کچھ تو مجھے عطا فرمائے اس میں کثرت اور

أَعْطَيْتَنِي وَأَخْلَفْتَ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ

آپناش و مصیبت تیری طرف مجھے پہنچے تو ہی اس کا اچھا بدلہ رحمت فرما۔

★ رکن یمانی تک یہ دعا پوری کر لے پھر حسب سابق ربنا اتنا
آخر تک پڑھتا ہوا حجر اسود تک آئے اور استلام کے بعد
پانچواں چکر شروع کرے۔
★ پانچویں چکر کی دُعا یہ ہے

اللَّهُمَّ أَظْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ

اے اللہ مجھے اس دن جبکہ تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا

الْأَظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَحْدُكَ وَأَسْقِنِي

اپنے عرش کے سایہ میں حجر عطا فرما، اس دن تیری ذات کمرہ سوا کوئی ذات

مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

نہ ہوگا۔ اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے ایسا لذت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيئَةً مَرْنَةً لَا نَظْمًا

خوشگوار مشروب مجھے ملا کہ اس کے پینے کے بعد کبھی سانس نہ لگے

بَعْدَ هَذَا أَبَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا

اے اللہ میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا خواستگار ہوں جن کی طلب تیرے

سَأَلُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔ اور ان تمام برائیوں کا پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی ہے اے اللہ

مِنْهُ نَبِيِّكَ سَيِّدُ نَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں، اور

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْحَنَّةَ وَنِعْمَهَا وَمَا يَقْرَبُنِي

جو قول و فعل یا عمل جنت کے حصول کا ذریعہ ہوں

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ

ان کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور دوزخ سے اور ہر ایسے

مِنَ النَّارِ وَمَا يَقْرَبُنِي إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ

قول و فعل اور عمل سے جو دوزخ میں جانے کا سبب

أَوْ فِعْلٍ أَوْ عَمَلٍ

نہیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

★ رکنِ بیانی سے حسب معمول ربنا اتنا آخر تک پڑھتے
ہوئے حجرِ اسود پر چکر پورا کر کے چٹا چکر شروع کرے۔

★ چھٹے چکر کی دعا۔

اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَ عَلَى حُقُوقٍ كَثِيرَةٍ لَا فِيمَا بَيْنِي

اے اللہ مجھ پر بہت سے حقوق تو ایسے ہیں جو خاص تیرے ہیں اور بہت

وَبَيْتِكَ وَحَقُّوَكَ كَثِيرَةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ

حقوق وہ ہیں جن کا میری مخلوق سے تعلق ہے اے اللہ میرے حقوق کی

خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِيْ

اوائیگی میں جو کسی زدہ جائے اسے تو تو معاف فرما دے اور میری مخلوق کے جو حقوق

وَمَا كَانَ لِحَلْقِكَ فَحَمَلْتُهُ عَنِّيْ وَاغْفِرْنِيْ

میرے ذمہ زدہ جائیں ان کی معافی کی ذمہ داری تو قبول فرمائے اور مجھے پاک

مَحْلًا لَكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ

کمانی کی توفیق دیکر حرام کمانی سے مستغنی کر دے اور اپنی اطاعت میں رکھ کر

وَبِفَضْلِكَ عَنْ مَنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

ما فرمانی سے بچا لے اور اپنا فضل فرما کر میری دست گیری اور احسان مندی سے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْتَكَ عَظِيْمٌ وَوَجْهَكَ كَرِيْمٌ

محفوظ رکھ اے بہت زیادہ بچنے والے اے اللہ تیرا یہ گھر بڑی عظمت و

وَاَنْتَ يَا اَللهُ حَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تَحِبُّ

شان والا ہے تیری ذات بڑی کرم والی ہے اور تو اے اللہ برابر و بارگرم اور عظمت

اَلْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّيْ

والا ہے اے اللہ تجھے عفو و درگزر بہت پسند ہے پس مجھ سے بھی درگزر فرما۔

★ رکنِ میانی تک یہ دعا پڑھ کر حسب سابق باقی دعا
ربنا آتنا آخرتک پڑھتا ہوا حجرا سودپر پہنچے اس کا اسلام کرے

اور ساتواں چکر شروع کرے۔

☆ ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَیَقِیْنًا صَادِقًا وَ

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل، سچا یقین، کثادہ رزق تیری طرف

مِرْزَقًا وَاسِعًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَرِزْقًا

چھکنے والا دل تیرے ذکر میں مشغول زبان، پاک و حلال روزی،

حَلَالًا طَیْبًا وَتَوْبَةً نَّصُوحًا وَتَوْبَةً قَبْلَ

خالص توبہ کا طالب ہوں، موت سے پہلے توبہ کی توفیق بھی مانگتا

اَلْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً

ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ موت کے وقت آسانی، اور

وَرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

بعد موت مغفرت و رحمت، اور حساب کے وقت عفو و درگزر

وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

فرما۔ جنت عطا فرما۔ دوزخ سے نجات دے۔

بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِیْزُ يَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ

اپنی رحمت کے طفیل اے غالب، و بخشش والے۔ اے اللہ میرے علم میں

عِلْمًا وَالحَقِّقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ

امداد فرما اور مجھے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرما۔

★ رکن یمانی تک یہ دعا پوری کر لے، وہاں سے حجر اسود پر بنانا آخر تک پڑھتا ہوا آئے اور حجر اسود کا استلام کرے، طواف ختم ہو گیا۔

★ طواف کے بعد بعض حضرات تو فرماتے ہیں کہ دو رکعت واجب الطواف پڑھے اور اس کے بعد ملتزم شریف پڑھ لے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ پہلے ملتزم شریف پڑھ لے اور پھر دو گانہ ادا کرے۔ بہتر یہی ہے کہ پہلے دو گانہ مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے۔

★ مقام ابراہیم وہ جگہ کہلاتی ہے جہاں وہ پتھر رکھا ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی، دیوار کی اونچائی کی مناسبت سے یہ پتھر بھی خوب خود اونچا ہوتا رہتا تھا پہلے یہ پتھر حجرہ میں رکھا رہتا تھا اس حجرہ کی وجہ سے ہجوم کے وقت حجاج کو سخت تکلیف ہوتی تھی اس کے پیش نظر سعودی حکومت نے شیشہ کا قیمتی گلوب بنوا کر بجائے حجرہ اس کو قائم کر کے وہ پتھر اس کے اندر رکھ دیا ہے جس کی باہر سے بخوبی زیارت ہو جاتی ہے اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قد میں شریفین کے نشانات بہت واضح اور نمایاں ہیں۔

★ بہر حال طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھے۔ پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھے اور جو دل چاہے دعا مانگے۔ ان شاء اللہ دعا مقبول ہوگی یہ مقام اجابت ہے۔ یا یہ دعا پڑھے۔

★ مقام ابراہیم کی دعا

اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاَقْبَلْ مَعْدِرَتِي

اے اللہ بے شک تو میری ظاہر و پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ ان باتوں کے

وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي

میرے میں میری معذرت قبول فرما۔ تجھے میری حاجت بھی معلوم ہے پس میری مانگ پوری

فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ

فرما میرے نفس کے عیوب گناہ بھی تو جانتا ہے پس میرے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ

قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ

میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو میرے دل کے اندر گمراہی سے اور ایسا یقین

اَلَا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وِلِيِّ

یقین جانتا ہوں کہ اس کے ذریعے میں تجھ لوں کہ مجھے وہی لکھی یا بری بات

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفِيْ مُسْلِمًا وَّالْحَقِّيْ بِالصَّاحِبِ

پیش آسکتی ہے جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے اور اپنے مقدر پر راضی ہونے

اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ كُنَا فِيْ مَقَامِنَا هَذَا اِذْنًا اِلَّا غَفَرَتْهُ

کی توفیق بھی بخش۔ دنیا و آخرت میں میرا ساتھی، دوست اور کارساز تو ہی

وَلَا هَمَّا اِلَّا فَرَجَتْهُ وَلَا حَاجَةَ اِلَّا قَضَيْتَهَا وَ

ہے۔ مجھے مسلمان کی موت نصیب کرا اور اپنے نیک و پسندیدہ بندوں میں شامل

يَسِّرْهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاَشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنُوْر

فرما۔ اے اللہ اس پاک و مقدس جگہ کے طفیل ہمارا کوئی گناہ بخشے بغیر نہ چھوڑا اور

قُلُوْبَنَا وَاخْتَمِ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوْفِنَا

کوئی دشواری ایسی نہ دے جو آسان نہ ہو جائے اور کوئی حاجت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ

مُسْلِمِينَ وَالْحَقْنَ بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَرَابَا وَلَا مُفْتُونِينَ

ہمارے لئے ہمارے کام آسان فرما۔ ہمارے سینے کشادہ اور قلوب منور فرما اور ہمارے نیک

اُمّیں یَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ

اے مالِ خیرِ خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا اے اللہ ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما اور اپنے نیک بندوں کے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ اُحْمَعْنِ

مرے میرے عزیز فرما دین دنیا میں فتنہ اور رسوائی میں ہر قسم محفوظ رکھ دے دنوں جہاں پر دھار باری و عاتق

★ دو گنا اور دُعا سے فارغ ہو کر اب ملتزم شریف پر آؤ جو ہر

اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان جو دیوار ہے وہ ملتزم کہلاتی ہے

ملتزم کے معنی چمٹنے کی جگہ کے ہیں یہاں آکر موقع ہو تو دیوار سے

چمٹ جاؤ، دایاں، بایاں رخسار اس سے رگڑو، اور خوب تضرع و زاری

سے جو دعا چاہو مانگو، یہاں مانگی ہوتی ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ احرام

کی حالت میں اس بات کا خیال رکھو کہ دیوار سے چمٹنے کی حالت میں

غلاف کعبہ میں سر نہ چھپ جاتے۔ اگر ہجوم کی وجہ سے دیوار سے

چمٹنے کا موقع نہ ملے تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگو۔ یا یہ دُعا پڑھو۔

★ ملتزم شریف کی دعا

اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا

اے اللہ۔ اے اس قدیم گھر کے مالک۔ ہمیں ہمارے ماں باپ ہماری

وَرِقَابَ اَبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا

بہنوں اور ہماری اولاد کو دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرما۔

مِنَ النَّارِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمِنَّةِ

اے اپنے بندوں پر جود و کرم، فضل و مہربانی عطا اور

وَالْعَطَاءِ وَالْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا

احسان فرمانے والے معبود اے اللہ ہمارے تمام کاموں کا انجام

فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ غَزِيِ الدُّنْيَا وَ

بخیر فرما اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی اور عذاب سے بچا۔ اے اللہ

عَذَابِ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ

تیرا غلام ابن غلام تیرے در پر حاضر ہے، ذلیل و خوار تیری چوکھٹ سے

وَوَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلتَزِمٌ بِاعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ

پیشا ہوا ہے، جو تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ اور تیرے عذاب سے خائف

بَيْنَ يَدَيْكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عَذَابَكَ

اے اللہ ہمیشہ احسان فرمانے والے اس غلام پر احسان فرما اے اللہ میں جو

مِنَ النَّارِ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ اللَّهُمَّ إِنِّي

تیری حمد و ثنا کروں اس کو قبول فرما کر اس کی عزت بڑھا۔ میرے گناہوں

أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي وَتَضَعِ وَزِيرِي

کا بوجھ ہٹا کر۔ میرے کاموں کی اصلاح فرما۔ میرا قسب پاک کر

وَتُصْلِحَ أَمْرِي وَتُطَهِّرَ قَلْبِي وَتُسَوِّرَ لِي فِي قَبْرِي

اور میری قبر روشن کر۔ میرے گناہ معاف فرما۔

وَتَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى

اے اللہ میں جنت میں بلند درجات کا طالب ہوں۔

مِنَ الْجَنَّةِ آمِينَ

میری یہ دعا قبول فرما

★ جب ملتزم شریف پر دعا سے فارغ ہو جائے تو چاہ زمزم پر آئے ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچے اور بسم اللہ پڑھ کر کھڑے کھڑے یا بیٹھ کر رو بقبلہ ہو کر خوب پیر ہو کر تین سانس میں زمزم پتے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا

اے اللہ میں تجھ سے نافع و مفید علم کا کٹ دہ رزق کا اور

وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

★ زمزم پی کر اللہ کی حمد و ثنا کرے۔ سر اور منہ پر پانی ملے اور بدن پر بھی ڈالے۔

★ حکومت نے تو ہجوم کے وقت آسانی کے لئے نل لگا دیئے ہیں کہ کوئی اندر نہ پہنچ سکے تو بھی حرم نہ رہے، مگر لوگ وہاں وضو اور غسل کرتے ہیں! حقیقتاً اسی میں ہے کہ زمزم سے وضو اور غسل نہ کیا جائے! بہت سے لوگ یہ تم کرتے ہیں کہ جن مالیوں میں زمزم بہہ کر جاتا ہے وہیں پیشاب کرتے ہیں۔ یہ بڑی بد بختی ہے، حتی الامکان اس سے بچنا چاہیے۔ زمزم سے غسل جنابت نہیں کرنا چاہیے۔

سعی کا بیان

☆ سنت میں سعی کے معنی دوڑنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں صفا و مروءے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ صفا و مروءے دو پہاڑیاں تھیں جو حرم سے متصل تھیں۔ جن کا وجود اب باقی نہیں۔ اب سعی کرنے کی جگہ پختہ فرش بنا دیا گیا ہے۔ ان پہاڑیوں کی جگہ دونوں طرف بلندیاں ہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں تنہا چھوڑ کر چلے گئے، تو پانی کی تلاش میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان چکر لگاتے تھے اللہ تعالیٰ نے اسی کی یادگار میں سعی کو حج کے احکام میں شامل فرما دیا۔

سعی کے رکن و شرائط سعی کا رکن صفا و مروءہ کے درمیان ہی کرنا ہے، اگر دونوں کے درمیان سعی نہیں کی ادھر ادھر کی توسعی نہ ہوگی۔

☆ سعی کی چھ شرطیں ہیں |

- ① خود سعی کرنا یا پیدل یا بوقت ضرورت سوار ہو کر سعی میں نیت جائز نہیں، ان اگر کوئی شخص احرام باندھنے سے پہلے بیہوش ہو گیا اور سعی کے وقت تک بیہوش ہی ہو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کر سکتا ہے۔
- ② طواف پورا یا اس کے اکثر چکر کرنے کے بعد سعی کرنا۔ اگر طواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی یہ طواف خواہ نفل ہی ہو اور ناپاکی کی حالت میں یوں نہ کیا ہو

③ حج یا عمرہ کا احرام بندھا ہوا ہونا۔ اگر احرام باندھنے سے پہلے سعی کرے گا تو سعی نہ ہوگی۔ چاہے طواف کے بعد ہی سعی کیوں نہ کرے، سعی سے پہلے احرام کا بندھنا ضروری ہے سعی تک احرام کا باقی رہنا ضروری نہیں۔ مثلاً حج کی سعی کرتا ہے تو اگر وقوف عرفہ سے پہلے کرتا ہے تو احرام ضروری ہے۔ اور اگر وقوف کے بعد کرتا ہے تو احرام کا باقی رہنا شرط نہیں بلکہ احرام کا وہ ہونا مسنون ہے۔

★ اور عمرہ کی سعی میں احرام کا باقی رہنا شرط نہیں واجب ہے بشرطِ تمکک کرنے سے سعی باطل نہیں ہوتی اور واجب کے ترک میں جرمانہ دینا پڑتا ہے۔
★ اگر طواف کے بعد سر منڈا کر سعی کرے تو سعی صحیح ہو جائے گی مگر دمِ قربانی واجب ہوگی۔

④ صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ اگر کسی نے مروہ سے شروع کی تو یہ پھر شمار نہ ہوگا۔

⑤ سعی کے اکثر پھیرے کرنا۔ اگر کسی نے کم یعنی تین پھیرے کئے تو سعی نہ ہوگی۔

⑥ سعی کے وقت سعی کرنا۔ یہ حج کی سعی کی شرط ہے، عمرہ کی سعی کی شرط نہیں ہے، ہاں اگر حج قرآن یا تمتع کے عمرہ کی سعی ہو تو اس کے لئے بھی وقت شرط ہے، حج کی سعی کا وقت حج کے مہینوں کا شروع ہو جانا ہے۔

★ سعی کے صحیح ہونے کے لئے نیت شرط نہیں، اور نہ پھیروں میں تسلسل شرط ہے، سنت ہے اگر کوئی ایک پھیرا روز کر کے سات دن میں پوری کرے تو بھی سعی صحیح ہو جائے گی، بلا عذر ایسا کرنے میں از سر نو سعی کرنا مستحب ہے۔

واجبات سعی ① سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو پاک حالت میں کیا گیا ہو ② صفا سے شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا ③ اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ بلا عذر سواری پر سعی کرنے سے دم واجب ہوگا ④ سات پھیرے پورے کرنا۔ چار پھیرے تو فرض ہیں اور تین واجب اگر کسی نے واجب پھیرے چھوڑ دیئے تو سعی تو ہو جائے گی مگر ہر پھیرے کے بدلے میں نصف صاع گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی ⑤ عمرہ کی سعی میں سعی کے آخر تک احرام کا باقی رہنا ⑥ صفا سے عکرمہ تک کی پوری مسافت طے کرنا۔

★ سعی کے لئے پاکی کی حالت شرط واجب نہیں مستحب ہے۔ وہ سعی حج کی ہو یا عمرہ کی اس لئے حائضہ سعی کر سکتی ہے۔

سُنن سعی ① حجر اسود کا استلام کر کے سعی کے لئے مسجد سے نکلنا ② طواف کے فوراً بعد سعی کرنا ③ صفا و مروہ پر چڑھنا ④ صفا و مروہ پر چڑھ کر قبلہ رو ہونا ⑤ سعی کے پھیروں کو مسلسل کرنا ⑥ حیض و جنابت سے پاک ہونا ⑦ مہینہ انصرین (بہارِ روشنِ نشانات) کے درمیان جمعیت کر چلنا ⑧ شتر عورت ہونا۔

مستحبات سعی ① نیت کرنا ② صفا و مروہ پر دیر تک ٹھہرنا ③ خشوع و خضوع کے ساتھ ذکر و دعا کی تین مرتبہ تکرار کرنا ④ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو از سر نو سعی کرنا اور یہ اس وقت مستحب ہے کہ اکثر پھیرے نہ ہو چکے ہوں ⑤ سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آکر دو نفل پڑھنا ★ سعی کے دوران اگر نماز کی جماعت شروع ہو جائے۔ یا جنازہ کی نماز ہوئے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے۔ پھر باقی پھیرے پورے کر لے۔

مباحات و مکروہات سعی۔ جائز کلام جو خشوع و خضوع

میں مانع نہ ہو، اور سنتوں کرنے والا نہ ہو مباح ہے اور ایسا کھانا پینا جو سعی کے پھیروں میں فصل کا موجب نہ بنے مباح ہے۔

☆ خرید و فروخت یا اس قسم کی گفتگو جس سے حضور قلب نہ رہے اور دعا وغیرہ نہ پڑھ سکے یا سعی کے پھیرے مسلسل نہ کر سکے مکروہ ہے۔ صفا و مروہ پر نہ چڑھنا میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا سعی کو بلا عذر طواف سے منحصر کرنا یا ستر کھولنا بھی مکروہ ہے۔

متفرق مسائل سعی | سعی ہمارے نزدیک واجب ہے طواف کے

بعد فوراً کرنا سنت ہے فوراً واجب نہیں اس لئے اگر تکان یا کسی غدر کی وجہ سے فوراً بعد طواف نہ کر سکے تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ بلا عذر تاخیر مکروہ ہے اور اگر طواف و سعی میں زیادہ وقفہ بھی ہو جائے تو اس سے کوئی جرمہ عائد نہیں ہوتا۔

☆ اگر کسی نے طواف قدم کے بعد سعی نہیں کی اور وقوف عرفہ کر لیا، تو اب طواف زیارت سے پہلے سعی کرنا جائز نہیں، طواف زیارت کر کے پھر سعی کرے۔

☆ سعی کے لئے باب الصفا سے نکلنا مستحب ہے کسی اور دروازہ سے نکلنا بھی جائز ہے۔

☆ صفا پر تہا چڑھ کر بیت اللہ نظر آجائے۔ اب چونکہ عمارات کا کچھ ایسا نقشہ بن گیا ہے کہ زیادہ اوپر چڑھنے سے بیت اللہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اس لئے بیت خیال میں اب مناسب یہ ہے کہ زیادہ اوپر نہ چڑھیں۔ دیوار کی تک چڑھنے کو ویسے بھی طریقہ اہل سنت والجماعت کے خلاف کہا گیا ہے۔

☆ صفا پر چڑھ کر قبلہ رو ہو کر کندھوں کے برابر تک دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بعض لوگ نماز کی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں یہ غلط اور خلاف

سنت ہے۔

★ میلین اخضر کے درمیان تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ تیز دوڑنے اور رمل کے درمیانی حالت یعنی جھپٹنا سنت ہے، اگر ہجوم کی وجہ سے وقت ہو تو ہجوم چھٹنے کا انتظار کرے اور جب ہجوم کم ہو تب سعی کرے، یا پھر جس چال کا موقع ملے اسی چال چلے، یہ جھپٹ کر چلنا ہر حکم میں مسنون ہے۔ یہ مسافت جھپٹ کر طے نہ کرنا یا ساری سعی جھپٹ اور بھاگ کر کرنا ناپ ندریدہ اور برا ہے البتہ اس سے کوئی جرم یا صدقہ عائد نہیں ہوتا۔ عورتیں اپنی چال سے چلیں

★ حج کی سعی اگر طواف قدم کے بعد کرے تو اس میں تلبیہ پڑھے۔ عمرہ کی سعی اور تمتع کی سعی کرنے والا تلبیہ نہ پڑھے کیونکہ ان کا تلبیہ طواف کے وقت موقوف ہو گیا۔ اور حج والے کا رخصت شروع کرتے وقت موقوف ہوتا ہے۔

★ سعی کے چکروں میں شبہ پڑ جائے تو کم کا اعتبار کر کے پورا کرے۔

★ سعی کے درمیان کی دعائیں مخصوص نہیں ہیں، جو دعا بھی اور جس زبان میں چاہے مانگے، عربی کی دعائیں طریقہ سعی میں درج کی جائیں گی۔ جی چاہے تو یہ دعائیں پڑھتے رہیں، یا مناجات مقبول و حزب اعظم یا کسی اور کتاب سے دعائیں پڑھ لے، لمبی چوڑی دعائیں یاد نہ ہوں تو یہ مختصر سی ماثور دعا سعی کے درمیان پڑھتا رہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

سعی کرنے کا طریقہ | جب طواف کے بعد آب زمزم پی کر فارغ ہو جائے تو حجر اسود پر آئے اور نویں مرتبہ استلام کر کے مسجد حرام سے باب صفا سے باہر نکلے

بیرنگتے وقت پہلے یاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ

خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں، اللہ کے رسول پر

اللَّهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي

صلاة وسلام ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور مجھ پر

أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اپنے فضل کے دروازے کھلا دے۔

جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ کہے۔

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

میں بھی اسی سے ابتدا کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی

مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

بے شک صفا و مروہ منجملہ شعائر اللہ کے ہیں۔

پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ خانہ کعبہ نظر آنے لگے۔ کعبہ

کی طرف منہ کر کے سعی کی نیت یوں کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

اے اللہ میں آپ کی خوشنودی کی خاطر صفا و مروہ کے

سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ بَوَاجِهِكَ الْكَرِيمِ فَيَسِّرْهُ لِي

درمیان سات چکر سعی کی نیت کرتا ہوں۔ آپ اسے میرے لئے

وَتَقَبَّلُهُ مِنِّي

آسان فرمائیے اور میری جانب سے اسے قبول فرمائیے۔

* پھر دعا کی طرح دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر تکبیر و تہلیل بلند آواز سے تین مرتبہ پڑھ کر آمینہ آواز میں درود پڑھ کر خوب تضرع و زاری سے جو دل چاہے دعائیں مانگے یہ مقام قبولیت دعا کا ہے اس وقت اپنے لئے اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب، بزرگوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگے۔

تکبیر و تہلیل

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اللہ ہی کی ذات بڑی ہے، اللہ ہی کی ذات بڑی ہے، اللہ ہی کی ذات بڑی ہے

عَلَى مَا هَدَىٰ أَنَا. الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ

جس اللہ نے ہمیں ہدایت دی وہی تعریف کا مستحق ہے، اور جس نے ہمیں

عَلَىٰ مَا أَلَّهْنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَىٰ أَنَا لِلْهُدَىٰ أَوْ مَا كُنَّا

نعمت بخشی وہی خدا تعریف کے قابل ہے اور اسی کی ذات پاک مستحق حمد ہے

لِنُتَدِي كَوَلَا أَن هَدَىٰ أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جس نے ہمیں بھلائی کی راہ بھائی اور تمام تعریفیں اسی خدا کو زیب

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

دیتی ہیں جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی، اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا

يَحْيَى وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بَدَاةَ الْخَيْرِ

ترجمہ کبھی بدایت نہ پاسکتے۔ اللہ ہی یہ کہ وہ تنہا معبود ہے اس کا کوئی

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

ساجھی نہیں، وہی مالک الملک ہے وہی ہر قسم حمد کا مستحق زندگی

وَصَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ

اور موت اسی کے ہاتھ میں وہ اسے زندہ ہے کہ اس کے لئے موت

وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نہیں۔ خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے

وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

وہی اکیلا معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا وعدہ

وَكُفْرًا الْكَافِرُونَ اللَّهُمَّ أَنْتَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ

سچا ہے اس نے اپنے بندہ کی مدد فرمائی۔ اس کے شکر کو سرخرو کیا

الْحَقُّ أَدْعُوَنِي أَشْجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تَخْلِفُ

اسی نے تنہا باطل کے سارے شکروں کو پسا کیا۔ اللہ کے سوا

أَطِيعَاةِ اللَّهِ كَمَا هَدَيْتَنِي إِلَّا سَلَامًا

کوئی معبود نہیں ہم نہایت خلوص نیت سے اس کے سوا کسی اور

أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَزْعِمَهُ مِنِّي حَتَّى تَوْفَاَنِي

کی عبادت نہیں کرتے چاہے یہ بات کافروں کو گراں کیوں نہ گزرے

وَأَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

اے اللہ آپ کا فرمان ہے اور آپ کا فرمان ہی حق ہے کہ تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اور آپ کا وعدہ ٹلتا نہیں۔ تو اے اللہ جس طرح آپ نے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی

إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى

اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت لے لیجئے مجھ پر نے دم تک مسلمان ہی رکھتے

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ

اللہ ہی کی ذات پاک ہے اور محمد کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود

وَأَزْوَاجِهِ وَزُرِّيَّاتِهِ وَابْتِغَاءَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

نہیں اور اللہ ہی بڑا ہے۔ اللہ بزرگ برتر کے علاوہ نہ کسی میں قوت ہے نہ طاقت۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيعِ

اے اللہ میرے ساتھ والدین کو اور تمام مسلمانوں کی اولاد پر آپ کے صحابہ پر آپ کی ازواج پر اور

الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَسَلَامٌ عَلَى

آپ ذریت اور پیروکاروں پر قیامت تک دو سلام نازل فرما اے اللہ مجھے میرے والدین کو اور تمام مسلمانوں

الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

مرد و عورت کو معاف فرما تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا جلد تعریفوں کا سزاوارد دونوں جہان کا رب ہی ہے

اس دعا کے علاوہ بھی جو دل میں آئے مانجئے دعوہ اور تمنی کی سعی نہ ہو تو تلبیہ بھی پڑھے

اور اتنی دیر تک وہاں کھڑا رہے جتنی دیر میں قرآن مجید کی پچیس آیتیں پڑھی جاسکتی ہوں

پھر اپنی عام رفتا سے صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلے اس وقت یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اسْتَعْمِلْنِي بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اے اللہ مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلا اور

وَسَلِّمْ وَتَوْفِّقْنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَأَعِزَّنِي مِنَ

ان کے دین پر میرا خاتمہ فرما۔ اور گمراہ کن فتنوں میں پڑنے سے

مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

مجھے بچا، اپنی رحمت کے صدقہ میں اے مہربانی میں سب سے بڑھے ہوئے مہربان!

* میلین انحضرت کے درمیان جھپٹ کر چلے، عورتیں اپنی
معمولی رفتار سے چلیں۔ اور ان کے درمیان فی حصہ میں یہ دعا
پڑھے اس مقام پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس لئے جو دل میں
آتے مانگے

رَبِّ اغْفِرْ وَأَرْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ

اے اللہ مجھے معاف فرما۔ مجھ پر رحم کر۔ اور میری جو خطائیں

مَا لَا تَعْلَمُ أَنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَ

تیرے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما، تو جو جانتا ہے ہمیں اس کا علم نہیں

اهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ

بے شک تو عزت و اکرام والا ہے مجھے صراطِ مستقیم کی ہدایت فرما۔ اے اللہ میرے

حُجَّامٍ بِرُؤْسٍ أَوْ سَعِيًّا مَشْكُورًا وَذَنبًا مَغْفُورًا

حج کو مقبول میری کوشش کو مشکور اور میرے گناہوں کو مغفور فرما۔

★ میلین سے آگے نکل کر عام رفتار سے چل کر مردہ پر پہنچے، اس دوران میں بھی تکبیر و تہلیل، ذکر و تسبیح پڑھتا رہے جو دعا چاہے مانگتا رہے مردہ پر پہنچ کر دائیں جانب اٹل ہو کر کھڑا ہو جائے منہ کعبہ کی طرف ہوا اور یہاں بھی صفا کی طرح دعا مانگے۔ یہ مقام بھی قبولیت دعا کا ہے۔

★ مردہ پر پہنچ کر ایک پھیرا پورا ہو گیا باقی چھ پھیرے بھی اسی طرح جب پورے کرے گا تو سعی پوری ہو جائے گی۔ اب سعی سے فارغ ہو کر مطاف میں آئے اس کے کنارے دو رکعت نفل پڑھے اور پھر جا کر سر منڈا کر حلال ہو جائے جبکہ یہی عمرہ یا حج تمتع کی ہوا اور تمتع میں ہدی ساتھ نہ ہو۔ مفرد اور قارن سعی کے بعد بھی احرام ہی میں رہیں گے۔ یہ سر نہ منڈائیں۔

متفرقات

★ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ احناف کے ہاں سر منڈانا یا قصر کرنا ہے، اور قصر بھی اس صورت میں ہے کہ بال اتنے بڑے ہوں کہ انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹائی میں آجائیں۔ اور اگر بالکل چھوٹے چھوٹے بال ہوں تو استرہ پھر دانا ہی واجب ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک دو تین انگل بال کٹانے بھی کافی ہوتے ہیں۔ بہت سے حنفی بھی نا واقفیت میں ایسا ہی کر لیتے ہیں، انہیں احتیاط کرنی چاہیے! یا تو پورا سر منڈائیں یا بال بڑے ہوں تو قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کٹوائیں۔ ورنہ مذہب حنفی کی رو سے وہ حلال نہیں ہوں گے۔ احرام کی حالت میں رہیں گے، اس دوران ممنوعات احرام کا جو ارتکاب ہوگا۔ اس کے دم واجب ہوتے رہیں گے۔

★ احرام سے حلال ہو کر مکر میں قیام کرے۔ اب حج کے افعال ۸ ذی الحجہ سے شروع ہوں گے، اس دوران وہ اپنا وقت فضولیات اور سیر و تفریح میں ضائع نہ کرے۔ بترے ذیل کا دستور العمل سامنے رکھنا اور اپنا زیادہ سے

زیادہ وقت اس کے مطابق صرف کرے۔

★ حرم کعبہ میں پانچوں نمازیں اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔
 پنجگانہ نمازوں کے علاوہ بھی نوافل وغیرہ پڑھتا رہے جب حرم شریف
 میں نماز کے لئے آئے اعتکاف کی نیت کر لیا کرے۔ اس کے لئے دل میں یاد
 یا زبان سے کہے کہ میں جب تک اس مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت کرتا
 ہوں۔ یہ نفل اعتکاف ہے اس میں نہ روزہ شرط ہے نہ وقت معین کی
 قید ہے۔

★ جتنے زیادہ طواف کر سکے کرے۔ کیونکہ حرم شریف میں طواف
 ہی سب سے بڑی عبادت ہے، یہ طواف نفل ہے۔ اس میں نہ حرام کی شرط ہے
 نہ زمین اور سعی کی۔

★ ہمت ہو تو ہر دوسرے تیسرے عمرہ کر لیا کرے۔ ایسے عمروں کا
 احرام تنغید جا کر باندھا جاتا ہے۔ مسجد حرام سے باہر ٹکیاں اور بسیں
 کھڑی رہتی ہیں۔ جو تنغیم لے جاتی ہیں، مگر ان عمروں سے طواف زیادہ
 نفل ہیں۔

★ حرم شریف میں کم از کم ایک قرآن مزور ختم کرے۔ ایک کے علاوہ
 جتنے زیادہ ہو سکیں وہ اور بھی بہتر ہیں۔

★ بھلائی، نیکی اور ثواب کے جتنے کام زیادہ سے زیادہ انجام
 دے سکے دریغ نہ کرے۔ کیونکہ حرم کی ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ہوتا
 ہے۔ اسی طرح بدی اور گناہ کی سزا بھی دوسری جگہوں کے مقابلہ میں یہاں
 زیادہ ہے اس لئے گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کرے۔

★ حرم شریف میں جو خاص خاص مقامات ہیں وہاں نوافل یا دیگر

نمازیں ضرور پڑھتا رہے۔

✱ حرم کی حاضری، طواف، زیارت کعبہ وغیرہ سے موسم کی سختی بارش وغیرہ کے سبب محروم نہ رہے کیونکہ ایسے سختی کے مواقع پر ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔

✱ جب موقع ملے حجرا سود کو بوسہ دیتا رہے، اسپر سجدے بھی کرے۔ ملتزم شریف سے چمٹ کر دعا کرتا رہے !

✱ حطیم میں حاضر ہو کر میزاب رحمت کے نیچے نمازیں پڑھے۔
✱ خانہ کعبہ کی دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا موقع مل جائے تو ضرور بیٹھے۔
✱ جب عبادت وغیرہ سے تکان ہو جائے، یا ویسے ہی بیٹھا بیٹھا بیت اللہ کو دیکھا کرے کیونکہ بیت اللہ کا صرف دیکھنا بھی عبادت ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ خاص بیت اللہ کے لئے روزانہ ۱۲ رحمتیں نازل ہوتی ہیں جس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس بیت اللہ میں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے۔

✱ اگر خوش قسمتی سے بیت اللہ کے اندر داخل ہونے کا موقع مل جائے تو ضرور داخل ہو، داخل ہوتے وقت نہایت ادب اور خشوع و خضوع سے داخل ہو، چوکھٹ کو بوسہ دے اور دایاں پاؤں پہلے اندر رکھے اور مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھے، اندر جا کر ادب اور دیکھنا خلاف ادب ہے دروازہ سے داخل ہو کر سامنے والی دیوار کی طرف سیدھا جائے اور جب فاصلہ تین ہاتھ رہ جائے تو رک جائے کہ مصلیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی جگہ ہے، یہاں کم از کم دو رکعت نماز پڑھے نماز سے فارغ ہو کر سامنے

کی دیوار پر اپنا رخسار رکھے، خدا کی حمد و ثنا کرے، اور اپنے اور سب کے لئے دعائیں مانگے۔ وہاں سے فارغ ہو کر دوسرے کونوں کی طرف بھی جائے، وہاں بھی حمد و ثنا، توبہ و استغفار اور دعائیں کرے، جب تک اندر رہے خشوع و خضوع سے رہے، باہر آتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالے، اور مسجد سے باہر آنے کی دعا پڑھے!

★ مکہ معظمہ کے دیگر مقدس و مبارک مقامات کی بھی وقتاً فوقتاً زیارت کرتا رہے! اور مقامات قبولیت پر جب بھی جائے حمد و ثنا توبہ و استغفار اور دعائیں کرتا رہے (مکہ معظمہ کے مقدس و متبرک اور مقامات قبولیت علیحدہ بیان کئے جائیں گے)

★ مکہ معظمہ کے رہنے والوں سے ہمیشہ بہتر اور اچھا سلوک کرے۔ ان کی سختی کو برداشت کرے، ان کا شکوہ و شکایت زبان پر نہ لائے۔
★ اٹھتے بیٹھتے، چلتے، پھرتے، تسبیح و تہلیل، درود شریف اور استغفار کا ورد رکھے!

نقشہ مناسک حج وغیرہ

★ ذیل میں عمرہ، حج افراد، قرآن و تمتع کے جملہ مناسک کا اجمالی نقشہ علیحدہ علیحدہ تفصیل وارد یا جا رہا ہے، حاجی صاحبان عمرہ و حج کے وقت اس نقشہ کو سامنے رکھیں گے تو ایک نظر میں ان کو معلوم ہو جائیگا کہ انھیں کس ترتیب سے کونسا فعل کرنا چاہیے اور وہ فعل کیا ہے؟ اس نقشہ میں بحر طوان قدوم باقی مناسک صرف وہ شمار کئے گئے ہیں جو رکن شرط یا واجب ہیں باقی سنن و مستحبات کو شامل نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست کافی طویل ہے۔ ان کا ذکر اپنے اپنے مقام پر کر دیا گیا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

افعال عمرہ

①

۱ احرام عمرہ شرط

۲ طواف رمل رکن

۳ سعی واجب

۴ سمرندانا یا کترانا واجب

نہ رمل سنت ہے

افعال حج افراد

②

۱ احرام شرط

۲ طواف قدم سنت

۳ وقوف عرفہ رکن

۴ وقوف مزدلفہ واجب

۵ رمی جمرہ عقبہ واجب

۶ قربانی اختیاری

۷ سمرندانا واجب

۸ طواف زیارت رکن

۹ سعی واجب

۱۰ رمی جمار واجب

۱۱ طواف وداع واجب

®

شرط احرام حج و عمرہ

1

طواف عمرہ
معہ ریل رکن

4

سچی عمر واجب

4

طواف قدم
معدن

4

سعی واجب

△

رکن

9

توقف مزدلفه واجب

4

واجب (مجموعہ عقیدہ)

^

سہ رمل سنت ہے

حرام عمرہ شرط

1

طواف عمرہ
معہ میل
رکن

2

سعی عمرہ واجب

4

سرمندان واجب

2

شرط

△

وقون غز رکن

1

توقف مزدلف واجب

4

واجب

^

۹	قربانی	واجب
۱۰	سرمندانہ	واجب
۱۱	طواف زیارت	رکن
۱۲	سعی	واجب
۱۳	رمی جمار	واجب
۱۴	طواف دراع	واجب

نوٹ: ۱۔ تارن کے لئے طواف قدوم کے بعد سعی افضل ہے اگر اس وقت سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد ضرور کرے ورنہ واجب ترک ہوگا۔

مکہ معظمہ کے مقدس مشاہد و مقابر

مکانات | قابل زیارت اور متبرک مکانات میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان ہے جس میں خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہراء اور دیگر صالحہ جزادیاں رضی اللہ عنہن پیدا ہوئیں۔ اور ہجرت کے زمانہ تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی میں قیام رہا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ مکہ میں مسجد حرام کے بعد یہ مکان تمام مقامات سے افضل ہے مروہ کے دائیں ہاتھ اونچائی پر بازار ہے، اس بازار کی ایک گلی میں جہاں

صرافوں کی دکانیں ہیں یہ مکان واقع ہے۔

★ دوسرا مقام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب محلہ قشاشیہ سوق ایل نامی گلی میں ہے اور جس میں آج کل مکتبہ الحرم (لاتبری) اور ایک مدرسہ واقع ہے نئی توسیع میں یہ مکان لب شرک آگیا ہے اس شرک کا نام شارع ملک سعود ہے

★ تیسرا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مکان ہے جو رزاق صواغین میں واقع ہے اس مکان میں دو پتھر متکلم متکا تھے ایک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا اور دوسرے کو بطور تکیہ آپ نے استعمال فرمایا رزاق صواغین محلہ سفلی واقع ہے

★ چوتھا مقام سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جائے پیدائش ہے جو شعب ابی طالب میں مولد النبی کے قریب میں ہے۔

★ پانچواں مقام دار الرقم ہے صفا کی سمت بنے ہوئے دروازوں میں سے پہلے دروازہ کے سامنے ہی یہ مکان ہے جس کے دروازہ کی محراب "دار الرقم" لکھا ہوا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اصل مکان حرم کی توسیع میں ضم ہو گیا واللہ اعلم

★ چھٹا مقام حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جائے پیدائش ہے جو محلہ مغلیہ تھی اور اب جہاں ایک مسجد ہے۔

قبرستان

★ مکہ معظمہ کا قبرستان جنت المعلیٰ ہے یہ قبرستان مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے بعد دنیا بھر کے قبرستانوں سے افضل و

برتر ہے، فرصت کے اوقات میں اس کی زیارت کرنی چاہیے۔

✽ اب یہ قبرستان دو حصوں میں ہے، بیچ میں سڑک نکال دی گئی ہے، منی کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو پڑتا ہے۔ طائف جانے والی ٹیلیسیوں کے موقع کے قریب ہی ہے۔ مکہ کی طرف والا حصہ نیا ہے۔ اور منی کی طرف والا پرانا ہے۔

✽ پرانے حصہ ہی میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے صحابہ، وتابعین اور صلحائے امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات بھی ہیں۔ اسی میں شیخ العربیٰ العجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک بھی ہے۔ ✽ جب قبرستان میں زیارت کے لئے حاضر ہو تو اگر مزار کے پاس جگہ تو پاؤں کی طرف سے قبلہ کی طرف آئے۔ سر کی طرف سے نہ آئے اور ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَا اِرَاقَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَاِنَا

اے مومنو کی بستی کے گروہ تمہرے سلام ہو۔ اللہ نے چاہا

اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقْوَنَ۔ وَنَسْأَلُ اللّٰهَ

تو ہم بھی تم سے آمیلیں گے۔ اور ہم اپنے اور تم سب کے لئے اللہ

لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ۔

سے عافیت کے طلبگار ہیں۔

✽ اس کے بعد بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ کھڑے یا بیٹھنے

کے لئے یہ دیکھ لے کہ میت کے ساتھ اس کا تعلق کیسا ہے وہ زندہ ہوتے تو اس تعلق کی بنا پر کیا صورت ہوتی۔ وہی معاملہ یہاں کرے۔ سورہ بقرہ کا اول و آخر سورہ سنین سورہ تکوین اور سورہ اخلاص بارہ گیارہ، سات یا تین مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب پہنچائے

✽ قبر کے اوپر بیٹھنا، ان کے اوپر چلنا یا ان کا تکیہ لگانا، منع ہے، قبروں پر روپیہ پیسہ ڈالنا بھی منع ہے، وہاں کے خدام و محافظین کی مدد ہی اگر مطلوب ہو تو ان کے ہاتھ میں دو قبروں پر اس طرح ڈالا ہو۔ روپیہ پیسہ ظاہر ہے وہاں کے محافظ ہی اٹھاتے اور اپنے کام میں لاتے ہیں مگر یہ پیسہ ان کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ اور ان کے اس ناجائز کام کا سبب وہ لوگ بنتے ہیں جو یہ حرکت کرتے ہیں، یہ لوگ دنیا و آخرت دونوں کا خارا سمیت ہیں، اپنا روپیہ بھی ضائع کیا اور گناہ بھی کمایا۔ اس لئے جو کام کرو سلیقہ سے کرو، قواعد شریعت کے مطابق کرو، یاد رکھو شریعت نے کسی اچھے و مفید کام سے نہیں روکا صرف اس کے ضابطے اور قاعدے مقرر کر دیئے ہیں اور وہ بھی ہمارے لئے کہ ہماری محنت اکارت نہ جائے۔ اور ہم دنیا کے نقصان اور آخرت کے غلاب سے بچ جائیں۔

مساجد مکہ و منیٰ

✽ مسجد حرام کے علاوہ مکہ اور اس کے پاس بھی کئی مساجد قابل زیارت ہیں، موقع ملے تو ان کی زیارت کرو اور ان میں نوافل پڑھو بگرو باتوں کا خیال رکھو۔ ایک تو ان مساجد میں نوافل پڑھتے وقت یہ دیکھ لو کہ وقت مکروہ تو نہیں۔ اگر وقت مکروہ ہو تو زیارت کر کے اور دعا مانگ کے

آجاؤ۔ دوسرے اس بات کا خیال رکھو کہ ان زیارتوں کی وجہ سے حرم کی نماز باجماعت نہ جاتی رہے۔ وہ مشہور مساجد یہ ہیں۔

مسجد الراہیہ: فتح مکہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا۔ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستہ میں ہے۔

مسجد جن: جہاں جنوں نے حاضر ہو کر قرآن شریف سنا اور ایمان لاتے جس کا ذکر قرآن شریف کی سورہ جن میں ہے!

مسجد تنعیم: مکہ معظمہ سے جانب شمال تین میل کے فاصلہ پر ہے جہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اسے مسجد عائشہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد غم یا الاجابہ: وادی محصب کے پاس محلہ عابد میں واقع ہے مسجد ندی طوی: تنعیم کے راستہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد خیف: منیٰ کی بڑی مسجد، کہتے ہیں اس میں ستر انبیاء مدفون ہیں۔

مسجد نمرہ: عرفات کے کنارہ پر ہے اسے مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں۔

مسجد مشعر الحرام: مزدلفہ میں جبل قرخ کے پاس ہے۔

مسجد ابوقبیس: جبل ابوقبیس پر ہے، مسجد بلال بھی اسی کو کہتے

ہیں، مشہور ہے معجزہ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا۔ بعض کہتے

ہیں کہ یہ مسجد بلال نہیں مسجد ہلال ہے کہ یہاں سے چاند

دیکھا جاتا تھا۔

مسجد عقبہ: منیٰ کے قریب راستہ سے بائیں جانب ہٹی ہوئی۔

مسجد دارالخرہ۔ حجرہ اولی و وسطی کے درمیان (غالباً اب نہیں ہے)
مسجد الکبش :- یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے
لٹایا تھا۔

مسجد جحراندر :- یہ طائف کے راستہ میں ہے۔ یہاں سے بھی
عمرہ کا احرام باندھنا مستنون ہے مگر تنعیم سے افضل ہے۔

مکہ معظمہ کے خاص پہاڑ

جبل ثور :- مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، ہجرت کے وقت
جناب رسالتآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسی پہاڑ کے ایک غار میں تین شب مقیم رہے
تھے۔ یہ غار اس پہاڑ کی چوٹی کے پاس ہے میل و پیرھ میل کی
چڑھائی ہے۔ صحت مند اور باہمت کو اس کی زیارت کرنی
چاہیئے۔

جبل ثور :- مکہ سے منی جاتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے اس
پہاڑ میں وہ غار ہے جو غار حرا کے نام سے مشہور ہے اور جہاں
بعثت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کے لئے قیام
فرمایا کرتے تھے اور جہاں پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اسکی چڑھائی
زیادہ نہیں ہے، جبل ثور کے نسبت اس کی چڑھائی بھی کم ہے
اور نسبتاً آسان بھی۔

جبل ابوقیس :- بیت اللہ کے سامنے ہے۔ اب اسپر شہر آباد ہے۔

زمانہ جاہلیت میں اس پہاڑ کا نام آئین تھا۔ کیونکہ طوفان نوح کے وقت سے حجر اسود یہیں رکھا تھا۔ ایک شخص ابوقبیس نے جب یہاں مکان بنایا تو اسے جبل ابوقبیس کہنے لگے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ دنیا کے پہاڑوں میں سے اسی پہاڑ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا۔

مقامات قبولیت دعا!

★ یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے، لیکن بعض خاص خاص مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے، ذیل میں ان مقامات کی تفصیل دی جاتی ہے، ان مقامات کے متعلق اکثر ثواب و احادیث وارد ہوتی ہیں بعض کے متعلق اولیاء عظام اور صلحائے کرام کے ارشادات و تجربات ہیں، بعض بزرگوں نے ان مقامات کے ساتھ وقت کی بھی تصریح کی ہے، ہم نے وقت کی تصریح اس لئے چھوڑ دی کہ لوگ وقت کی اہمیت کو نظر میں رکھ کر ان مقامات کی مقبولیت کو غیر اہم سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ جب اس مقام پر فلاں وقت دعا قبول ہوتی ہے تو وہ وقت جب آئے گا تو یہاں دعا کریں گے، حالانکہ اہمیت وقت کی کم اور مقام کی زیادہ ہے، اور دعا تو اپنے ہمہ دم حاضر و ناظر رب کریم سے عرض معروض ہے۔ اس لئے کسی بھی وقت انگو وہ ہر دم سنتا اور قبول کرتا ہے۔

★ ایک روایت میں ہے کہ خانہ کعبہ پر پہلی نگاہ پڑتے ہی جو دعائیں مانگی جاتے فوراً قبول ہوتی ہے اس کے متعلق امام اعظم حضرت ابوحنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ اس وقت کیا دعا مانگنی چاہیے
آپؐ نے فرمایا اس وقت اپنے مستجاب الدعوات ہونے کی دعا مانگو۔ تاکہ پھر
تم جو دعا کرو قبول ہو جائے۔ وہ مقامات یہ ہیں۔

مطّات :- بیت اللہ کے گرد کا وہ گول صحن جس میں طواف
کیا جاتا ہے۔

مُلْتَزَم شریف :- بیت اللہ کے دروازہ اور حجر اسود کے درمیان
کی دیوار۔

مِیزِ ابرارِ رحمت :- بیت اللہ کے پرنا لے کے نیچے۔
حَطِیْم :- میزِ رحمت کی جگہ کے علاوہ پورے حطیم میں کسی بھی جگہ۔
بیت اللہ کے اندر چاہے زمزم کے قریب، مقام ابراہیم کے
پیچھے۔ صفا پر۔ مروہ پر۔ یعنی رسی کی جگہ خصوصاً میلین اخضرین کے
درمیان۔ عرفات میں، مزدلفہ میں بالخصوص مشعر الحرام میں۔ منیٰ میں
حجرات کے نزدیک۔

حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان۔ حجر اسود کے قریب۔ باب السلام
سے داخلہ کے وقت۔

مُسْتَجَاباً :- یعنی رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے اس دروازہ کے درمیان جو
مغرب کی جانب مشرقی دروازہ کے مقابل تھا اور اب بند ہے
یہ دروازہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر میں تھا اور حضرت
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو رکھا تھا مگر حجاج
نے بند کر دیا۔

دَامَ اَرْقَمُ : مولد النبیؐ۔ بیت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ غار ثور۔ غار حرا۔

مسجد کیش، مسجد بلال (جبل ابوقبیس)، مسجد سبیت (منی میں)،
 فارم رسائل (جہاں سورہ رسائل نازل ہوئی، نزد مسجد خیف)
 مغارہ فتح کے قریب، دارخیزران مسجد خیف
 نزد قبوسہ، حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، سفیان بن عیینہ
 شیخ ابوالحسن، شیخ فضیل بن عیاض، امام عبدالکریم ابن الہوازن
 القشیری، عبداللہ الحسن بن ابی عیسیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

حج کے پانچ دن

★، رذی الحج سے حج کے افعال و ارکان کا سلسلہ شروع ہو جاتا
 ہے، اس تاریخ کو ظہر کی نماز کے بعد امام حج کا پہلا خطبہ دیتا ہے جس میں
 حج کے احکام و فضائل اور مناسک کے بیان کے ساتھ ساتھ آئندہ پانچ
 دنوں کے پروگرام کے متعلق ہدایات ہوتی ہیں۔ حج کے دنوں میں جو تین
 خطبے مسنون ہیں یہ ان میں کا پہلا ہوتا ہے۔

★ دوسرا خطبہ رذی الحج کو میدان عرفات کی مسجد نمبرہ میں ظہر و عصر کی
 اکٹھی نماز پڑھانے سے پہلے دیا جاتا ہے اور تیسرا خطبہ منیٰ میں الرذی الحج کو
 مسجد خیف میں بعد نماز ظہر جو لوگ ان خطبوں کے وقت حاضر ہوں ان کو
 یہ خطبے سننے چاہئیں، عرفات والے خطبہ میں تو جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان
 میں امام بیٹھتا ہے۔ مگر باقی دو خطبوں میں نہیں۔

۸ رذی الحج پہلا دن

★ حج افراد در قرآن والوں کا احرام تو پہلے سے ہے ہی۔ اب تمتع والے

اور اہل حرم کو احرام باندھ لینا چاہیے یہ حضرات آج سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں، یہ دونوں احرام حرم سے باندھیں گے بہتر ہے حطیم سے باندھ لیں ان کے لئے مستحب یہ ہے کہ غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام آئیں اور ایک طواف کریں، دو گنا نہ طواف کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور احرام باندھ لیں۔

✽ اگر احرام باندھنے والے حضرات حج کی سعی طواف زیارت سے پہلے کرنا چاہیں، تو ایک نفل طواف احرام کے بعد رمل اور اضبط طواف کے ساتھ کریں، اور اس کے بعد سعی کر لیں، اب اردی الحجہ کو صرف طواف زیارت کرنا ہوگا، سعی کی ضرورت نہ رہے گی، مگر افضل یہی ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

✽ ان امور سے فارغ ہو کر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہو جانا چاہیے لیکن اگر کوئی مکہ سے زوال کے بعد روانہ ہوا اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے تو بھی جائز ہے۔

✽ منیٰ میں ۸ رزی الحجہ کو پہنچ کر ظہر و عصر مغرب و عشاء اور فجر کی نماز پڑھنا اور ۹ رزی الحجہ کی رات کو منیٰ ہی میں قیام کرنا سنت ہے۔ مکہ میں یا کسی اور جگہ قیام خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

✽ ۸ رزی الحجہ کو اگر جمعہ ہو تو زوال سے پہلے اگر چلا گیا تو ٹھیک و زوال کے بعد جمعہ پڑھنا واجب ہے بغیر جمعہ پڑھے جانے کی ممانعت ہے۔ ایام حج کے دوران منیٰ میں جمعہ جائز ہے۔ عرفات میں جمعہ نہیں پڑھا جاتا۔

✽ منیٰ کو جاتے ہوئے اور وہاں قیام کے دوران تلبیہ پڑھتا رہے۔

☆ مسجد خیف کے قریب قیام مستحب ہے، ورنہ جہاں جگہ سے قیام کرے۔

☆ ۸ تاریخ کو قیام منیٰ میں پانچ نمازوں کی ادائیگی کے کوئی خاص کام سلسلہ حج نہیں، مگر اس وقت کو بیکار ضائع نہ کرے۔ تسبیح و تہلیل، تلبیہ، توبہ، استغفار، اور ورد شریف پڑھنے میں بسر کرے بعض حضرات نے لکھا ہے کہ منیٰ میں ہر ذی الحجہ کی شب کو اگر کوئی ایک ہزار مرتبہ تسبیح پڑھ کر دعا کرے تو جو مراد مانگے پوری ہو۔

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي

وہی ذات پاک ہے جس کا عرش آسمان میں ہے۔ زمین جس کی

فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ

سیرگاہ ہے، سمندر میں جس کی گزرگاہ ہے، آگ پر جس

سَبِيلُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ

کا حکم چلتا ہے، جنت میں جس کی رحمت برستی ہے۔ قبر

سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي

میں جس کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے، فضا میں اس کی

فِي الْقَبْرِ قَضَائُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ

روح بسی ہوئی ہے۔ اور جس نے آسمان کو بندی

سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي

بجھتی، اور زمین کو پستی، اور اس کے

وَضَعِ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَاءَ وَلَا

علاوہ نہ کہیں جائے پناہ ہے اور نہ کہیں

مَنْجَاءَ إِلَّا إِلَيْهِ

نجات !

۹۔ ذی الحجہ دوسرا دن

★ آج کے سب سے بڑے رکن کی ادائیگی کا دن ہے، گویا
اس حج آج ہی ہے۔

★ طلوع آفتاب کے بعد جب دھوپ شیر پر پھیل جائے،
تو عرفات کے لئے روانہ ہو جائیں۔ راستہ میں تلبیہ پڑھتا، دعا کرتا
اور ذکر کا ورد کرتا ہوا جائے، ادب، خشوع اور وقار
مکمل ہو رہے۔

★ ذی الحجہ سے پیشتر اور ہر کو بھی طلوع آفتاب سے پہلے
عرفات کو جانا خلاف سنت ہے۔

★ میدان عرفات کا پہاڑ جبل رحمت جب نظر پڑے تو یہ پڑے

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اے اللہ میرا مطلع نظر آپ ہی ہیں۔ آپ ہی پر میرا

وَوَجَّهَكَ أَرَدْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ

بھروسہ اور اعتماد ہے، اور میری مراد آپ ہی کی

عَلَىٰ. وَاعْطِنِي سُوءًا لِّي. وَوَجِّهْ لِي الْخَيْرَ

ذات ہے۔ اے اللہ مجھے معاف فرما دے اور میری توبہ قبول فرما لے۔ اور میرا

جَيْتُ تَوَجَّهْتُ. سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

سوال پورا فرما دے اور میرے لئے ہر طرف خیر ہی خیر ہو۔ اللہ ہی کی ذات پاک ہے

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

اور اللہ ہی کیلئے حمد و ثنا ہے! اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں! اور اللہ ہی بڑا ہے

پھر تلبیہ پڑھتا ہوا میدان عرفات میں داخل ہو۔

★ میدان عرفات مکہ سے ۹ میل کے فاصلہ پر حد حرم سے باہر ہے
بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

★ سعودی حکومت نے متعین حدود پر نشانات لگوا دیئے ہیں، تاکہ
لوگوں کا وقوف صحیح ہو جائے، کیونکہ یہی رکن ایسا ہے کہ اگر صحیح نہیں ہوا تو
حج ہی غارت ہو جاتا ہے، مگر اس کے باوجود دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ اس
کی پرواہ نہیں کرتے اور جہاں جی چاہے پڑاؤ ڈال دیتے ہیں، اس میدان
میں جس طرف سے داخل ہوتے ہیں وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ ایک بڑی مسجد ہے جو مسجد کثرہ کے نام
سے مشہور ہے۔ یہ مسجد میدان عرفات کے بالکل کنارے پر ہے، اس سے
بالکل متصل ایسی کراگر اس کی مغربی دیوار گرے تو اس میں گرے ایک وادی
بطن عُرْنُہ نامی ہے، یہ باتفاق ائمہ اربعہ عرفات سے خارج ہے، اس
میں بھی لوگ پڑاؤ ڈالے رہتے ہیں، اگر یہ لوگ اپنے پڑاؤ سے نکل کر تھوڑی
دیر کے لئے بھی عرفات میں نہیں آئیں گے تو ان کا وقوف صحیح نہ ہوگا۔

اور حج ضائع ہو جائے گا۔

* عرفات یوں تو سارے کا سارا موقف ہے جہاں چاہے ٹہرے مگر جبل رحمت کے قریب وقوف افضل ہے۔ البتہ ایسی جگہ نہ ٹہرے کہ آتے جاتے لوگوں کو تکلیف ہو۔ ویسے تو اب حکومت کے انتظامات اتنے عمدہ ہوتے ہیں کہ آمد و رفت کے راستے میں کوئی ٹہر نہیں پاتا، ہاں مسجد نمروہ کے اندر یا اس کے آس پاس جو لوگ پڑاؤ ڈالتے ہیں۔ وہاں بہت گڑبڑ اور تکلیف ہوتی ہے۔

* حکومت اگر ایسا انتظام کر دے کہ مسجد کے اندر کوئی نہ ٹہر سکے تو بہت ہی عمدہ اور ضروری بات ہے کیونکہ اس دن بول و براز کی گندگی سے مسجد ملوث رہتی ہے! وہاں زیادہ تر وہی لوگ ٹہرتے ہیں جو معلموں کے زیر انتظام نہیں ہوتے۔ حکومت ایسے لوگوں کے لئے علیحدہ احاطہ ریزرو کر سکتی ہے۔

* آداب وقوف میں سے بہتر یہ ہے کہ منیٰ سے چل کر اول زوال تک مسجد نمروہ کے قریب ٹہرے اور ظہر و عصر کی نماز پڑھ کر جبل رحمت جا کر وقوف کرے (مگر آج کل کے انتظامی حالات اور دیگر امور کی وجہ سے عملاً ہر ایک کے لئے یہ صورت ممکن نہیں ہوتی)۔

* میدان عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعاء، درود، استغفار وغیرہ کثرت سے کرے، کھانے پینے اور دیگر ضروریات سے زوال سے پہلے فارغ ہو جائے، جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل کر سکے تو افضل ہے اور نہایت اطمینان و سکون قلب کے ساتھ اپنے مالک حقیقی کی طرف متوجہ ہو جائے زوال ہوتے ہی یا اس سے قبل مسجد نمروہ پہنچ سکتا ہو تو پہنچ جائے۔

☆ عرّات میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ایک اذان اور نہ بیریان کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں، اس جمع میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں چاہے منگم کی ہی ہو، مگر اس جمع کے صحیح ہونے کی کچھ شرائط ہیں، وہ شرائط موجود ہوں گی تو جمع کرنا صحیح ہوگا۔ ورنہ دونوں نمازوں کا جمع کرنا جائز نہ ہوگا ہر نماز کا اپنے وقت میں پڑھنا واجب ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

① عرفات یا اس کے قریب ہونا ② ۹ ذی الحجہ کا ہونا ③ امام وقت یا اس کے نائب کا ہونا ④ دونوں نمازوں میں حج کا احرام ہونا ⑤ ظہر کا عصر سے مستم ہونا ⑥ جماعت کا ہونا۔

☆ جب امام منبر پر آجائے تو اذان دی جائے اور امام دو خطبے جمعہ کے خطبہ کی طرح پڑھے۔ ان خطبوں میں حج کے احکام بیان کئے جائیں۔ جب امام منبر سے اتر آئے تو تکبیر کہی جائے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے۔ ظہر کی نماز کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لی جائے گی مگر بعد کے سنت و نوافل نہ پڑھے جائیں گے، یہ سنن و نوافل عصر کی نماز کے بعد بھی نہیں پڑھے جائیں گے۔

☆ امام اور مقتدی دونوں کے لئے ظہر و عصر کی نماز کے درمیان نوافل وغیرہ پڑھنا، کوئی کام کرنا یا کھانا وغیرہ کھانا مکروہ ہے، ظہر کے فرضوں سے فارغ ہو کر فوراً دوسری تکبیر کہی جائے اور عصر کی نماز پڑھ لی جائے۔ اگر امام عصر کی نماز میں تاخیر کرے تو مقتدی نوافل پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر زیادہ وقت ہو جائے تو عصر کے لئے بھی اذان دینی ہوگی۔

★ اگر امام مقیم ہے تو پوری نماز پڑھے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مسافر ہوں یا مقیم، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اور مسافر مقتدی بھی قصر کریں۔ مقیم مقتدی پوری چار رکعات پڑھیں۔

★ غیر امام اگر قصر کرے گا (جیسا کہ آج کل امام کرتا ہے) تو نہ مقیم کی اقتدا صحیح ہوگی نہ مسافر کی، اور امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہوگی یہ سلفہ حنفی کی رو سے ہے اس لئے ایسی صورت میں حنفیوں کو اپنی نماز علیحدہ پڑھنی چاہیئے اور اپنے اپنے وقت پر باجماعت پڑھنی چاہیئے۔

★ جو لوگ اپنی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھیں وہ چاہے جماعت ہی سے پڑھیں مگر ہر نماز اپنے وقت پر پڑھیں، مسافر ہوں تو قصر کریں مقیم ہوں تو پوری پڑھیں۔

★ جو حاجی مکہ معظمہ میں ایسے وقت آئے کہ ۸ ذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ہیں وہ اگر مکہ میں پندرہ دن یا زیادہ قیام کی نیت کر بھی لے تو وہ مقیم نہ ہوگا کیونکہ ۸ کو متی کے لئے ۹ کو عرفات کے لئے اس کو لازماً سفر کرنا پڑے گا اس لئے وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔ ہاں اگر ۸ تک پندرہ دن ہو جائے ہیں اور اس نے نیت کر لی ہے تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

★ خطبہ ان نمازوں کے لئے سنت ہے شرط نہیں۔ اس لئے اگر امام خطبہ نہ پڑھے یا زوال سے پہلے پڑھے تو یہ خلاف سنت تو ہوگا مگر نمازوں کو جمع کرنا صحیح ہوگا۔

وقوف

★ یوں تو عرفات کا قیام، بلکہ اس سے گزر جانا بھی وقوف عرفہ کا

حکم رکھتا ہے، مگر وقوف ایک خاص وقت اور مخصوص ہیت قیام وغیرہ کو کہتے ہیں، اس کے شرائط، رکن، مستحبات و مکروہات اور سنن وغیرہ مقرر ہیں جن کا بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

شرائط وقوف | جب یہ شرطیں پائی جائیں گی تو وقوف

صحیح ہوگا۔

① اسلام ② حج صحیح کا احرام ہونا۔ اگر عمرہ یا حج فاسد کا احرام باندھ کر یا بلا احرام باندھے وقوف کیا تو صحیح نہ ہوگا ③ وقوف کی صحیح جگہ یعنی عرفات کا ہونا۔ عرفات کی حد سے باہر اگر وقوف ہوگا تو صحیح نہیں ہوگا۔ گو قصدانہ ہو۔ بھول یا ناواقفیت ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو ④ وقوف کا وقت ہونا۔ یعنی ۹ روی الحجہ کے زوال سے ۱۰ کی صبح صادق سے پہلے پہلے۔

★ وقوف کا رکن، وقوف کا عرفہ میں ہونا ہے، اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو اور کسی بھی صورت سے ہو، نیت ہو یا نہ ہو، عرفات ہونے کا علم ہو یا نہ ہو، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، بیہوشی کی حالت میں ہو یا افاقہ کی، اپنی خوشی سے ہو یا زبردستی، پیدل و ڈرتا ہو یا گزرے یا سواری پر سے گزر جائے، سواری کوئی جانور ہو یا موٹر وغیرہ یا ہوائی جہاز میں سوار ہو کر گزر جائے بشرطیکہ دیگر شرائط پوری ہوں۔

★ حیض و نفاس یا جنابت سے پاک ہونا وقوف کے لئے شرط نہیں
★ ۹ روی الحجہ کو زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں قیام واجب ہے۔ اگر غروب سے پہلے کوئی چلا جائے گا تو دم واجب ہوگا۔

سنن وقوف | وقوف میں یہ باتیں سنون ہیں۔

① وقوف کے لئے غسل کرنا ② امام کو زوال کے بعد نمازوں سے پہلے دو خطبے پڑھنا ③ دونوں نمازوں کو جمع کرنا ④ نماز کے فوراً بعد وقوف کرنا ⑤ عرفات سے امام کے ساتھ چلنا لیکن اثر وھام کی وجہ سے غروب کے بعد امام سے پہلے چلے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

مستحبات وقوف ① کثرت سے تلبیہ، تکبیر، تہلیل، دعا، قرآن استغفار اور درود شریف پڑھنا ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا ہونا ③ خشوع و خضوع ④ امام کے پیچھے اس کے قریب کھڑا ہونا ⑤ قبلہ رخ کھڑا ہونا ⑥ سوار ہو کر کھڑا ہونا ⑦ زوال کے پہلے وقوف کی تیاری کرنا ⑧ وقوف کی نیت کرنا ⑨ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ⑩ دعائیں مرتبہ پڑھنا ⑪ حمد و صلوٰۃ سے دعا شروع کرنا اور حمد و صلوٰۃ پر ختم کرنا ⑫ پاک ہونا ⑬ جو روزہ کھ سکے اسے روزہ رکھنا ⑭ دھوپ میں کھڑا ہونا ⑮ جھگڑا نہ کرنا ⑯ اچھے اعمال مثلاً صدقہ کرنا۔

مکروہات وقوف ① ناز و غصہ سے فارغ ہو کر وقوف میں تاخیر کرنا ② راستہ میں کھڑا ہونا ③ بلا عذر یہ طے کر دو وقوف کرنا ④ زوال سے پہلے خطبہ پڑھنا ⑤ غفلت و لالچالی بننے کے ساتھ وقوف کرنا ⑥ غروب کے بعد روانگی میں دیر کرنا ⑦ آفتاب غروب ہونے سے پہلے چلنا جبکہ حدود عرفات سے غروب کے بعد نکلے ⑧ مغرب کی نماز عرفات یا راستہ میں پڑھنا ⑨ اتنی جلدی اور تیزی سے چلنا کہ دوسروں کو تکلیف ہو۔

کیفیت وقوف عرفہ

★ جب نماز پڑھ چکے تو مسجد سے نکل کر موقف پر جائے تاخیر

کرے کہ: خیرِ مکروہ ہے، جو لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھیں وہ اس کے فارغ ہو کر جاتیں۔

★ امام کے لئے سوار ہو کر اور لوگوں کے لئے پیل کھڑا ہونا افضل ہے۔
 ★ جہاں تک ہو سکے جبلِ رحمت کے قریب قبلہ رخ دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو۔ جبلِ رحمت کے اوپر نہ چڑھے کہ یہ بدعت ہے۔
 ★ عزائم میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا مستحب ہے شرط و واجب نہیں، ضعف، تکان یا عذر ہو۔ تولیت کر، بیٹھ کر جس طرح ہو سکے کر لے۔
 ★ وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا، درود و دعا، اذکار، وتلبیہ پڑھتے رہنا چاہیے، اور خوب گر گڑا کر اپنے لئے، اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب، بزرگوں، کے لئے نیز سب مسلمانوں کے لئے دعا کرنی چاہیے یہ قبولیت دعا کا خاص موقع ہے جو بار بار نہیں آتا اس لئے غفلت و بے پرواہی میں نہ ضائع نہ کرنا چاہیے۔

★ فضل اور بہتر تو یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑا ہو کر مغرب تک وقوف کرے پورے وقت کھڑا نہ ہو سکے تو بیچ میں کچھ دیر کے لئے بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جائے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے رکھے تھک جائے تو ہاتھ چھوڑ کر بھی دعا کر سکتا ہے۔

★ وقوف کے وقت کوئی خاص دعا معین تو نہیں، دل جس میں لئے ارشروع و خضوع سے جو چاہے مانگے اور خوب گر گڑا کر مانگے
 ★ اگر اڑدھام کی وجہ سے تکلیف ہو یا دل جمعی نہ ہو تو کسی علیحدہ جگہ بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔

★ اگر اپنی جائے قیام کا راستہ بھول جانے کا اندیشہ ہو تو اپنے

خیر و غیرہ ہی میں وقوف کر لے۔

★ عورتیں مردوں کے ساتھ زل میل کرنے کھڑی ہوں۔

★ اگر بر داشت ہو سکے تو دھوپ میں کھڑا ہوا اور غروب آفتاب تک خوب رو کر دعا و توبہ واستغفار کرے یا اور اگر بر داشت نہ ہو یا تکلیف کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑا ہو جائے۔

★ ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کرے اور قبل رخ ہو کر سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لا ملک الا الحمد وهو علی کل شیء قہریر پھر سو مرتبہ قل هو اللہ اور سو مرتبہ نماز والی درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ

فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ بتاؤ میرے اس بندہ کا کیا صلہ ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی، عظمت و کبریائی بیان کی، حمد و ثناء کی اور میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا (سنو) اس کا بدلہ یہ ہے کہ میں نے اس کو بخش دیا، اپنے لئے اگر وہ شفاعت کرے تو میں نے وہ بھی قبول کی، اور اگر وہ اہل موقف کی سفارش کرے تو میں اسے بھی قبول کر لوں گا! اوکما قال، ★ جی چاہے اور پڑھ سکے تو وقوف کے درمیان یہ دعا پڑھتا رہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ كُنْتَ بِالْهَيْئَةِ الَّتِي تَنَالُهَا وَلَا يَرُوبُ

اے اللہ تو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے خود گھڑ لیا ہو

يَبْنِيكَ ذِكْرًا ابْتَدَعْنَا وَلَا عَلَيْكَ شَيْءٌ كَانُ

اور نہ تو ایسا رب ہے جس کا وجود ناپید ہوا اور ہم نے

لَقُضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا بَقْلَكَ مِنْ إِلَهٍ

ایجا ذکر لیا ہوا اور نہ تیرا کوئی شریک ہے کہ تیرے ساتھ مل کر فیصلے کرتا ہو

فَلِجَاءِ إِلَيْهِ وَفَذَرْكَ وَلَا آغَاثَكَ عَلَى خَلْقِنَا

اور تجھ سے پہلے بھی ہمارا کوئی معبود نہ تھا کہ ہم اس کی پناہ میں رہتے ہوں

أَحَدٌ فَتَشْرَاكَهٗ قِيْلَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

اور تجھے چھوڑ رکھا ہو، ہماری تخلیق میں بھی تیرا کوئی مددگار نہ تھا کہ ہم اسے

فَسَأَلَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اغْفِرْ لِي

تیرا شریک قرار دے میں بلندی و برتری اور برکت والا صرف تو ہی ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كُلَّ شَيْءٍ وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ ہی سے ہماری التجا ہے کہ ہماری

سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِي لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ

مغفرت فرما

أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ

اے اللہ میں جو کہتا ہوں تو سُنتا ہے، میں جہاں ہوں وہ تیری

الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمَشْفِقُ الْمَقْرُّ الْمُعْتَرِفُ

نظر میں ہے، تو میری ظاہر و پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے میری کوئی

بِذَنْبِي. أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِينِ وَابْتِهَلُ

بات کوئی کام تجھ سے ڈھکا چھپا نہیں، میں سختیوں میں گمراہ ہوا ایسا بے نوا،

۱۲۲
إِلَيْكَ اِمْتَحَالِ الْمَذْئِبِ الذَّلِيلِ وَاذْعُوكِ

محتاج، زیادتی پناہ کا طلبگار، لرزاں و ترساں، اور اپنے گناہوں کا

دُعَاءُ الْخَالِفِ الضَّرِيرِ وَدُعَاءُ مَنْ خَضَعَتْ

معترف غلام ہوں، جو کچھ سے مسکین کی طرح سوال کر رہا ہے، اور تیرے

لَكَ رَقِيبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهُ وَذَلَّ لَكَ

سامنے ذلیل مجرم کی طرح گڑ گڑا رہا ہے، اور جو کچھ مصیبت زدہ اور

جِسْمُهُ وَرَأَى عَمَلَكَ الْفَقْرَ

خو فز وہ کی طرح بیکار رہا ہے، جس کی پرکار اس شخص کی جیسی ہے جس کی

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بَدْعًا لَكَ شَقِيًّا وَكُنْ

کردن تیرے سامنے تم سے جس کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، جس کا جسم تیرے

بِخَيْرٍ رَوْفًا رَحِيمًا

آگے ذلیل حالت میں پرہیز اور تیرے آگے جس کی ناک خاک آلود ہے۔

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَ

اے اللہ میری التجا کو ٹھکر کر مجھے محروم مایوس نہ فرما آپ میرے لئے

يَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ

رفوت و رحیم بن جاتیے۔ جن سے سوال کیا جاسکتا ہے۔ ان میں آپ ہی سب سے

اللَّهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ الَّذِي لَا يَكَا فِي

بہتر اور جو کچھ دے سکتے ہیں ان میں آپ ہی سب سے برتر سننے اور عطا فرمانیوالے ہیں

اُمْتِنَانُهُ وَالطَّوْلُ الَّذِي لَا يَجَازِي اِنْعَامُهُ

اے اللہ اے احسان والے خدا جس کے انعام کا کوئی بدلہ نہیں ہو سکتا، اور ایسی

وَاحْصَانُهُ. فَسَأَلْتُكَ بِكَ وَلَا فَسَأَلْتُكَ بِأَحَدٍ

بخشش والے کہ ان کے انعام و احسان کا کوئی عوض نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھ سے

غَيْرُكَ أَنْ تَطْلُقَ السِّتْنَاءِ عِنْدَ السُّؤَالِ وَ

ہی یہ مانگتے ہیں تیرے سوا کسی اور سے بالکل نہیں مانگتے کہ قبر میں سوال کے

تَوْفِقْنَا لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَتَجْعَلْنَا مِنْ

وقت میں جو اب کے لئے گویائی کی ہمت عطا فرما۔ اور دنیا میں ہمیں اچھے

الْأَمِينِينَ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ يَا ذَا الْعِزَّةِ

اعمال کہ توفیق بخش۔ اور زمینوں کے زیر و زبر ہونے اور بھونچال

وَالْجَلَالِ. أَسْأَلُكَ يَا نُورَ السُّورِ قَبْلَ الْأَنْزِمَةِ

والے دن (قیامت) کو ہیں مامون و بے خوف رہنے والوں میں سے کہ

وَالدَّهْوَرِ. أَنْتَ الْبَاقِي بِلَا زَوَالٍ الْغَنِيِّ

اے عزت و جلال کے مالک۔ اے منبع و مرکز انوار، جو سب نوروں کے وقت

بِلَا مِثَالٍ الْقُدُّوسِ الطَّاهِرِ الْحَلِيِّ الْقَاهِرِ

وہتر سے پہلے بھی موجود تھا میں تجھی سے مانگتا ہوں۔ باقی تیری ہی

الَّذِي لَا يُحِيطُ بِهِ مَكَانٌ وَلَا يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ

ذات ہے۔ جسے وال نہیں تو غنی بے مثال ہے، پاک و منزہ غالب برتر تیری

۱۷۴
مَا مَانَ اسْأَلُكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا

ہی ذات مقدس ہے۔ اسی ذات جسے نہ کوئی جگہ گھر سکے اور جو نہ زمانہ کی سعتوں

وَبِأَعْظَمِ اسْمَائِكَ إِلَيْكَ وَأَشْرَفِهَا عِنْدَكَ

میں سما سکے۔ میں تجھ سے تیرے تمام اچھے ناموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں

مَنْزِلَةً وَأَجْرَ لَهَا عِنْدَكَ ثَوَابًا وَأَسْرَعَهَا

اور ان ناموں کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو تیرے نزدیک اعظم ہیں اور باعتبار

مِنْكَ إِجَابَةً وَبِأَسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَلَكُوتِ

مرتبہ کے شریف تر ہیں اور باعتبار ثواب کے بزرگتر ہیں اور جن کے

الْجَلِيلِ الْأَجَلِ الْكَبِيرِ الْعَظِيمِ

طفیل تو فوراً قبول عطا فرماتا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام

الْأَعْظَمِ الَّذِي تَحِبُّهُ وَتَرْضَى عَنْ مَنْ دَعَاكَ

کے ذریعہ جو پوشیدہ خزانہ کے طور پر ہے جو بزرگ و بزرگتر بہ اور بہت

بِهِ وَتُسْتَجِيبُ لَهُ دُعَائِهِ اسْأَلُكَ اللَّهُمَّ

ہی بڑا عظیم و عظیم تر ہے جو تجھے محبوب بھی ہے اور جو اس کے وسیلہ سے

بَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمُنَّانُ بَدِيعُ

مانگے تو اس سے خوش بھی ہوتا ہے اور اسکی مانگ پوری بھی کر دیتا ہے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس اقرار کے ساتھ کہ تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو ہی

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ

بڑا مہربان اور توہی نعمت دینے والا ہے زمین و آسمان کا خالق توہی ہے جلال

وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي

واکرام کا مستحق بھی توہی ہے، غیب و شہود کا جانتے والا بھی توہی ہے

إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ

کبریائی اور علو تیرے ہی لئے ہے۔ اور میں سوال کرتا ہوں تیرے اس

أَعْطَيْتَ۔ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي يَذِلُّ

عظیم و عظیم تر نام کے وسیلے سے کہ جب کوئی اس کے وسیلے سے تجھے پکائے

لِعَظَمَتِهِ الْعُظْمَاءُ وَالْمُلُوكُ وَالسُّبَّاحُ

تو تو اس کی پکار سنتا ہے اور جب کوئی اس کے ذریعہ کچھ مانگے تو تو مرحمت

وَالْهَوَاءُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْتَهُ يَا أَدْنَى

فرماتا ہے۔ اور میں تیرے اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کی عظمت

بَرَاءِ اسْتَجِبْ دُعَوَتِي يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ

کے سامنے دنیا کا ہر بڑا، اور بادشاہ، درندہ اور گزندہ اور جو کچھ تو نے پیدا

وَالْجَبْرُوتُ يَا ذَا الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ

کیا ہے سب حقیر ہیں۔ اے میرے رب میری التجا قبول فرما لے۔ اے وہ

يَا مَنْ هُوَ الْحَيُّ لَا يَمُوتُ۔ سُبْحَانَكَ

جس کے لئے عزت و غلبہ شایاں ہے۔ اے عالم ظاہر و غائب پر قابو یافتہ ذات

رَبِّ مَا اعْظَمَ شَانَكَ وَاَرْفَعَ مَكَانَكَ اَنْتَ

اے وہ جو ایسا زہر ہے کہ اس کے لئے موت ہے ہی نہیں۔ اے رب تو پاک ہے

يَا رَبِّي مُتَقَدِّسًا فِي حَبْرُوتِهِ اِلَيْكَ اَرْغَبُ

تیری عظمت شان اور رفعت مقام کا کیا ٹھکانہ۔ میرا رب تو ہی ہے جو

وَاِيَّاكَ اُرَاهِبُ يَا عَظِيمُ يَا كَبِيرُ يَا حَيُّ

پاک صفات کا مالک ہے، میں تیری طرف ہی بھکتا ہوں اور تجھ ہی سے

يَا قَادِرُ يَا قَوِيُّ تَبَارَكْتَ يَا عَظِيمُ

دُرتا ہوں۔ اے عظیم اے کبریائی کے مالک اے بلند شان اے

تَعَالَيْتَ يَا عَلِيمُ سُبْحَانَكَ يَا عَظِيمُ

قادر و توانا۔ بزرگی تیرے ہی لئے ہے اے عظیم برتری تیرے ہی

سُبْحَانَكَ يَا حَلِيلُ اَسْأَلُكَ يَا سَيِّدَ الْعَظِيمِ

لائیق ہے اے علیم۔ اے عظیم و جلیل خدا پاک کی تیری ہی شان ہے۔

لَتَأْمُرَ الْكَبِيرُ اَنْ لَا تَسْلُطَ عَلَيْنَا حَيَّا رَا

میں تیرے اس نام کے وسیلے سے جو عظیم بھی ہے مکمل اور بزرگ بھی تجھ

عِنْدَا وَلَا شَيْطَانًا مَّرِيدًا وَلَا اِنْسَانًا

سے پیدا لیا کرتا ہوں کہ ہم پر نہ تو کسی ظالم و جاہل کو مسلط کراؤ نہ شیطان

حَسُودًا وَلَا ضَعِيفًا مِّنْ خَلْقِكَ

بکریں اور حاسد و بدخواہ ان کو اور نہ اپنے بندوں میں سے کمزور کو

وَلَا شِدَّةَ يَدٍ أُولَآئِكَ أَفْوَاجًا وَلَا

نہ تند خواہ اور سخت گیر کو نہ کسی نیک کو نہ کسی بدکار اور منکر اور

عَبِيدٌ أُولَآئِكَ عِندَ اللَّهِ مُرَاتِنٌ أَسْأَلُكَ

جھگڑا کو۔ اے اللہ میں تجھ سے ہی مانگتا ہوں اور اس کی گواہی

فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي

دیتا ہوں کہ اللہ تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ

تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ تجھے کسی نے پیدا

الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

کیا ہے اور نہ ہی تیری برابری اور جوڑ کا کوئی ہے۔ اے اشارہ وہ،

كُنُوزًا أَحَدٌ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا هُوَ إِلَّا هُوَ

کے مصداق کوئی اور وہ، تیرے سوا نہیں وہ، معبود بھی تیرے سوا

يَا مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَا نَرِي يَا أَبَدِي يَا

کوئی نہیں۔ اے ادلی اور ابدی ہمیشہ دائم و قائم رہنے والے اور اے

دَهْرِي يَا دِيمُوهِي يَا مَنْ هُوَ الْحَيُّ الَّذِي

وہ جو ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت ہے ہی نہیں۔ اے ہمارے اور

لَا يَمُوتُ يَا إِلَهَنَا وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ إِلَهًا

ہر چیز کے یکتا و معبود تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ

وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ فَاطِرَ

آسمان و زمین کو تو نے ہی وجود بخشا۔ غیب و شہود کا تو ہی عالم ہے

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

تو رحمن بھی ہے رحیم بھی، تو زندہ بھی ہے اور زندگی کو ثبات بھی

وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ

تجھ ہی سے ہے۔ تو بڑا دیالو، ہریان اور احسان کرنے والا ہے

الْقَيُّومُ الدَّيَّانُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ الْبَاعِثُ

نبیوں سے اٹھانے والا بھی تو ہے اور سب کا وارث بھی تو ہی، اے

الْوَارِثُ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قُلُوبِ

جلال و اکرام کے مالک۔ مخلوق کے دلوں پر تیرا ہی قبضہ ہے۔ اور

الْخَلَائِقِ بِبَيْدِكَ وَبَوَاصِلِهِمْ إِلَيْكَ

ان کی پیشانیاں تیرے ہی آگے جھکی ہیں۔ دلوں میں خیر کی نمود تیرا

فَأَنْتَ تَزْرَعُ الْخَيْرَ فِي قُلُوبِهِمْ

ہی کام ہے اور تو ہی اپنی مرضی سے دلوں سے شر و فساد محو کرتا ہے

وَتَمْحُو الشَّرَّ إِذَا شِئْتَ مِنْهُمْ

اسی لئے اے میرے اللہ تجھ سے میری التجا ہے کہ

فَاَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تَمْحُو مِنْ

میرے دل سے ہر وہ چیز محو کر دے جو تجھے ناگوار

قَلْبِي كُلَّ شَيْءٍ تَكْرَهُهُ وَأَنْ تَحْشُو قَلْبِي

ہے۔ اور میرے دل میں اپنی خشیت، معرفت اور خوف اور

مِنْ خَشْيَتِكَ وَمَعْرِفَتِكَ وَرَاهِبَتِكَ

اپنے پاس کی چیزوں کا شوق پیدا فرما۔ اور امن و سلامتی

وَالرَّغْبَةَ فِيمَا عِنْدَكَ وَالْأَمْنَ

اور عافیت عطا فرما۔ اپنی جانب سے ہم پر رحمت و برکت

وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ وَأَعْظِفْ

نازل فرما۔ اور ہمیں صواب اور حکمت الہام فرما

عَلَيْنَا بِالرَّحْمَةِ وَالْبَرَكَةِ مِنْكَ وَ

اے اللہ ہم تجھ سے درنے والوں کا علم،

إِلَهْمَنَا الصَّوَابَ وَالْحِكْمَةَ

برگزیدہ اصحاب کا تعلق خاطر یقین والوں

فَسَبِّحْكَ اللَّهُمَّ عِلْمَ الْخَائِفِينَ وَ

کا خلوص۔ صبر کرنے والوں کا شکر

إِنَابَةَ الْمُخْبِتِينَ وَإِخْلَاصَ الْمُوقِنِينَ

اور سچوں جیسی توبہ کا سوال کرتے ہیں، اور

وَشُكْرَ الصَّابِرِينَ وَتُوبَةَ الصِّدِّيقِينَ

اے اللہ ہم تیری ذات کے نور کے وسیلہ سے

وَسُئِلَكَ اللَّهُ نُبُورًا وَجْهَكَ الَّذِي

جس نے تیرے عرش کے چپہ چپہ کو پُر کر رکھا

مَلَأَ أَسْرَافًا كَانَ عَرْشُكَ أَنْ تَزْرَعَ فِي

ہے یہ مانگتے ہیں کہ تو میرے دل میں اپنی

قَلْبِي مَعْرِفَتِكَ حَتَّى أَعْرِفَكَ حَقَّ

معرفت کی خوف نہ مانتا کہ میں تیری ایسی معرفت

مَعْرِفَتِكَ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ تَعْرِفَ بِهِ

حاصل کر سکوں جو تیری پہچان کا حق ادا کر سکے

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَ

اور جس کے ذریعہ تو اپنی مناسب پہچان کروائے

مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَ

ہمارے آقا و مولا اور ہمارے پیارے نبی

إِمَامِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ

مختار پر جو رسولوں کے امام اور نبیوں کے خاتم

وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ

ہیں درود و سلام بے شمار نازل فرما اور آپ کی آل و اولاد اور

الْعَالَمِينَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

اصحاب پر بھی تمام تعریفوں کا مستحق اللہ رب العالمین ہے وہی ہمارے لئے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

کافی بھی اور بہت اچھا سہارا بھی۔ اللہ بزرگ و برتر کے سوا نہ کسی طاقت

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

کا کوئی وجود ہے نہ قوت کا!

✽ جمعہ اگر روزی الحجہ کو پڑے تو اس دن کے وقوف کی فضیلت اور دنوں سے ستر گنا زیادہ ہے، اور غالباً اسی وجہ سے عوام جمعہ کے دن کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں، ورد حج اکبر عمرہ کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے کیونکہ عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے۔

۱۰۔ روزی الحجہ تیسرا دن

پہلا واجب۔ وقوف مزدلفہ

✽ غروب آفتاب کے بعد جتنا جلد ہو سکے عرفات سے روانہ ہو جائے کیونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے، بہتر یہ ہے کہ امام سے پہلے نہ چلے لیکن اگر امام چلنے میں دیر کرے تو امام کا انتظار نہ کرے، ہجوم کی وجہ سے جلد روانگی نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں۔

✽ مزدلفہ عرفات سے تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات سے چل کر رات کو مزدلفہ میں قیام کرنا ہوتا ہے۔ راستہ میں تلبیہ، دعا، استغفار، تکبیر، درود شریف کی کثرت رکھے۔

✽ عرفات میں یا راستہ میں مغرب یا عشاء کی نماز نہ پڑھے، اگر پڑھے لی تو اس کا لوٹنا واجب ہے، یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں عشاء

کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔

★ مزدلفہ میں پانیادہ داخل ہونا مستحب ہے، داخلہ سے پہلے غسل بھی مستحب ہے۔

★ مزدلفہ میں جبلِ قزح (مشر حرام) کے قریب راستہ کے دائیں جانب ٹہرنا بہتر ہے راستہ میں اور لوگوں سے علیحدہ نہ ٹہرے۔

★ مزدلفہ پہنچ کر اگر عشاء کا وقت ہو گیا تو فوراً نماز پڑھے اور اگر عشاء کا وقت نہ ہوا ہو تو وقت ہونے کا انتظار کرے۔

★ مزدلفہ میں دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں تنہا بھی پڑھے تو اکٹھی پڑھے۔ البتہ جمع بین الصلوٰتین کے لئے یہ شرائط ضروری ہیں۔

① حج کا احرام ہونا ② وقوف عرفہ کے بعد ہونا ③ ازوی الحجہ کی رات ہونا۔ صبح صادق تک جمع کر سکتا ہے ④ مزدلفہ میں جمع کرنا۔ اس کی حدود سے باہر جمع نہیں کر سکتا ⑤ عشاء کا وقت ہونا ⑥ دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھنا۔ اگر عشاء کی پہلے پڑھ لی۔ تو دوبارہ پڑھے۔

★ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو اذان کہی جائے اور تکبیر کہہ کر مغرب کی نماز پڑھے مغرب کی نماز قضا کی نیت نہ کرے۔ بعد مغرب کی سنن و نوافل نہ پڑھے بلکہ پہلی ہی تکبیر سے عشاء کی نماز پڑھ لی جائے یہ سنن و نوافل عشاء کے بعد پڑھے، درمیان میں کوئی کام بھی بلا ضرورت نہ کرے۔ اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے تو عشاء کے لئے بھی تکبیر کہے۔

★ عرفات سے واپسی پر اگر راستہ بھول گیا اور مزدلفہ نہیں پہنچا تو نماز کو صبح صادق تک موخر کرے جب صبح صادق قریب ہو تب پڑھے۔

★ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کا اکٹھا کرنا واجب ہے۔
 ★ مغرب و عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر قیام کا بندوبست کرے
 کیونکہ یہ پوری رات مزدلفہ میں گزاری جائے گی۔ یہاں صبح صادق
 تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے۔

★ مزدلفہ میں واجب وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج
 نکلنے تک ہے۔ اگر اس وقت میں ایک لمحہ کے لئے بھی وقوف ہو گیا یا سوتے
 جاگتے، بیہوشی کے عالم میں مزدلفہ سے گزر گیا تب بھی وقوف ہو گیا چاہے
 اسے مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو۔

★ اگر کوئی صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا جائے گا تو اسپرچ واجب
 ہوگا۔ ہاں اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں چلا گیا تو دوم واجب نہ
 ہوگا۔ ویسے مزدلفہ سے روانگی کا بہتر وقت وہ ہے کہ سورج نکلنے میں
 اتنی دیر ہو کہ دو رکعت پڑھ سکے!

★ اس رات جاگنا، نوافل، تلاوت، دعا، ذکر اور نماز مستحب ہے
 بعض علمائے اس رات کو لیلة القدر سے بھی افضل کہا ہے۔

★ صبح صادق کے بعد ممکن ہو تو امام کے ساتھ اول وقت نماز
 پڑھے اور جبل قریح (مشرع حرام) کے قریب وقوف کرے ممکن نہ ہو تو
 اپنی جائے قیام ہی پر جماعت سے یا تنہا نماز پڑھ کر وہیں وقوف کرے۔
 ★ وقوف مزدلفہ کے لئے غسل مستحب ہے۔

★ اگر کوئی نماز سے پہلے صبح صادق کے بعد وقوف کرے اور
 نماز جال پھیلے کے بعد پڑھے تو بھی جائز ہے، مگر اولیٰ یہی ہے کہ نماز
 کے بعد وقوف کرے، احناف کے ہاں اس دن صبح کی نماز اندھیرے

میں پڑھنے کی اجازت ہے۔

★ اگر کوئی مریض اور کمزور یا اثر دھام کے خوف سے عورت، مزدلفہ میں قیام و وقوف نہ کرے۔ تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ مرد اگر ہجوم کے ڈر سے وقوف نہ کرے گا تو اسپر دم واجب ہوگا۔

★ اسی طرح اگر کوئی بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے وقت عرفات پہنچے اور وہ سورج نکلنے تک مزدلفہ واپس نہ پہنچ سکے تو اسپر بھی دم واجب نہ ہوگا۔

★ مزدلفہ کی پوری وادی وقوف کی جگہ ہے اگر اس سے ملحقہ وادی محشر وہ وادی ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا جو منیٰ کی طرف مزدلفہ سے خارج ہے، یہ منیٰ کا بھی حصہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان حد فاصل ہے یہ فاصلہ ۲۵ گز کے قریب ہے وہاں نہ ٹہرے، حکومت نے اس کے شروع میں سختی لگا کر نشانہ ہی کر رکھی ہے اس وادی سے جلدی اور تیزی سے گزر جانے کا حکم ہے۔ اس کو وادی النار بھی کہتے ہیں۔

★ وقوف مزدلفہ میں درود شریف، تلبیہ تکبیر تہلیل، دعا استغفار بکثرت پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگے۔

★ میدان مزدلفہ سے ہی صبح کی رمی کے لئے سات کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا بٹرے چنے کے برابر چن لے اور اگر چاروں دن کی رمی کے لئے ستر کنکریاں لے لے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

دوسرا واجب رمی جمرہ عقبہ

★ طلوع آفتاب میں بقدر دو رکعت وقت رہ جائے تو مزدلفہ سے روانہ ہو جائے! مزدلفہ ہی میں سورج نکل آتے جیسا کہ اثر دھام کی وجہ سے

آج کل ہوتا ہے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جب منی پہنچ جائے تو جائے قیام پر پہنچ کر سامان وغیرہ اتارنے اور رکھنے سے فارغ ہو کر، حجرہ عقبہ کی رمی کو جائے۔

★ رمی کے لئے جو کنکریاں مزدلفہ سے لی ہیں ان کو دھو لیا جائے تو بہتر ہے، اور اگر ان کے ناپاک ہونے کا یقین ہو تو دھونا لازمی ہے وہاں سے کنکر نہ لی ہوں تو کہیں سے لے لے مگر حرات کے پاس سے نہ اٹھائے۔ نہ کسی مسجد سے اٹھائے

★ بڑی کنکر اور پتھر مارنا جائز ہے، لیکن مکروہ ہے، اور جوتے یا لکڑی وغیرہ مارنا جہالت ہے اس سے رمی نہیں ہوتی۔

★ ناپاک کنکریوں سے رمی مکروہ ہے۔ اسی طرح بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا بھی مکروہ ہے۔

★ ازوی الحجہ کو صرف حجرہ عقبہ کی رمی واجب ہے دوسرے حرات کی رمی کرنا بدعت اور جہالت ہے۔ اس کا مسنون وقت تو طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ غروب آفتاب تک بھی جائز ہے، غروب کے بعد مکروہ ہے، مگر ضعیف، بیمار مردوں، اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں ہے۔ ویسے آخری وقت صبح صادق تک ہے، آج کل شدید اذہام کی وجہ سے غروب تک کی اجازت سے فائدہ اٹھائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

★ اگر صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک بھی وقت مکروہ ہے، مگر بیمار ضعیف مردوں اور عورتوں کے لئے مکروہ نہیں وہ سویرے آکر کر سکتے ہیں۔

★ حجرہ عقبہ منی کی طرف کا آخری حجرہ ہے۔ اس سے کم از کم پانچ

اور مارے۔

☆ ارڈی الجھ کی رمی واجب ہے، اس کے چھوڑنے سے دم واجب ہوگا
اگر ارڈی صبح صادق تک رمی نہ کی تو قضا بھی واجب ہے اور دم بھی۔
☆ بجرہ عقبہ کی رمی شروع کرتے ہی تلبیہ موقوف ہو جاتا ہے۔
اب تلبیہ نہ پڑھے۔

☆ بجرہ عقبہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹہرنا مسنون نہیں اپنے
مقام پر چلا جاتے۔

☆ مرد و عورت، اچھے بیمار، ضعیف ہر ایک کو خود اپنے ہاتھ سے
رمی کرنی چاہیے۔ عذر شرعی کی بنا پر نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے اور معتبر
عذر ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو
یا حرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا
اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہیں اور سواری ملتی نہیں۔ ایسا
شخص معذور ہے۔

☆ نائب کو چاہیے کہ پہلے اپنی رمی کرے، پھر دوسرے کی طرف سے
کرے، چاہے تو تینوں پر پہلے اپنی رمی کرے پھر تینوں پر دوسرے کی
یا ایک ایک پر دو مرتبہ کرے، مگر یہ ہرگز نہ کرے کہ ایک کنکرائی طرف
سے اور ایک دوسرے کی طرف سے مارے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

☆ معذور کی طرف سے دوسرے کی رمی کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ
معذور حکم کرے۔ بغیر اس کے نائب بنائے اور حکم کئے رمی کر دی تو وہ
معتبر نہیں۔ البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچوں اور پاگلوں کی طرف سے
ان کے اولیا خود کریں تو جائز ہے۔

★ کنکر اگر حجرہ پر نہ لگے اور اس کے قریب یعنی جوا جاط بنا ہوا ہے اس میں گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر احاطہ سے باہر گرے تو صحیح نہیں اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔

★ کنکر حجرہ کی جڑ میں مارنی چاہیے اور پر لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، حجرہ کے ستون اصل حجرہ نہیں، اصل حجرہ ستون کے نیچے زمین ہے۔

تیسرا واجب۔ قربانی

★ قارن اور متمتع پر واجب ہے کہ حجرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اور کاموں سے پہلے قربانی کرے یہ قربانی مفرد کے لئے واجب نہیں مستحب ہے، اس لئے اگر وہ قربانی سے پہلے سر منڈالے تو اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں۔

★ قارن اور متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈالیا تو دم واجب ہوگا کیونکہ ان کے لئے رمی، قربانی اور خلق میں ترتیب واجب ہے۔

★ اگر کوئی شخص ذبح کرنا جانتا ہو تو اس کے لئے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔

★ منی میں چونکہ عید الاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے قربانی کے لئے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں۔

★ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھانا مسنون ہے اس لئے اگر پکانے کا انتظام ہو تو گوشت لے آئے۔

★ جو حاجی مکہ میں مقیم ہو اور صاحب نصاب بھی ہو تو اس پر عید الاضحیٰ کی قربانی واجب ہے۔ مسافر پر نہیں۔

★ قربانی کے جانور، اس کے گوشت وغیرہ کے تمام مسائل و احکام عید الاضحیٰ کی قربانی کے مثل ہیں۔

★ رمی کے بعد دو واجب یعنی قربانی اور حلق دسویں تاریخ کو واجب نہیں بارھویں تک بھی کر سکتے ہیں۔ اڑدھام کی وجہ سے تکلیف اور مشقت ہو تو ۱۱ یا ۱۲ کو کر لے لیکن قارن یا متمتع جب تک قربانی کر کے حلق نہ کرالے گا احرام سے نہ نکل سکے گا۔

چوتھا واجب۔۔ حلق یا قصر

★ ذبح سے فارغ ہو کر بال منڈائے یا کٹائے، منڈوانا کتروانے سے افضل ہے، چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ اس کے بغیر احرام نہیں کھل سکتا۔ مگر صرف چوتھائی سر کی حجامت مکروہ تحریمی ہے حلال تو ہو جاتے گا مگر اس کا گناہ ہوگا۔

★ حجامت کراتے وقت قبلہ رو بیٹھیے اور دائیں طرف سے شروع کرائے۔

★ بال کتروانے میں یہ ضروری ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹیں۔ اگر بال اس سے چھوٹے ہوں تو پھر منڈانا ضروری ہے قصر کی اجازت نہیں۔

★ بیس۔ بغل۔ ناخن وغیرہ سر کے بال کٹانے کے بعد کٹائے یا گرہیلے کرے گا تو جزا لازم ہوگی۔

★ عورت کے لئے بال منڈانا حرام ہے، وہ اپنے بالوں کو جمع کر کے

چوٹی کے آخری سرے سے ایک انگلی کے برابر کتروالے۔ بال محرم سے کتروائے یا کسی حلال یا محرم عورت سے یا خود کترلے۔ نامحرم سے نہ کتروائے۔

★ بال منڈولنے یا کتر والے کے بجائے اکھاڑے، یادوا وغیرہ سے صاف کر دے، یا لڑائی میں اکھڑ جائیں تو بھی کافی ہے، خود اکھاڑنے یا دوسرے کے اکھاڑنے میں کوئی فرق نہیں۔

★ اگر گنجا ہے اور سر پر بال نہیں تو اس کا خالی استرا پھر والینا کافی ہے، یا سر پر زخم ہیں تو اگر ان زخموں پر استرہ پھر سکتا ہو تو پھر دلے، اور اگر استرہ بھی خالی نہ پھر سکتا ہو تو ایسے شخص سے یہ واجب ماقط ہو جاتا ہے وہ بلا حجامت حلال ہو جائے گا مگر اس کے لئے احتیاط یہ ہے کہ وہ ۱۲۵ ہیک حلال نہ ہو۔

★ اگر کسی ایسی جگہ چلا گیا جہاں استرہ قبیلہ کچھ میسر نہیں تو یہ عذر معتبر نہیں۔ جب تک حجامت نہ ہوگی۔ حلال نہ ہوگا۔

★ حلال ہونے کے وقت محرم اپنی یاد دوسرے کی خواہ وہ محرم ہی ہو حجامت کر سکتا ہے اس سے جزا واجب نہ ہوگی۔

★ حجامت کا وقت ارزی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو کر ارزی الحجہ تک رہتا ہے اسی وقت کے دوران حجامت کرانی واجب ہے دن رات کی کوئی قید نہیں، حرم میں ہونا بھی ضروری ہے اگر کسی نے ان اوقات کے بعد یا حرم سے باہر حجامت کرائی تو وہ حلال ہو جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

★ حجامت کے بعد احرام کی تمام منوعات جائز ہو جاتی ہیں البتہ بیوی سے محبت و مقاربت جائز نہیں ہوتی۔ یہ طواف زیارت کے بعد ہوتی ہے۔

طواف زیارت

★ یوں تو ارزی الحجہ کو اصل واجب صرف رمی حمرہ عقبہ ہے،

دوسرے واجب ۱۰ ار کے بعد بھی ادا ہو سکتے ہیں مگر افضل اور بہتر یہی ہے کہ ان سے ۱۰ ار ہی کو فارغ ہو لیا جائے، اسی طرح طواف زیارت بھی ۱۰ ار ہی کو افضل ہے، یہ طواف رکن اور فرض ہے۔ اس کا وقت۔ ارذی الحجہ کی صبح صادق ہے ۱۲ ارذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔ اس کے بعد کربہ تحریمی ہے۔ اُس وقت کا کیا ہوا طواف صحیح تو ہو جائے گا مگر دم واجب ہوگا۔

★ طواف زیارت رمی اور حجامت کے بعد کرنا سنت ہے۔ واجب نہیں۔

★ اگر طواف قدوم میں یا متمتع نے طواف نفل میں سعی کر لی ہے تو طواف زیارت بغیر رمل اور اضطباع کے کرے۔ ورنہ رمل اور اضطباع بھی کرے۔

★ طواف زیارت کے لئے احرام شرط نہیں سہلے ہوئے کپڑوں میں بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں اضطباع نہیں ہوگا۔

★ طواف زیارت نہ کسی چیز سے فاسد ہوتا ہے نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا کچھ بدل ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص وقوف عرفہ کے بعد طواف سے پہلے مرجائے اور حج پورا کر لے کی وصیت کر جائے کہ میرا حج پورا کر دینا تو ایک گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا اور حج پورا ہو جائے گا اس میں یہ تفصیل البتہ ہے کہ یہ صورت اس وقت ہے جبکہ حج فرض ہونیکے ایک دو سال بعد آیا ہو اور اگر حج فرض ہونے کے سال ہی آگیا تو اس کے لئے تمام (بذریعہ قربانی) واجب نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کو ارکان پورا کرنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کا حج بغیر طواف زیارت کے دم کے ہی پورا ہو جائیگا جبکہ وقوف کے بعد ملا ہو۔

★ یہ طواف تمام عمر میں ہو سکتا ہے، آیام نحر میں واجب ہے اس کے بعد دم لازم ہو جاتا ہے اور حبت تک طواف زیارت نہ کر لے گا۔ بیوی سے صحبت، اور مقاربت حلال نہ ہوگی۔ چارے مدت العمر گزر جاتے۔

★ حجامت سے پہلے اگر طواف زیارت کر لیا تو منوعات احرام حلال نہ ہوں گے، کیونکہ حلال حجامت سے ہوتا ہے طواف سے نہیں۔

★ عورت اگر نسوانی معمولات کی وجہ سے مقررہ وقت میں طواف زیارت نہ کر سکے تو اسپر کچھ واجب نہیں، البتہ اگر وہ ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو گئی کہ چاہتی تو غسل کر کے مسجد حرام میں جا کر پورا طواف یا کم از کم اس کے چار پھیرے غروب سے پہلے کر سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا تو دم واجب ہوگا اور اگر اتنے کاموں کے لئے وقت نہ تھا تو کچھ واجب نہیں۔

★ حیض و نفاس کی وجہ سے طواف زیارت عورت موخر کر سکتی ہے چھوڑ نہیں سکتی اسے فراغت اور پاکی کا انتظار کرنا چاہیے اور وطن طواف زیارت کر کے جانا چاہیے ورنہ یہ فرض تمام عمر اس کے ذمہ رہے گا اور دوبارہ آکر پھرا کر کرنا ہوگا۔ اور دایمگی تک خاوند سے بھی جدا رہنا پڑے گا۔

★ طواف زیارت کے بعد پھر منیٰ واپس آ جاتے۔ رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے، کسی اور جگہ شب بسری مکروہ ہے۔ خواہ مکہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصہ بھی منیٰ سے باہر گزارنا مکروہ ہے، مگر اس سے کوئی دم وغیرہ لازم نہیں آتا۔ ہاں دن میں رمی، ذبح و حلق میں دیر ہو گئی اور طواف زیارت کے لئے رات کو آیا، یا مستورات وغیرہ کی سہولت کے لئے رات کو طواف زیارت کیا تو یہ صورت مکروہ نہیں۔

☆ منی کے قیام کے دوران، مسجد خیف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے مسجد کے یح میں جو قبہ ہے اس کی محراب میں خاص طور سے نماز پڑھئے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ مسجد خیف میں ستر انبیاء کے مدفون ہونے کی روایت بھی آئی ہے۔

۱۱ رذی الحجہ — چوتھا دن

☆ واجبات حج میں اب مختصر کام رہ گیا۔
☆ اگر رذی الحجہ کو ذبح و حلق اور طواف زیارت میں سے کوئی چیز رہی تو اس کو آج انجام دے لے اور بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے ان سے فارغ ہو جاتے۔

☆ آج تینوں جرات کی رمی کرتی ہے۔ آج کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ غروب کے بعد مکہ وہ ہے ۱۲ کی صبح صادق تک بھی کر لے تو ادا ہو جائے گی اور دم نہیں دینا پڑیگا۔
☆ رمی کے دنوں کی راتیں منی میں گزارنا سنت موکدہ اور بعض کے نزدیک واجب ہے، باہر کسی جگہ رات گزارنا ممنوع ہے۔

☆ زوال کے بعد مسجد خیف میں آکر نماز ظہر باجماعت پڑھے یا کوئی غرض ہو تو اپنی جائے قیام پر باجماعت نماز پڑھ کر رمی کے لئے آئے۔

☆ آج تینوں جرات کی رمی اس ترتیب سے کرے، پہلے جبرہ اولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، آئے اور وہاں سات کنکریاں مارے۔ رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ کھڑا ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے دعا کے لئے کم از کم اتنی دیر کھڑا رہے جتنی دیر میں بیس آیات قرآنی پڑھی جاسکتی ہوں۔ اس وقفہ میں دعا و ذکر تکبیر تہلیل۔ توبہ استغفار اور

درد شریف میں مشغول رہے اور اپنے نیز اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے، کیونکہ یہ قیام بھی مقبولیت دعا کا ہے۔

☆ اس سے فارغ ہو کر حجرہ وسطیٰ (بیچ والے) پر آئے، اور وہاں بھی اسی طرح رمی کرے، اور رمی کے بعد حسب سابق دعا وغیرہ کرے۔

☆ اور آخر میں حجرہ عقبہ کی رمی کرے، یہاں رمی کے بعد دعا کے لئے نہ کھڑا ہو، کہ یہ خلاف سنت ہے!

☆ بس آج کا کام ختم ہوا، اپنی جائے قیام پر آ جائے اور بقیہ وقت ذکر و کار و روزنات و تلاوت قرآن، درد شریف میں گزارے۔

۱۲ روز کا الحجہ — یا پنجواں دن

☆ پرسوں یا کل کا کوئی واجب رہ گیا ہے تو آج اس کی قضا کرے یا درہت کہ اس قضا کے ساتھ دم بھی واجب ہوگا۔

☆ آج کا اصل کام کل کی طرح صرف تینوں حجرات کی رمی کرنا ہے آج بھی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔

☆ آج بھی تینوں حجرات کی رمی کل کی طرح کرے، آج بھی رمی کے سوا کوئی اور کام نہیں۔

☆ ۱۲ کی رمی کرنے کے بعد ۱۳ کی رمی کی رمی کے لئے اختیار ہے اگر چاہے تو منیٰ میں تہرے ورنہ آج کی رمی سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جاسکتا ہے

بشرطیکہ غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکل جائے، اگر غروب آفتاب کے بعد گیا تو بکرا ہٹ جاتا ہے، لیکن اگر تیرھویں کی صبح منیٰ میں ہوگی تو اب تیرھویں

کی رمی بھی واجب ہوگئی، بغیر رمی کے جانا جاتا نہیں، اگر بغیر رمی کے چلا گیا تو دم واجب ہوگا، البتہ تیرھویں کی رمی زوال سے پہلے کرنا جاتا ہے۔

گوسنوں زوال کے بعد ہے۔

★ باعتبار اصل تیرھویں کی رمی واجب نہیں افضل ہے تیرھویں کی صبح نئی میں ہو جانے کے بعد واجب ہوتی ہے۔ تیرھویں کا آفتاب اگر غروب ہو گیا تو اب رمی کا وقت ختم ہو گیا اب اس کی قضا بھی نہیں ہو سکتی صرف دم دینا ہی واجب ہو گا۔

★ ایام حج میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔ مثلاً ۱۰ کے دن کے بعد والی رات ۱۰ کی شمار ہوگی۔ اس لئے اس میں کی ہوتی رمی ۱۰ ہی کی شمار ہوگی۔ البتہ تیرھویں کے بعد کی رات اس کے تابع نہیں ہوتی وہ ۱۲ کی شب شمار ہوگی۔

رمی کے متفرق مسائل

★ رمی صحیح ہونے کی دس شرائط ہیں۔

① کنکر کا پھینکنا ضروری ہے۔ اس کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں البتہ ڈال دینا گواہی ہے مگر مکروہ ہے ② ہاتھ سے رمی کرنا اگر کمان یا فیل وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی ③ کنکر کا جمرہ کے قریب گرنا۔ دور گرے گی تو صحیح نہ ہوگی تین ہاتھ کا فاصلہ دور شمار ہوگا۔ اس سے کم قریب ④ کنکر کا پیچنے والے کے فعل سے گرنا مثلاً آدمی یا سواری کی پشت پر کنکر اٹک گئی اور اس آدمی نے گرائی یا اس کی حرکت سے گر گئی یا اس نے اٹھا کر رمی کر دی یا جمرہ پر رکھ دی تو صحیح نہ ہوگی۔ البتہ اس شخص کی حرکت کے بغیر لڑک کر جمرہ پر یا اس کے قریب گر گئی تو صحیح ہو جائے گی! اور اگر گرنے کی صورت میں شک ہو تو احتیاطاً اعادہ کرے۔

⑤ سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارنا۔ اگر سب ایک دم مار دیں تو وہ ایک ہی شمار ہوگی ⑥ خود رمی کرنا، بلا عذر قدرت کے باوجود کسی اور سے کرانا جائز نہیں۔

★ اگر معذہر کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد جاتا ہے اور رمی کا وقت باقی ہو تو دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں
 ★ بچہ، پاگل، نیم پاگل اور سہوش اگر بالکل رمی نہ کرے تو ان پر کچھ واجب نہیں البتہ مریض رمی نہیں کرے گا تو اسپر جزا واجب ہوگی۔

⑦ کنکر کا جنس زمین سے ہونا، خواہ پتھر ہو یا کوئی اور چیز، اس کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی جائز نہیں۔

★ پتھر مٹی کی ڈلی، گارے کی گولی، گيرو، چونہ، ہڑتال، سرمہ، پہاڑی نمک، گندھک، سردار سنگ، ریت سے رمی جائز ہے، ریت کی ایک مٹھی ایک کنکر کے برابر شمار ہوگی مگر پتھر سے رمی کرنا افضل ہے۔
 سونا، چاندی، لوہا، تانبہ، پتیل، عنبر، موتی، مونگا، جواہر، لکڑی، مینگنی، وغیرہ سے رمی جائز نہیں، یا قوت اور فیروزہ سے رمی کرنے میں اختلاف ہے احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے بھی نہ کرے۔

⑧ رمی کا وقت ہونا ⑨ رمی کے زیادہ عدد کا ہونا۔ چار ماریں اور تین چھوڑ دیں تو جزا واجب ہوگی۔ اور چار یا زیادہ چھوڑ دیں تو دو مرتبہ واجب ہوگا ⑩ تینوں حجرات کی رمی ترتیب وار کرنا بعض کے نزدیک شرط ہے اور اکثر کے نزدیک سنت۔

★ مرد و عورت دونوں کے لئے رمی کے احکام یکساں ہیں۔ البتہ عورت کے لئے رات کے وقت افضل ہے۔

☆ عورت اور کمزور و ضعیف مرد و ازوی الحجہ کو صبح صادق کے بعد سورہ نکلنے سے پہلے رمی کر لیں تو مکروہ نہیں۔

☆ ہر حجرہ پر قصد اسات سے زیادہ کنکریاں مارنا مکروہ ہے۔ شک کی بنا پر زیادہ مارے تو مکروہ نہیں۔

☆ منی کے ایام میں اسباب پہلے مکہ بھیج دینا یا عرفات جلتے وقت سامان منی میں چھوڑ جانا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ دل مشوش رہے اور اطمینان ہو تو مکروہ نہیں۔

مکہ روانگی

☆ رمی سے فارغ ہو کر ۱۲ یا ۱۳ کو مکہ آجائے، مکہ کے راستہ میں ایک وادی محصب نامی ہے، سنت یہ ہے کہ یہاں ۱۲ یا ۱۳ کو ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نماز پڑھے پھر ذرا سو، یا لیٹ کر مکہ واپس آئے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تقویری دیر پھر کروا کرے۔ خواہ سواری سے اتر کر یا سوار رہ کر۔

☆ محصب نثار مکہ ہے، مکہ کے قبرستان سے متصل منی کی جانب دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اس کا طول مکہ کے دروازہ سے جبل عیرہ تک ہے۔ مکہ کا قبرستان اس سے خارج ہے۔ اس کا نام أَبْطَحْ، بَطْحَا اور حَصْبَاء بھی ہے۔ اب اس میں آبادی ہو گئی ہے اور اس کو مُعَابِدَا کہتے ہیں۔

☆ محصب میں قیام سنت ہے، اس کا ترک بُرا ہے، اگر سفر میں آزاد ہو تو ضرور ٹہرے، موٹر، بس، وغیرہ کی وجہ سے مجبور ہو تو وہاں سے گذرتے ہوئے دعا وغیرہ کر لے۔

☆ مکہ میں اب جب تک قیام ہے اس کو غنیمت اور سعادت سمجھو، جس قدر ہو سکے طواف کرو، عمرہ، طواف، اپنی طرف سے، والدین، اعزہ و اقارب، استاد، شیخ جس کی طرف سے چاہو کرو۔ نماز باجماعت کی پابندی کرو، بعض بد بخت فروعی اختلافات کی آڑ لے کر مکہ و مدینہ میں جماعت سے نماز نہیں پڑھتے، بلکہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں، ان شیطانوں کے بہکانے میں نہ آئیں اور جماعت ترک نہ کریں۔ یاد رکھیں اپنے وطن میں آپ کو سب کچھ میسر آسکتا ہے مگر حرمین شریفین کی برکات اور سعادتیں نہیں مل سکتیں۔ اگر ایسا کوئی شخص آپ کو ملے تو اسے حکومت کے حوالے کر دینا چاہیے۔

☆ نماز روزہ کے علاوہ صدقہ خیرات اور بھلائی کے کام کثرت سے کرو، فرصت کو غنیمت سمجھو معلوم نہیں پھر موقع ملے یا نہ!

☆ مشہور و معروف اداروں کی امداد کے علاوہ مستحق افراد کو تلاش کر کے ان کی امداد کرو، اور ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ایک نعمت عظمیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی۔

☆ اب روانگی سے پہلے طواف وداع اور کرنا ہے، یہاں اس کا بیان کیا جا رہا ہے۔

طواف وداع

☆ اس طواف کو طواف صدر، طواف واجب، اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں، طواف وداع اس لئے کہتے ہیں کہ اس طواف کے بعد آفاقی رخصت ہو جاتا ہے۔

☆ یہ طواف میقات سے باہر رہنے والے ہر حاجی پر واجب ہے چاہے

اس نے کسی بھی قسم کا حج کیا ہو، اہل حرم، اہل حل، اہل میقات، حائضہ اور
نفسارِ حیض و نفاس والی عورتیں، مجنوں اور نابالغ پر واجب نہیں
اور جس کا حج فوت ہو گیا یا جو محصر ہو یا جس نے صرف عمرہ کیا ہو اس پر
بھی واجب نہیں۔

- ★ طواف و داعِ مکی، حلی، میقاتی کے لئے مستحب ہے۔
- ★ اگر کوئی ۱۲ روزی الحجہ سے پہلے اقامت کی نیت کر کے یا حوالی تکہ کو
مستقل وطن بننے کے لئے تو اس سے طواف و داعِ ساقط ہو جاتا ہے، لیکن
اگر نیت ۱۲ کے بعد کی یا نیت اقامت کی مستقل وطن نہیں بنایا تو ساقط
نہیں ہو گا چاہے سالہا سال مکہ میں مقیم رہے۔
- ★ طواف و داع کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے اگر سفر
کا ارادہ ہو اور مکہ کو وطن نہ بنایا ہو اس کا آخر وقت معین نہیں۔ جب
بھی کرے گا ادا ہو گا۔ قضا نہیں کہلائے گا۔
- ★ اگر سفر کا ارادہ تھا اس لئے طواف و داع کر لیا پھر قیام ہو گیا تو
طواف و داع ادا ہو گیا۔ اب چلنے کے وقت اعادہ مستحب ہے۔
- ★ مستحب یہ ہے کہ جب سب کاموں سے فارغ ہو جائے تو طواف
و داع کرے تاکہ فوراً روادہ ہو جائے۔
- ★ اگر وقت میں گنجائش ہو تو عورت حیض و نفاس سے فراغت کا انتظار
کر لے اور پاک ہو کر طواف و داع کر کے جائے لیکن اگر وقت نہ ہو تو طواف
نہ کرے بلکہ باب الوداع پر کھڑے ہو کر دعا کر لے کیونکہ ایسی حالت اس پر طواف
واجب نہیں۔
- ★ مکہ سے نکلنے سے پہلے حائضہ اگر پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر

طواف وداغ کرنا واجب ہے اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہو تو واجب نہیں۔
 ★ جو شخص بغیر طواف وداغ کے مکہ سے چلا جائے تو جب تک میقات سے نہ نکلا ہو اس کو مکہ آکر طواف کرنا واجب ہے۔ احرام کی ضرورت نہیں اور اگر میقات سے نکل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دم بھیج دے یا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر آئے پہلے عمرہ کرے پھر طواف وداغ کر کے واپس جائے اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی دم وغیرہ نہ ہوگا۔

★ میقات سے نکلنے کے بعد آنے کے لئے عمرہ کا احرام ضروری ہے بلا احرام آنا منع ہے۔

★ تنغیم وغیرہ جانے والے کے لئے طواف وداغ واجب نہیں۔
 ★ طواف قدوم، طواف وداغ اور طواف زیارت کے لئے خاص ان طوافوں کا نام لے کر نیت کرنا ضروری نہیں۔ مطلق طواف کی نیت کافی ہے۔ مکہ میں داخل ہوتے وقت جو طواف کیا جائے گا وہ طواف قدوم ہو جائے گا۔ ایام نحر کا طواف طواف زیارت اور چلتے وقت کا طواف وداغ ہو جائے گا۔
 ★ طواف زیارت کے بعد اگر کوئی نفل طواف کیا تو وہ بھی طواف وداغ کے قائم مقام ہو جائے گا۔

★ طواف وداغ میں نہ رمل کرے نہ اس کے بعد سعی کرے۔ طواف فارغ ہو کر دو گانہ طواف پڑھے، قبلہ رخ کھڑا ہو کر خوب ڈٹ کر زمزم پیتے زمزم سر اور چہرہ پر اور بدن پر ملے اور اپنے اوپر بھی ڈالے۔ پھر بیت اللہ کی دہلی کی کنگر کو بوسہ دے، ملتزم شریف سے لپٹے، سینہ اور دایاں رخسار ملتزم سے لگا کر دایاں ہاتھ اٹھا کر بیت اللہ کا پردہ پکڑے جیسے غلام اپنے آقا کا دامن پکڑ رہا ہو اور خوب گڑ گڑائے آہ وزاری کرے اور بیت اللہ کی

جداقی پر متاسف و ملول جدا ہوا اور حجر اسود کا بوسہ لے کر، اُلٹے پاؤں
باب الوداع سے بیت اللہ کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتا اور روتا ہوا مسجد
سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑا ہو کر دُعا مانگے اور یہ پڑھے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ

ہائیزگی اور برکت سے لبریز بے انتہا تعریف سب کی سب

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْعُودَ بَعْدَ الْعُودِ الْمَرَّةَ

اللہ ہی کے لئے ہے۔ اے اللہ اپنے محترم گھر میں بار بار

بَعْدَ الْمَرَّةِ إِلَى بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي مِنْ

ایک دفعہ کے بعد دوبارہ حاضری کی سعادت سے مجھے

الْمَقْبُولِينَ عِنْدَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

مشرف فرما اور مقبولین میں میرا شمار کر۔ اے جلالت و

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ

کرامت والے مولا، اے اللہ بیت محرم میں میری یہ حاضری

الْحَرَامِ وَإِنْ جَعَلْتَهُ آخِرَ الْعَهْدِ فَعَوِّضْنِي

آخری نہ ہو۔ اور اگر میرا وقت آخر آ ہی گیا تو اس کے بدلہ

عَنْهُ الْجَنَّةَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. وَصَلَّى اللَّهُ

مجھے جنت مرحمت فرما۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے

عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

زیادہ رحم فرمانے والے

تبرکات حرم

★ حرم کی مٹی، پتھر، خشک لکڑی، اذخر (گھاس) کا حرم سے باہر نہ لےنا اور اپنے گھر لانا جائز ہے بشرطیکہ حرم کی زمین میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ مسجد ترام سے کٹ کر، مٹی وغیرہ لینا درست نہیں۔ بیت اللہ کے اندر کا گرد و غبار بطور تبرک لینا درست ہے۔

★ بیت اللہ کا پُرانا غلاف جو لوگ تبرک کے لئے لاتے ہیں اس کا یہ حکم ہے کہ اگر وہ غلاف بیت المال سے بنایا جاتا ہے تو بادشاہ کو اختیار ہے جس کو چاہے دے دے اور اس سے لوگ خرید لیں، اور اگر اوقاف سے بنایا جاتا ہے تو واقف کی شرط کے مطابق اس کا مصرف ہوگا۔ اگر واقف کی شرائط معلوم نہ ہوں تو قدیم سے جو دستور چلا آ رہا ہو اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

★ جو غلاف بیت اللہ پر چڑھا ہوا ہو، اس کا ٹکڑا کاٹنا، جائز نہیں۔

★ غلاف کا پڑا خریدنے والے کو پہننا جائز ہے۔ اگر وہ ریشم ہو تو مرد کے لئے ناجائز ہے اور اگر اس پر کچھ لکھا ہو یا کڑھا ہو تو کسی کے لئے بھی پہننا جائز نہیں۔

★ کعبہ کی زینبوتبرک کے طور پر لینا جائز نہیں چاہے اسپر لگی ہو چاہے علیحدہ، اگر کوئی لے لے تو واپس کرنا چاہیے البتہ اپنی خوشبو کعبہ کو لگائے اور پھر اس سے کچھ لے لے۔ تو یہ صورت جائز ہے اسی طرح کعبہ کی کوئی بھی چیز لینا یا خدام سے خریدنا جائز نہیں اپنی کوئی چیز کعبہ سے مس کر کے متبرک کر کے لانا جائز ہے۔

★ آب زمزم لانا جائز ہے۔ جس طرح کعبہ دیکھنا عبادت ہے اس طرح ثواب کی نیت سے زمزم کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔

★ زمزم سے کوئی ناپاکی دور کرنا۔ ناپاک چیز کو دھونا، غسل آنا، ناجائز ہے بطور تبرک غسل وضو کر سکتا ہے۔ ہاں زمزم کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ملے تو وضو اور غسل کرنا واجب ہے۔ تیمم کرنا جائز نہیں۔

★ زمزم سے استنجا کرنا حرام ہے بعض بزرگ کہتے ہیں کہ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے

★ زمزم کا کنواں چونکہ مسجد کے اندر ہے، اس لئے وہاں وضو کرنا، تھوکنے، ناک صاف کرنا اور غسل کی حالت میں وہاں جانا اور غسل کرنا جائز نہیں

★ زمزم کی خرید و فروخت جائز ہے، مگر مسجد حرم کے ساقی جس طرح پانی پلا کر بخش لیتے ہیں، فقہاء کے نزدیک یہ خرید و فروخت ہی ہے، جس کی مسجد میں ممانعت ہے۔ اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔ اگر ان حضرات کی امداد مطلوب ہو تو بغیر پانی پیئے مدد کر دی جائے۔

حج بدل

★ دوسرے شخص سے حج کرانے کو حج بدل کہتے ہیں، حج کرانے والے کو آتمرا اور اس کے حکم سے حج کرنے والے کو آتمور کہتے ہیں۔

★ ہر شخص اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ زندہ ہو یا مرد بخش سکتا ہے، اور وہ عمل چاہے بدنی ہو جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مالی، جیسے زکوٰۃ حج و صدقہ!

★ عبادات تین طرح کی ہوتی ہیں ① مالی، جیسے زکوٰۃ صدقہ فطر یہ عبادات نائب کے ذریعہ ادا کی جاسکتی ہیں، چاہے بضرورت نائب

مقرر کرے یا بلا ضرورت (۲) جانی، جیسے نماز روزہ، یہ نایتب کے ذریعہ ادا نہیں کی جاسکتیں۔ (۳) جانی و مالی دونوں سے مرکب جیسے حج، یہ نایتب کے ذریعہ صرف اسی صورت میں کرائی جاسکتی ہے جبکہ خود قادر نہ ہو، اگر خود قادر ہو تو پھر دوسرے سے نہیں کرا سکتا۔ البتہ نفلی حج و عمرہ دوسرے سے بھی یہ صورت کرا سکتا ہے۔

★ جس شخص پر حج فرض ہوا اور اس کو وقت بھی ملا مگر حج نہیں کرا سکا اور بعد میں ادا کرنے کی قدرت نہ رہی عاجز و معذور ہو گیا تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے اپنی زندگی میں کرائے یا وصیت کر جائے کہ مرنے کے بعد میری طرف سے حج کرانا۔ یہ وصیت اس کے ذمہ واجب ہے۔

★ ہاں اگر حج فرض ہونے کے بعد وقت نہیں ملا۔ یا فرض ہونیوالے سال ہی حج کو چلا گیا مگر راستہ میں فوت ہو گیا تو اس سے حج ساقط ہو گیا اس کے ذمہ وصیت واجب نہیں۔

★ عاجز ہونے کے اسباب یہ ہیں۔

★ موت۔ قید۔ ایسا مرض جس کے دور ہونے کی امید نہ ہو۔ جیسے فاجحہ۔ اندھا پن۔ لنگڑا ہونا۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہ رہے۔ عورت کے لئے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا۔ عجز ثابت ہونے کے لئے ان تمام اعذار کا موت کے وقت تک باقی رہنا شرط ہے۔

حج بدل کے شرائط

★ دوسرے شخص سے نفل حج کرانے کے لئے تو صرف حج کی اہلیت

یعنی اسلام اور عقل و تمیز کے علاوہ کوئی اور شرط نہیں البتہ فرض حج کسی دوسرے سے کرانے کے لئے بیس شرطیں ہیں، ان شرائط کے بغیر حج کرایا جائے گا تو ادا نہ ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

① حج کرانے والے پر حج فرض ہونا۔ اگر حج فرض ہونے سے پہلے حج کرا دیا اور بعد میں مالدار ہو گیا تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔ پہلا حج نفل شمار ہوگا۔

② حج فرض ہونے کے بعد خود حج سے عاجز ہونے کے بعد حج کرنا۔ اگر عاجز ہونے سے پہلے حج کرایا اور پھر عاجز ہو گیا تو حج ادا نہیں ہوا دوبارہ کرنا واجب ہے۔

③ موت کے وقت تک عاجز رہنا اگر مرنے سے پہلے عذر جانا رہا اور قادر ہو گیا تو خود حج کرنا واجب ہوگا البتہ ایسا عذر ہو جو عام طور پر دور نہیں ہوتا جیسے اندھا پن (وہ اندھا پن مراد نہیں جو آپریشن سے ٹھیک ہو جاتا ہے) اس میں اگر حج کے بعد قدرۃ آنکھیں اچھی ہو جائیں تو دوبارہ حج کرنا واجب نہ ہوگا۔

④ خود موجود ہو تو اپنی طرف سے دوسرے کو حج کرنے کا حکم دینا۔ اور اگر وصیت کر کے مرا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا۔ البتہ وارث اپنے مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے مرنے کے بعد بلا ان کی اجازت کے کرے تو جائز ہے اور اگر بلا وصیت مر جائے اور وارث یا کوئی غیر شخص اس کی طرف سے حج کر دے تو انشاء اللہ فرض ادا ہو جائے گا۔

⑤ بمصارف سفر میں حج کرانے والے کا روپیہ صرف ہونا۔ اگر حج کرنے والا اپنا روپیہ خرچ کرے گا تو اسی کا حج ہوگا۔ امر کا نہ ہوگا، ہاں اگر اپنے

پاس سے ختوج کر کے پھر آمر سے لے لیا تو آمر ہی کاج ہوگا۔ یا اکثر وہیہ آمر کا ختوج
ہوا اور کچھ تھوڑا سا لپنے پاس سے ختوج کیا تو بھی آمر کاج ہو جائے گا۔

⑥ احرام کے وقت آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ اگر افعال حج شروع
کرنے سے قبل بھی آمر کی طرف سے نیت کر لی تو درست ہے، افعال حج شروع
کرنے کے بعد نیت معتبر نہیں۔ آمر کا خرچہ واپس کرنا ہوگا۔

★ نیت دل کی کافی ہے زبان سے کہہ لینا افضل ہے۔ آمر کا نام بھول گیا
تو کوئی حرج نہیں "آمر کی طرف سے نیت کرتا ہوں" کہہ لینا کافی ہے۔

★ مامور نے آمر کی طرف سے حج کرتے وقت نیت میں حج فرض یا نفل کی
کوئی تعین نہیں کیا تو وہ آمر کی کاج فرض ہوگا اور اگر نفل کی نیت کر لی تو
وہ مامور کاج ہوگا آمر کا نہیں۔

④ صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا۔ اگر دو کی طرف
سے باندھا تو دونوں میں سے کسی کا نہ ہوگا مامور کا ہوگا۔ اور دونوں
آمروں کی رقم واپس کرنا ہوگی۔ حج کے بعد کسی ایک کے لئے متعین کرنا درست
ہوگا۔

⑤ صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔ اگر پہلے آمر کے حج کا احرام باندھا
پھر دوسرا اپنی طرف سے باندھ لیا تو جب تک دوسرا احرام نہ توڑے گا
آمر کاج نہ ہوگا۔

⑨ اگر آمر نے کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی شخص کاج کرنا اگر
ماور کسی عذر سے دوسرے شخص سے حج کراتے گا تو آمر کاج نہ ہوگا اور دونوں
منا من ہوں گے! ہاں آمر نے اختیار دیا ہو کہ خود کو یا کسی سے کرواؤ تو
جائز ہے۔

⑩ مومنین کا متعین ہونا۔ اگر آمر نے اس طرح متعین کیا کہ فلاں کرے دوسرے کرے، تو فلاں کے مرنے کے بعد کسی دوسرے کا حج کرنا جائز نہ ہوگا۔ ہاں اگر فلاں کا نام لیا مگر دوسرے کی نفی نہیں کی تو فلاں کے مرنے کی وجہ سے کسی دوسرے سے حج کرا دیا تو جائز ہے۔

⑪ آمر کے وطن سے حج کرنا۔ بعض لوگ مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں رہنے والوں سے حج بدل کرا لیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں اس صورت میں آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ البتہ اگر حج بدل وصیت کی وجہ سے کرایا جا رہا ہو اور تہائی مال اتنا کم ہو کہ اس میں مکہ و مدینہ سے ہی حج کرایا جاسکتا ہو تو حج صحیح ہو جائیگا۔ ⑫ سواری پر حج کرنا۔ اگر کسی نے پیدل حج کیا تو آمر کا نہ ہوگا۔ روپیہ واپس کرنا ہوگا۔ ہاں اگر پیدل کی اجازت دے دی ہو، یا خرچ کم ہو جانے کی وجہ سے پیدل چلا ہو تو جائز ہے۔

⑬ حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اسی کے لئے سفر کرنا۔ آمر نے حج کے لئے کہا اور اس نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر آکر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمر کا حج نہ ہوگا۔

⑭ جو میقات آمر کی ہے اس سے احرام باندھنا۔ مامور نے اگر میقات سے تو عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ جا کر حج کا احرام باندھا اور حج کیا تو آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ البتہ آمر کی اجازت سے ایسا کیا تو آمر کا حج صحیح ہو جائے گا۔ ⑮ آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ مثلاً آمر نے حج افراد کے لئے کہا اور مامور نے تمتع یا قرآن کیا تو یہ حکم کے خلاف ہو یا یہ حج کا مور کا ہوگا اور وہ آمر کو تادان دیگا۔ ہاں آمر کی اجازت سے تمتع اور قرآن کر سکتا ہے مگر دم تمتع اور قرآن اپنے پاس سے دینا ہوگا۔ اجازت کی صورت میں بھی بعض علماء کا اختلاف ہے

اس لئے آمر مامور کو حج کی اجازت کے وقت یہ کہہ دے کہ میری طرف سے حج کر دو، اور تمہاری مرضی ہے کہ حج افراد کو دیا تمہیں و قرآن! اس طرح یہ اختلاف بھی رفع ہو جائے گا۔

①۶ مامور نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع سے حج فاسد کر دیا تو آمر کا حج ادا نہیں ہوگا اور تاوان دینا پڑے گا۔

★ مامور کے ذمہ حج کی قضا ہے وہ اپنے مال سے حج کی قضا کرے
 آمر کی طرف سے حج کرنا چاہیے۔ تو حج قضا کے بعد پھر حج کرے۔

①۷ حج کا فوت نہ ہونا حج اگر فوت ہو گیا اور اس میں مامور کی کستی و کوتاہی کو دخل ہے تو اس کے ذمہ تاوان ہوگا۔ اگر آئندہ سال اپنے خرچ سے حج کر دے تو آمر کا حج ادا ہو جائے گا۔ اور اگر کسی آفت ناگہانی کے سبب ہوا تو مامور کے ذمہ تاوان تو نہیں مگر آمر کا فرض ادا نہیں ہوا۔ دوبارہ آمر کے خرچ پر کرے گا۔

①۸ آمر و مامور دونوں کا مسلمان ہونا۔ البتہ وصی کا مسلمان ہونا شرط نہیں۔

①۹ آمر و مامور کا عاقل ہونا۔ وصی ہو تو اس کا عاقل ہونا بھی شرط ہے۔

②۰ مامور میں اتنی تمیز اور فہم کا ہونا کہ افعال حج کو سمجھتا ہو۔

★ اجرت پر حج کرانا جائز نہیں۔ لیکن اگر کسی نے اجرت پر حج کیا تو وہ حج آمر کا ہی ہوگا۔ مامور سے اجرت واپس لی جائے گی اور حج پر جو خرچ ہوا وہ اس کو دلایا جائے گا۔

★ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ اگر حج بدل کرے تو حج ادا ہو جائے گا۔

★ عورت بھی دوسرے مرد یا عورت کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔

- بشرطیکہ محرم ساتھ ہو اور شوہر اجازت دے دے !
- ☆ مسئلے مسائل سے واقف اہل علم سے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو حج بدل کرانا افضل ہے۔
- ☆ قریب البلدوغیر کا اگر ہو مشیاء ہو اور احکام و مسائل سمجھنے کی تمیز رکھتا ہو وہ بھی حج بدل کر سکتا ہے۔
- ☆ جس سال آمر نے حکم کیا تھا اس سال کے بجائے دوسرے سال حج کرے گا تو بھی آمر کا حج ادا ہو جائے گا۔
- ☆ حج کے بعد مامور کو آمر کے وطن لوٹ کر آنا افضل ہے۔

مصارف سفر

- ☆ آمر مامور کو اتنا خرچ دے کہ وہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے کے لئے متوسط طریق پر کافی ہو جس میں نہ تنگی ہو نہ فضول خرچی اس کے علاوہ مصارف سفر میں سواری، کھانا، پینا، احرام کی چادریں پہننے کے کپڑے، ہنارے دھونے کا صابن، حمامی وغیرہ کی مزدوری، مکان کا کرایہ و روہ سامان جس کی عام طور پر حجاج کو ضرورت پڑتی ہے شامل ہے اس میں مامور کی حیثیت ملحوظ رکھی جائے گی۔
- ☆ مامور آمر سے بطور شرط اپنے عیال کا نفقہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آمر اپنی خوشی سے دیدے تو جائز ہے۔
- ☆ آمر کے مال میں سے کسی کی دعوت کرنا، صدقہ کرنا یا قرض دینا جائز نہیں، ہاں آمر کی اجازت سے جائز ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ آمر حج کے نفقہ کے علاوہ جزا نقد رقم دے وہ مامور کو ہبہ کر دے تاکہ اس کو ہر طرح

خرچ کرنے میں سہولت ہو اور حساب کتاب رکھنے کا جھنجھٹ نہ ہو، البتہ یہ خیال رہے کہ جو نفقہ حج کے لئے ہو وہ مامور کو بخشش نہ کرے کیونکہ وہ مامور کی ملکیت ہو جائے گا تو اس سے آمر کا حج ادا نہ ہوگا۔ نفقہ میں آمد و رفت کا کرایہ، خوراک، لباس، بستر، رہائش اور وہ ضروریات سفر شامل ہیں، جو حج کے سفر میں پیش آتی ہیں۔

★ آتے جاتے وقت قافلہ یا جہاز کے انتظار میں اگر رکنا پڑے تو خرچ آمر کے مال سے کرے گا اور اگر اپنی ضروریات سے بھرے تو اپنے مال سے خرچ کرے۔

★ اگر ذی الحجہ سے پہلے مکہ پہنچ جاتے تو آمر کے مال سے بلا اجازت خرچ کرنا جائز نہیں، ذی الحجہ شروع ہو جائے تو آمر کے مال میں سے خرچ کرے یہ اس وقت ہے کہ سفر کرنے میں آزاد و خود مختار ہو، اگر حکومتی نظم و نسق کی وجہ سے سفر اپنی مرضی سے نہ کر سکتا ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔

★ مامور سے اگر کوئی جنایت ہو جائے تو وہم جنایت اپنے مال سے دے آمر کے مال سے بلا اجازت دینا جائز نہیں۔

★ مامور حج سے فارغ ہو کر اپنی طرف سے عمرہ کر سکتا ہے، مگر عمرہ کا خرچہ اپنے پاس سے کرنا ہوگا۔

★ احرام باندھنے سے پہلے پہلے آمر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے، احرام باندھنے کے بعد نہیں لے سکتا، فی زمانہ بحالات موجودہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً بندرگاہ یا طیران گاہ سے جہاز روانہ ہونے سے پہلے پہلے لے سکتا ہے جہاز کی روانگی کے بعد نہیں اور یہاں تک کی آمد و رفت کے مصارف مامور آمر سے لے گا۔

★ حج سے فارغ ہونے کے بعد جو نقد، جنس کپڑے سامان آمر کے مال

سے بچے وہ امر یا اس کے ورثہ کو واپس کرنا لازم ہے اگر وہ ہبہ کر دیں تو لینا درست ہے، امر کے لئے مناسب یہ ہے کہ مامور کو عام اجازت دے دے کہ جس طرح اور جس جگہ چاہے صرف کرے۔

★ اپنے لئے تحفے تحائف و تبرکات امر کے مال سے لانا بلا اجازت جائز نہیں اسی طرح سفر مدینہ کے اخراجات بھی بلا اجازت امر کے مال سے لینا درست نہیں۔
★ حج بدل کرنے والا اگر اس حیثیت کا مالک ہے کہ اپنے کام کے لئے نوکر رکھتا ہے تو دوران حج وہ خادم رکھے تو امر سے اس کا خرچ لے سکتا ہے۔

حج کی وصیت

★ جو شرائط حج بدل کے ہیں وہ وصیت کے مطابق حج کرنے والے کے لئے بھی ضروری ہیں۔

★ وصیت صرف تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے۔ اس لئے تہائی مال سے حج کرایا جائے گا۔ چاہے وصیت میں اس کی قید لگائی ہو یا نہ۔

★ اگر تہائی مال میں گنجائش ہو تو میت کے وطن سے حج کرنا چاہیے اگر میت نے کسی جگہ کا تعین کر دیا ہو تو وہاں سے کراتے چاہے وہ جگہ مکہ سے قریب ہو چاہے دور، ورنہ جس جگہ سے تہائی مال سے ہو سکتا ہو وہاں سے کرا دے۔ اور اگر مال اتنا کم ہو کہ کسی بھی میقات سے کافی نہ ہو تو وصیت باطل ہے۔

★ اگر میت کا کوئی وطن نہ ہو تو جہاں فوت ہوا وہاں سے حج کراتے۔ اگر کوئی وطن ہوں تو جو وطن مکہ مکرمہ سے قریب ہو وہاں سے کرائے۔ جو زیادہ دور ہو وہاں سے نہ کراتے۔

★ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ میری طرف سے جو حج کرے اس کو اتنا مال دینا تو اس صورت میں وصی خود حج بدل نہیں کر سکتا۔ اور اگر صرف یہ کہا کہ میری طرف سے حج کرا دینا تو وصی خود بھی اس کی طرف سے حج کر سکتا ہے۔

★ میت نے اگر یہ وصیت کی کہ اس کے مال سے حج کرایا جائے اور حج سے جو مال بچے وہ حج کرنے والے کو دے دیا جائے تو یہ وصیت درست ہے اور حج کرنے والے کو وہ مال لینا درست ہے۔

★ میت کی طرف سے حج کرنے والا اگر وقوف عرفہ کے بعد مرجاتے تو میت کا حج ادا ہو جائے گا۔

★ حج بدل میں آمر یہ اجازت دے دے کہ میقات سے مامور اپنے لئے یا امر کے لئے یا امر کے کسی عزیز کے لئے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے پھر مامور یہ عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے لوٹتے وقت افراد کا احرام باندھ کر امر کے لئے حج کرے تو یہ بھی جائز ہے امر کا حج صحیح ہو جائے گا۔

★ اسی طرح مامور نے امر کے لئے میقات سے حج افراد کا احرام باندھا اور طواف قدوم کر کے احرام کی حالت ہی میں مدینہ منورہ چلا گیا تو یہ بھی جائز ہے، مدینہ سے واپسی پر طواف قدوم نہ کرے بلکہ نفلی طواف کرے۔

اس دوران ممنوعات احرام سے احتراز کرتا رہے اور نہ دم دینا ہو گا۔

★ مامور حج بدل میں اگر میقات سے احرام نہ باندھے اور بالاسی بالا مدینہ منورہ چلا جائے اور وہاں سے واپسی پر مدینہ کی میقات سے حج افراد کا احرام باندھ کر آئے تو یہ صورت بالاتفاق جائز ہے۔

احصار

★ لغت میں حصار کے معنی منع کرنے اور قید کرنے کے ہیں، اور شرعاً

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن، یا درندہ یا مرض وغیرہ کی وجہ سے عرفات اور طواف دونوں سے یا رکن عمرہ صرف طواف روکنا اور جس شخص کو روکا جائے اسے محض کہا جاتا ہے۔

☆ کسی کو مندرجہ ذیل اسباب میں سے اگر کوئی سبب پیش آجائے تو اسے محض کہا جائے گا۔

- ① کوئی دشمن خواہ مسلمان ہو یا کافر روک دے ② کوئی ایسا درندہ رکاوٹ بن جلتے جس کے دفعیہ سے عاجز ہو جائے ③ قید کر دیا جائے یا حاکم ممانعت کر دے ④ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ جائے یا اتنا لنگڑا ہو جائے کہ چل نہ سکے ⑤ سفر کی وجہ سے مرض کے خطرہ ہو، خواہ اپنے تجربے سے یا کسی دیندار مسلمان طبیب کے کہنے سے ⑥ عورت کے محرم یا شوہر کا راستہ میں مکہ سے مدت سفر کی دوری پر فوت ہو جانا، یا ابتداء ہی احرام باندھنے کے بعد محرم یا شوہر کا موجود نہ ہونا، جبکہ مکہ سے تین دن یا زیادہ فاصلہ پر ہوں۔ ⑦ سفر خرچہ اور پیسہ اذناغ ہو جائے ⑧ سواری ہلاک ہو جائے، اگر سپید چلے پر قادر ہو تو محصر نہ ہوگا، یا سپیدل تو چل سکتا ہے مگر ہلاکت کا اندیشہ ہے تو بھی محصر ہو جائے گا۔ ⑨ سپیدل چلنے سے عاجز ہو جائے اور سواری پاس نہ ہونے اتنی رقم ہو کہ سواری کا خرچ برداشت کر سکے۔ ⑩ مکہ یا عرفات کا راستہ بھول جانا ⑪ شوہر، بیوی کو حج نفل یا عمرہ سے روک دے جبکہ اس نے احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو ⑫ احرام کے بعد عورت پر عدت واجب ہو جائے۔

☆ جب یہ امور احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے کسی مرد و عورت کو پیش آئیں تو وہ محصر ہوگا اور وقوف عرفہ کے بعد پیش آئیں تو

محصر شرعی نہ ہوگا۔

★ اگر قارن یا مفرد طواف یا وقوف دونوں میں سے کسی ایک پر قارن ہے تو وہ نحر نہ ہوگا۔

★ اگر وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے روک دیا گیا تو اس کا حج ہو گیا۔ بال مندر اگر احرام کھول دے البتہ جب تک طواف زیارت نہ کر لے گا۔ عورت حلال نہ ہوگی اور طواف زیارت جب چاہے کر سکتا ہے لیکن ایام نحر گذر جانے کے بعد کرے گا تو تاخیر کا دم جرمانہ دینا پڑے گا۔ اور اگر وقوف سے روک گیا تو جب تک حج کا وقت باقی ہے انتظار کرے جب حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے افعال کر کے حلال ہو جائے۔

★ اگر مکہ مکرمہ میں ایسا واقعہ پیش آجائے کہ وقوف عرفہ اور طواف زیارت دونوں سے روک دیا جائے تو بھی محصر ہوگا۔ اگر ایک سے رکھا ہے تو نحر نہ ہوگا۔

محصر کا حکم جب امور مذکورہ کی وجہ سے کوئی شرعاً محصر ہو جائے تو یا تو وہ اس امر کے زوال کا انتظار کرے۔ اور حج میل سکے تو حج کرے ورنہ عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اگر انتظار طویل ہو اور وہ جلد حلال ہونا چاہے تو پھر کسی کو دم یا رقم دے کر حرم میں بھیجے یا مکہ میں کسی کو خطا تار یا کسی ذریعہ سے اطلاع دے، اور وقت و تاریخ متعین کر دے، کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں جا نوروز فتح کر دے۔ اب اسے اختیار ہے چاہے وہیں ٹہرا رہے چاہے گھر لوٹ آئے۔

★ محصر کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے سرفسٹانا شرط نہیں ہے، ذبح کا جو وقت مقرر کیا ہے اس روز ذبح کر دینے سے ہی حلال ہو جائے گا۔

★ اگر حج یا عمرہ کے احرام میں ہے تو ایک دم بھیجے اگر قارن ہے تو

دو دم بھیجے، قارن ایک دم سے حلال نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ دونوں احراموں سے ایک دفعہ ہی حلال ہوتا ہے۔

☆ دم احصار کا آیام نحر میں ہونا شرط نہیں حرم میں ہونا شرط ہے، ہاں اگر کسی ایسی جگہ محصور ہو جہاں سے حرم تک دم پہنچنا ناممکن نہ ہو، تو ایسی حالت میں حرم سے باہر بھی ذبح کر کے حلال ہونے کی گنجائش ہے۔ مگر میل خیال ہے کہ آج کل ذرائع مواصلات کی ترقی نے اس کو ممکن بنا دیا ہے آدمی دنیا کے کسی نقطہ میں ہو، ڈاک، تار، فون وغیرہ کے ذریعہ ایسا انتظام ہو سکتا ہے کہ حرم ہی میں ذبیحہ کا انتظام کیا جاسکے۔ اس لئے حراہی میں ذبیحہ کرتے۔

زوال احصار کے بعد حج یا عمرہ کی قضا | احصار دور ہونے کے بعد جس چیز کے احرام سے بذریعہ ذبح دم حلال ہوا تھا اس کی قضا واجب ہے۔ مثلاً احرام حج سے حلال ہوا تھا تو قضا میں ایک حج اور ایک عمرہ کرنا واجب ہوگا۔ بشرطیکہ حج کا وقت نکل گیا ہو۔ اور احصار والے سال حج نہ کر سکا ہو اور اگر ابھی اس سال کا حج نہ ہوا اور اسی سال دوبارہ احرام باندھ کر حج کر لیا تو قضا کی نیت ضروری نہیں اور عمرہ کرنا بھی واجب نہ ہوگا۔

☆ اور اگر قرآن کے حج سے حلال ہوا تھا تو اس پر ایک حج اور دو عمرے قضا کرنے واجب ہوں گے، اور اس کو اختیار ہوگا کہ یہ حج قضا قرآن کرے اور ایک عمرہ بعد میں کر لے۔ یا حج علیحدہ کر لے اور دو عمرے علیحدہ علیحدہ کر لے اور یہ صورت بھی اسی وقت ہے جب احصار کے سال قرآن نہ کر سکے، اگر اسی سال کر لے تو صرف حج کے ساتھ کئے جانے والا عمرہ قرآن ہی واجب ہوگا، عمرہ قضا واجب نہیں ہوگا۔

★ اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا ہے تو صرف ایک عمرہ ہی کرنا ہوگا جس وقت چاہے عمرہ کر سکتا ہے۔

★ اگر حج نفل کے احصار کی وجہ سے حلال ہوا تھا تو اگر اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت ضروری نہیں لیکن اگر دوسرے سال کیا تو قضا کی نیت واجب ہوگی اور حج فرض کی صورت میں قضا کی نیت واجب نہیں چاہے کبھی کرے۔

★ وجوب قضا ہر محصر پر ہوتا ہے خواہ حج فرض ہو، نفل ہو، اپنا ہو یا حج بدل حج صحیح ہو یا فاسد، حاجی آزاد ہو یا غلام۔ البتہ غلام پر قضا آزاد ہونے کے بعد واجب ہوگی۔

★ اگر محصر کے پاس دو جانور ہے نہ اتنا روپیہ ہے کہ اس سے جانور خرید جائے یا جانور اور روپیہ تو موجود ہے لیکن کوئی ایسا آدمی موجود نہیں جس کے ذریعہ جانور یا قیمت بھیج کر دم ذبح کراتے تو وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک حرم میں ذبح نہ کراتے یا جا کر عمرہ نہ کرے۔ جب تک ان دونوں کاموں میں سے کوئی ایک کام نہ کریگا ہمیشہ محرم رہیگا۔

★ مشہور مذہب تو یہی ہے کہ احصار کے دم کے عوض میں روزہ رکھنا یا صدقہ دینا کافی نہیں مگر امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بھی کافی ہے یا صدقہ نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھے تو بھی کافی ہو جائے گا۔

حج کا فوت ہو جانا

★ حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نے ارذی الحج کی صبح صادق تک

ایک سیکنڈ کے لئے بھی وقوف عرفہ نہیں کیا تو اس کا حج فوت ہو گیا۔ اگر روزی الحج کے زوال سے، روزی الحج کی صبح صادق تک کسی بھی وقت جان کر، بھول کر، خوشی سے، زبردستی، ہوش میں یا بیہوشی میں، پیدل سوار، موٹر میں، جہاز میں، ٹہلتے ہوئے، دوڑتے ہوئے، غرض کسی صورت میں اور کتنے ہی کم وقفے کے لئے میدان عرفات میں وقوف یا مرور ہو گیا تو حج پورا ہو گیا۔
 * حج کسی عذر سے یا بلا عذر سے فوت ہو جائے تو حج کے باقی افعال ترک کر دے، اور اسی احرام سے عمرہ کے افعال یعنی طواف و سعی کر کے احرام کھول دینا واجب ہے۔

☆ جس کا حج فوت ہو جائے اس پر طواف صبرا اور قربانی واجب نہیں ہوتی۔

☆ اگر مفرد کا حج فوت ہو جائے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے تو اس پر صرف حج کی قضا واجب ہے عمرہ اور دم قربانی واجب نہیں۔ نہ طواف صبرا واجب ہے۔

☆ اگر قارن تھا، اور حج فوت ہونے سے پہلے عمرہ نہ کر سکا تھا تو اب پہلے عمرہ کا طواف و سعی کرے، اس کے بعد طواف و سعی حج کے فوت ہونے کی کر کے سر منڈا کر کے حلال ہو جائے، اس پر صرف حج کی قضا واجب ہوگی، دم قرآن ساقط ہو جائے گا۔ حج قضا کے ساتھ عمرہ بھی واجب نہ ہوگا۔

☆ اگر تمتع تھا تو حج فوت ہونے کی وجہ سے تمتع بھی ساقط ہو گیا۔ اب نہ رکے حلال ہو جائے اور قضا صرف حج کی کرے۔

☆ عمرہ فوت نہیں ہوتا۔ کیونکہ ۹ تا ۱۳ روزی الحج کے علاوہ ہر وقت

جائز ہے۔ ان ایام میں حرام ہے، اگر ان ایام میں کوئی عمرہ کر لے تو عمرہ تو ہو جائیگا مگر گنہگار ہوگا۔

★ حج کی قضا چار باتوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔
 ① وقوف عرفہ فوت ہو جائے ② احصار پیش آجائے ③ جماع سے حج کو فاسد کر دے اور ④ حج کا احرام باندھنے کے بعد احرام چھوڑ دے۔

ممنوعات احرام و حرم

یعنی جنایات کا بیان

★ جنایات، جنایت کی جمع ہے لغت میں جنایت خطا اور تفصیر کو کہتے ہیں اور حج کے سلسلہ میں ہر اس فعل کا ارتکاب جنایت ہے جس کا احرام یا حرم کی وجہ سے ارتکاب ممنوع ہو۔
 ★ احرام کی جنایات آٹھ ہیں۔

- ① خوشبو استعمال کرنا ② سلا ہوا کپڑا پہننا ③ سر اور چہرہ ڈھانکنا ④ بال دور کرنا یا اپنے بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔
- ⑤ ناخن کاٹنا ⑥ جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ بوس و کنار کرنا
- ⑦ واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا اور ⑧ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

★ حرم کی دو جنایات ہیں

- ① حرم کے جانور کو شکار کرنا یا تکلیف پہنچانا ② حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا۔

ان سب کے ترتیب وار بیان سے پہلے بعض قواعد کلیہ سمجھ لینے چاہئیں جنایات کے بیان میں ان سے کافی مدد ملے گی۔

قاعدہ ۱:- جنایت کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور اسی فعل کو کامل طور سے کیا جائے تو دم کا وجوب حتی طور سے متعین ہے۔ اور اگر بلا عذر ناقص طور سے ارتکاب کرے تو صدقہ کا وجوب حتی ہے اگر عذر کی وجہ کامل طور پر ارتکاب کرے تو دم۔ صدقہ یا روزہ تینوں میں سے کوئی ایک جزا بطور اختیار واجب ہے جو چاہے ادا کر دے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور پر ارتکاب کیا تو روزہ و صدقہ میں سے ایک واجب ہے جو چاہے ادا کر دے۔

قاعدہ ۲:- حرم کی جنایات اور خشکی کے شکار کی جزا میں اختیار ہے کہ اس کی قیمت کا جانور ذبح کر دے بشرطیکہ اس قیمت میں جانور آسکتا ہو یا اس کی قیمت صدقہ کر دے یا اس کے بجائے روزے رکھے۔

قاعدہ ۳:- قارن پر عمرہ ادا کرنے سے پہلے جنایت احرام میں دو جزائیں ہوتی ہیں اور مفرد پر ایک البتہ قارن اگر میقات سے بلا احرام گزر جائے تو اس پر بھی ایک جزا واجب ہوگی۔

قاعدہ ۴:- جس جگہ جزا میں دم کا لفظ بولا جائے اس سے مراد ایک بکری، بھیڑ وغیرہ یا گلے واؤنٹ وغیرہ کا ساتواں حصہ ہوتا ہے اور اس میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

بدنہ، جہاں بولا جاتا ہے اس سے پوری گائے یا اونٹ وغیرہ مراد ہوتا ہے اور بدنہ کی قربانی صرف دو جنایتوں میں واجب ہوتی ہے

① حیض نفاس یا غسل کی حالت میں طواف زیارت کرنا۔

② وقوف عرفہ کے بعد حلق سے پہلے جماع کرنا۔

اور جہاں لفظ صدقہ مطلق بولا جاتا ہے اس سے صدقۃ الفطر کی مقدار یعنی پونے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت مراد ہوتی ہے۔

بعض جگہ مطلق صدقہ کے بجائے کہا جاتا ہے ”کچھ صدقہ کرے“
اس میں مٹھی بھر قلعہ یا اس کی قیمت یا ایک روٹی یا ایک دو
قرش نقد بھی کافی ہوتا ہے۔

البتہ کپڑا پہننے، خوشبو لگانے، ناخن کاٹنے اور بال مونڈنے کی
جزا میں جہاں صدقہ کا ذکر ہے اس سے چھ مساکین کو تین صاع
گندم دینا مراد ہے، اور وہ اس صورت میں ہے جبکہ جنایت کاملہ
بعذر ہو (ایک صاع اسی تولے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کا
ہوتا ہے)

قاعدہ ۵ :- ممنوعات احرام کا معاملہ عبادات سے مختلف ہے، اس میں بھول
چوک، عذر بلا عذر ہر حال میں جزا لازم ہوتی ہے۔ احکام احرام کے
خلاف کوئی جنایت خواہ ناواقفیت سے ہو یا بھول چوک سے ہو،
خوشی سے ہو یا کسی کی زبردستی سے، جاگتے ہیں یا سوتے ہیں، ہوش
کی حالت میں چاہے بے ہوشی کے عالم میں اور نشہ کی حالت میں
تنگدستی اور مجبوری سے خود کرے یا دوسرے سے کراتے ہر حال
میں جزا واجب ہوتی ہے اور اس تفصیل میں مرد و عورت دونوں
برابر ہیں، صرف دو فرق ہیں، ایک تو یہ کہ خطا و نسیان یا
عذر سے خلاف ورزی کرنے میں گناہ نہیں ہوتا صرف جزا

لازم ہوتی ہے اور بلا عذر کرنے میں گناہ بھی لازم ہوتا ہے اور جزا بھی واجب ہوتی ہے۔ پیسے والا بلا عذر اس گھمنڈ میں جنائیت کرے کہ قربانی دے دیگا تو وہ سخت گنہگار ہوگا اور اس کا جج بھی مبرور نہیں ہوگا۔

دوسرا فرق یہ ہے بلا عذر خلاف ورزی کی صورت میں جو جزا مقرر کی گئی ہے وہ ہی واجب ہوتی ہے اس کے بدلے میں روزے رکھنا کافی نہیں ہوتا اور جو عذر سے کی جائے تو اس میں سہولت اور اختیار ہے۔

قاعدہ ۱۔ واجبات رجب اگر بلا عذر چھوٹ جائیں تو جزا واجب ہوتی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوٹ تو جزا واجب نہیں ہوتی۔

شرائط وجوب جزا جزا واجب ہونے کے لئے اسلام، عقل اور بلوغ شرط ہے، کافر، پاگل اور نابالغ پر جزا واجب نہیں ہوتی نہ اس کے ولی پر واجب ہوتی ہے، البتہ اگر احرام باندھنے کے بعد پاگل ہوا اور پھر اچھا ہو گیا تو کئی سال بعد اچھا ہوا ہو، تو ممنوعات احرام کی جزا اس پر واجب ہوگی۔

اعذار شرعی جنایات کے سلسلہ میں شرعی عذریہ ہیں۔

- ① ہر قسم کا بخار ② سخت سردی ③ سخت گرمی ④ رجم پھوڑے پھنسی کا ہوا، چوٹ کا ہوا۔ یا ہتھیار کا ⑤ درد، سر کا یا آدھے سر کا ⑥ سر میں کثرت سے جوشیں پڑ جانا ⑦ بچنے لگوانا ⑧ مرض یا سردی سے ہلاک ہونے کا ظن غالب ہونا ⑨ جنگ کے لئے ہتھیار لگانا۔

✱ خطا، نسیان، مسئلہ سے ناواقفیت، بیہوشی، نشہ، نیند اور مفلسی شرعی اذاریں ہیں۔

✱ جنایات کی جزا اور کفارات فوراً ادا کرنا تو واجب نہیں، البتہ بجلد ادا کرنا افضل ہے۔ اور اخیر عمر میں کہ موت کا ظن غالب ہو اس وقت ادا کرنا واجب ہے اس وقت تاخیر کی تو گناہ ہو گا۔ اور وصیت کرنی واجب ہوگی۔ اگر وارث بلا وصیت جزا ادا کر دیں تو ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ وارث جزا میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔

✱ اب ترتیب و احرام کی جنایات بیان کی جاتی ہیں اور جنایات کا مکملہ و ناقصہ کی تفصیل بھی جنایات کے تحت اپنے اپنے موقع پر آئے گی۔

ا۔ خوشبو استعمال کرنا

✱ ہر وہ چیز خوشبو ہے جس کی بو خوشگوار اور اچھی ہو، اور اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو۔ اوہ اہل عقل اسے خوشبو شمار کرتے ہوں، جیسے مشک، کافور، گلاب، صندل، ورس، کسم، زعفران، حنا، یوبان، بنفشہ، چنبلی، بیلا، نرگس، چمپا، تل، کاتیل، زیتون، کاتیل، خطمی، اگر، عود، عنبر اور دیگر عطریات و خوشبویات۔

✱ پھول اور خوشبو دار پھل سونگھنے سے کوئی جزا واجب نہیں ہوتی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اسی طرح عطار کی دکان پر بھی بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ خوشبو سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے۔

✱ کسی ایسے مکان میں داخل ہوا جہاں دھونی دی گئی تھی اور اس

کی وجہ سے کپڑے سے خوشبو آنے لگی تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ خوشبو کا کوئی جز کپڑے سے نہ چٹ گیا ہو۔

★ احرام باندھنے سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کی خوشبو کتنے ہی دن باقی رہے اس کا کوئی حرج نہیں۔

★ جس عرح کپڑے اور بدن پر خوشبو لگانا منع ہے، اسی طرح خوشبو کا کھانا بھی منع ہے۔ البتہ خوشبو ڈال کر پکایا ہوا کھانا منع نہیں مگر پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

★ اگر خوشبو ٹپکا ہوا نہ ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خوشبو کی چیز غالب ہے گو خوشبو نہ بھی آتی ہو تو دوم واجب ہوگا اور اگر وہ چیز مغلوب ہے تو صدقہ ہے نہ دوم، گو خوشبو خوب آتی ہو، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

★ پینے کی چیز مثلاً چائے، تہوہ وغیرہ میں اگر خوشبو غالب ہے تو دوم ہے، مغلوب ہے تو صدقہ، لیکن اگر ایک مجلس میں کئی مرتبہ پیا تو دوم واجب ہوگا۔

★ لین، سوڈا، شربت جسمیں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو بحالت احرام پینا جائز ہے اور اگر خوشبو ملی ہوئی ہو گو برائے نام ہو پی جاتے تو صدقہ واجب ہوگا لیکن ایک ہی مجلس میں کئی بار پئے تو دوم واجب ہوگا۔

★ خوشبودار مرہم یا بام وغیرہ جسمیں خوشبو غالب ہو اور وہ بچی ہوئی نہ زخم پر لگائی تو صدقہ واجب ہے اور اگر وہ زخم بڑے عضو کی برابر ہے تو دوم واجب ہوگا۔

★ تل اور زیتون کا تیل بطور دال لگانے اور کھانے سے کچھ واجب نہیں خوشبو کے طور پر استعمال کرنے سے اجتناب ہوگی بڑا عضو ہو تو دوم ورنہ صدقہ۔

★ دار چینی و گرم مصالحہ کھانے میں ڈال کر پکانا اور کھانا جائز ہے۔ کھانے پر دہرائے بھی دار چینی وغیرہ ڈال کر کھانے سے کچھ لازم نہ آئے گا۔

☆ چربی، گھی، روغن بادام، کڑوائیل کھانا اور لگانا جائز ہے۔

☆ بلاخوشبو کا سرمہ لگانا بھی جائز ہے۔ خوشبودار ہو تو صدقہ ہے

اگر دو مرتبہ سے زائد لگایا تو دم واجب ہوگا۔

☆ خوشبودار تیل پھولوں سے بنا ہو یا اینس وغیرہ ڈال کر بنایا ہو ایک حکم

ہے بڑے عضو پر لگانے سے دم، چھوٹے عضو پر لگانے سے صدقہ واجب ہوتا ہے۔

☆ جو اشیاء خود خوشبو ہوں وہ دوا کے طور پر لگائی جائیں تب بھی جڑا ہوتی ہے

☆ پاؤں میں لونگ لانی کھانے سے کوئی جڑا نہیں البتہ مکروہ ہے

خوشبودار دوا کو کا بھی یہی حکم ہے، مگر کتب فقہ کی بعض عبارات سے دم

لازم آنے کا اشارہ نکلتا ہے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ نہ کھائے! اسی طرح

خوشبودار صابن بھی استعمال نہ کرے۔ اس کے ایک مرتبہ استعمال سے صدقہ

ہوگا اور کئی مرتبہ کے استعمال سے دم!

☆ خوشبو کا استعمال، بدن، لنگی، چادر، بستر اور سب کپڑوں میں

ممنوع ہے، خوشبودار خضاب، دوا بھی ممنوع ہے، خوشبودار چیز سے بدن یا

سردھونا بھی ممنوع ہے۔

☆ حالت احرام میں خوشبو استعمال کرنے کے معاملہ میں عورت و مرد

یکساں ہیں۔

☆ عاقل بالغ محرم نے کسی سارے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ،

پنڈلی، ہاتھ، داڑھی، پتیلی، ران وغیرہ پر خوشبو لگائی تو دم واجب

ہوگا چاہے لگاتے ہی فوراً دور کر دی ہو، اور اگر بڑے عضو کے کچھ حصہ پر

یا چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ پر لگائی تو صدقہ

واجب ہوگا۔ اور یہ چھوٹے بڑے عضو کا امتیاز اس وقت ہے جبکہ خوشبو کم

ہو، اگر خوشبو زیادہ ہے تو چھوٹے عضو پر لگانے سے بھی دم ہوگا بھٹوٹے زیادہ کا مدار عرف پر ہوگا، اور کوئی عرف نہیں تو پھر جسے دیکھنے والا لگانے والا زیادہ سمجھے وہ زیادہ اور جسے کم سمجھے کم ہوگی۔

★ اگر ایک جگہ بیٹھ کر سارے بدن پر خوشبو ملی تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر بدن کے مختلف حصوں پر لگائی تو پھر صحت کے لئے الگ الگ دم ہوگا۔
★ بدن پر متفرق طور سے خوشبو لگائی اگر ان کا مجموعہ بڑے عضو کی برابر ہو جائے تو دم ہوگا ورنہ صدقہ

★ اگر ایک محرم دوسرے محرم کے خوشبو لگائے تو لگوانے والے پر جزا ہوگی۔ لگانے والا فعل حرام کا ترکب ہوگا۔ اسپر کوئی جزا نہ ہوگی۔
★ عورت اگر پوری ہتھیلی پر ہندی لگائے گی تو دم واجب ہوگا اسی طرح ساری داڑھی پر ہندی لگانے سے بھی دم واجب ہوگا، مرد اگر ہاتھ وغیرہ پر ہندی لگائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

★ اگر کپڑے پر خوشبو لگائی یا خوشبو لگا کپڑا پہنا اور وہ خوشبو ایک مربع بالشت میں یا اس سے زائد جگہ پر لگی ہوتی ہے اور پہننے کی مدت ایک پورا دن یا ایک پوری رات ہو تو اس پر دم واجب ہوگا۔ اور اگر بالشت سے کم ہو یا پورا دن یا پوری رات سے کم وقت تک پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔
★ آدھی رات سے آدھا دن تک یا آدھے دن سے آدھی رات تک کا وقفہ پورا دن یا پوری رات شمار ہوگی۔

★ اگر اس مدت مذکورہ تک کپڑا پہننے کی وجہ سے دم دے دیا مگر کپڑا نہیں اتارا تو دوسرا دم دینا ہوگا۔ اور اگر دم نہیں دیا اور کئی روز پہن کر پھر اتارا تو ایک ہی دم واجب ہوگا۔

★ اگر پورے سر یا چوتھائی سر پر پتیلی ہندی کا لپ کیا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر گاڑھی لگائی تو دو دم واجب ہوں گے، جبکہ پورے دن یا پوری رات لگاتے رکھی ہو، اگر دن رات سے کم مدت تک لگائے رکھی تو ایک دم اور ایک صدقہ واجب ہوگا۔

② سلا ہوا کپڑا پہننا

★ انسانی بدن یا کسی عضو کی ہتیت پر سلا ہوا یا بُنا ہوا، یا چپکا کر، یا پن وغیرہ لگا کر تیار کیا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں مرد کے لئے منوع ہے۔

★ ایسا ممنوع کپڑا پہننے کے عام طریقہ کے مطابق پورے ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دو دم واجب ہے، اس سے کم مدت میں صدقہ واجب ہے۔ اگر آپ گھنٹے سے کم عرصے تک پہنا تو ایک مٹھی گندم دیدے۔

★ کرتہ کو چادر کی طرح لپیٹ لیا یا لنگی کی طرح باندھ لیا یا شلوار کو لپیٹ لیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ سسلے ہوئے کپڑے پہننے کا جو طریقہ ہے اس کے خلاف پہننے سے جزا لازم نہ ہوگی۔

★ چوغہ، عبا و قبا صرف مونڈھے پر ڈال لی نہ بٹن لگاتے نہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے تو اس سے بھی کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن یہ طریقہ مکروہ ہے۔ اگر بٹن لگائے یا ایک ہاتھ آستین میں ڈال لیا تو کفارہ لازم ہوگا۔

★ چادر کوری سے باندھنے سے بھی کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن یہ طریقہ بھی مکروہ ہے، اسی طرح چادر میں پن لگانا بھی درست نہیں۔

★ ہمیانی، کپڑے یا چڑے کی مٹی احرام کے نیچے یا اوپر باندھنے میں کوئی حرج نہیں، گلے میں بستہ وغیرہ ٹسکانا بھی درست ہے۔

★ بخار کی وجہ سے کپڑا پہنا، اور بخار اتر گیا مگر کپڑا نہیں اتارا، اور دوسرا بخار چڑھ گیا یا اور کوئی مرض پیدا ہو گیا تو دوسرا کفارہ واجب ہوگا۔ مطلب یہ کہ ہر مرض علیحدہ سبب شمار ہوگا۔

★ اگر تیسرے دن کا بخار جاڑا آتا ہے، یا کوئی دشمن مقابلہ پر ہے اور اس کی وجہ سے روز کپڑا پہننا اتارنا پڑتا ہے تو یہ ایک ہی سبب شمار ہوگا۔ اور ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ اگر کوئی دوسرا بخار آگیا یا دوسرا دشمن مقابلہ پر آگیا تو اس کی وجہ سے دوسرا کفارہ واجب ہوگا۔

★ اگر ایک ہی ضرورت کی وجہ سے یا بلا ضرورت کئی کپڑے ایک ہی وقت یا متفرق اوقات میں ایک رات یا دن پہنے تو ایک ہی جزا واجب ہوگی، اور اگر ایک کپڑا ضرورت سے اور دوسرا بلا ضرورت پہنا تو دو جزا واجب ہوگی۔

★ ایک ہی ضرورت سے مراد ایک وقت کی ضرورت ہے چاہے ضرورت مختلف قسم کی ہوں۔ مثلاً در دسری کی وجہ سے عمامہ یا رومال باندھا، سردی کی وجہ سے کرتہ پہنا، پھنسیوں کی وجہ سے موزہ پہنا، اور ایک دن میں یہ تینوں چیزیں استعمال کی جائیں تو ایک ہی جزا واجب ہوگی۔ ہاں ایک ضرورت ختم ہوگئی اور اس کے بعد دوسری ضرورت کے لئے دوسرا کپڑا پہنا تو جزا واجب ہوں گی۔

★ موزے اور ایسا جو تاجس سے قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے پہننا منع ہے، ایک دن یا رات دن جتنی مدت پہنے رہنے سے دم اور اس سے کم مدت میں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

③ سر اور چہرہ ڈھانکنا

☆ مرد کے لئے احرام میں سر اور منہ دونوں کا ڈھانکنا ممنوع ہے اور عورت کے لئے صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے۔ اس لئے اگر احرام کی حالت میں سارا یا چوتھائی سر یا وارٹھی ایسی چیز سے ڈھانکی جس سے عادتاً ڈھانکا جاتا ہے جیسے عمامہ، ٹوپی، رومال، چادر، رضائی، کمبل، سلایا بے سلا کپڑا، وغیرہ اس سے جزا واجب ہوگی، اس میں بھول چوک، نادانستہ، دانستہ، عذر بلا عذر، خوشی، زبردستی، خود یا غیر کسی صورت سے ہو، ہر حال میں جزا ہے۔

☆ اگر ایک دن یا ایک رات پورا یا چوتھائی سر یا چہرہ کپڑے سے ڈھانکا تو دوم واجب ہوگا، اور اگر چوتھائی سے کم یا ایک دن، یا ایک رات سے کم مدت تک ڈھانکا تو صدقہ واجب ہوگا۔

☆ اگر سر کو خلاف عادت و معمولی چیزوں سے ڈھانکا جیسے طشت، رکابی، ٹوکرا، لکڑی شیشہ وغیرہ۔ تو اس سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔

☆ محرم کے سوتے ہوئے کسی اور نے سر یا چہرہ ڈھانپ دیا، تو اگر بلا عذر ایسا کیا تو دوم حتمی واجب ہوگا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے کیا تو اختیاری جزا ہوگی۔ اور یہ دم محرم کے ذمہ ہے۔

④ بال مونڈنا یا کترنا

☆ بال مونڈنے، کترنے، اکھاڑنے کسی دوا سے صاف کرنے یا جلانے سب کا ایک حکم ہے جزا میں کوئی فرق نہیں، اور پھر خود مونڈے یا

منڈواتے، قصداً ہو یا بھول سے خوشی سے ہو یا زبردستی سب میں
جزا ہے۔

★ چوتھائی سر یا داڑھی، کے بال دور کر لے میں دم واجب ہے اور
اس سے کم میں صدقہ !

★ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بالوں میں سے ایک پورا ننگل کے
برابر کٹائے تو دم ہے اس سے کم میں صدقہ۔

★ تمام گردن، ایک پوری بغل یا زیر ناف کے بال میں دم ہے ان
سے کم ہوں تو صدقہ،

★ تمام سینہ، تمام ران، تمام پنڈلی، یا دونوں لبوں کے بال کتر واکے
تو صدقہ ہے۔

★ پچنے لگوانے کی جگہ بال مونڈ کر کچنے بھی لگوائے تو دم ہے اور
صرف بال مونڈے تو صدقہ ہے !

★ ایک ہی مجلس میں سر، داڑھی اور دونوں بغل اور تمام بدن کے
بال منڈوانے سے ایک ہی دم واجب ہوگا اور اگر مختلف مجلسوں میں منڈائے
تو ہر مجلس کا حکم علیحدہ ہوگا اور ہر ایک کی جزا مستقل ہوگی۔

★ کھانا پکاتے وقت بال جل جائیں تو صدقہ دے، اور اگر کسی
مرض کی وجہ سے بال جھڑ جائیں یا سوتے میں جھڑ جائیں تو کچھ واجب نہیں۔

★ وضو کرنے یا کسی اور وجہ سے سر یا داڑھی کے تین بال گر جائیں تو
ایک مٹھی گندم صدقہ دے اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک

مٹھی گندم دے۔ اور اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقہ دے۔
★ ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر مونڈ دیا تو مونڈنے والا

صدقہ دے۔ نقد وائے والے پر دم واجب ہوگا۔

★ اگر محرم حلال کا سر موٹڑے تو حلال پر کچھ نہیں محرم تھوڑا سا صدقہ دے اور اگر حلال نے محرم کا سر موٹڑا تو محرم دم دے۔ اور حلال پر صدقہ ہے۔

★ آنکھوں کے پربال دور کرنا جائز ہے اس سے کچھ واجب نہیں ہوتا۔ محرم نے محرم یا حلال کی موچھ کاٹی یا ناخن کاٹا تو محرم جو چاہے صدقہ کر دے۔

⑤ ناخن کاٹنا

★ ایک ہاتھ یا ایک پاؤں، یا دونوں ہاتھ، یا دونوں پاؤں، یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن ایک مجلس میں کاٹے تو ایک دم لازم ہوگا۔ اور اگر چاروں اعضاء کے چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دم لازم ہونگے۔

★ اگر پانچ ناخن سے کم کاٹے، یا پانچ ناخن متفرق کاٹے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا۔

★ ٹوٹے ہوئے ناخن کو توڑنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ اگر اپنا ہاتھ مع انگلیوں کے ناخن سمیت کاٹ ڈالا تو نہ دم ہے نہ صدقہ۔

⑥ جماع وغیرہ کرنا

★ احرام کی حالت میں وقوف عرفہ سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد ہو جاتا ہے۔ یہ صحبت دونوں راستوں میں سے کسی میں بھی ہو، اور انزال ہو یا نہ ہو، خوشی سے ہو یا زبردستی سوتے میں ہو یا جاگتے میں، قصد ہو یا بھول کر، غرض سے ہو یا بلا غرض، ہر صورت میں حج فاسد ہو جائے گا اور

دم واجب ہوگا۔ اگر دونوں محرم تھے تو دونوں پر ایک ایک دم ہوگا اور بکری وغیرہ کافی ہوگی حج کے باقی افعال پورے کرنے ہونگے، ممنوعات احرام سے بچنا ہوگا۔ اس دوران کوئی جنابت ہوگئی تو اس کا کفارہ واجب ہوگا۔ اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہوگی۔ حج چاہے فرض ہو یا نفل بلا افعال حج کئے احرام سے نہیں نکلے گا۔

★ اگر وقوف عرفہ کے بعد سرمنڈانے اور طواف زیارت سے قبل جماع کیا تو حج تو فاسد نہیں ہوا مگر ایک بدنہ (پورا اونٹ یا پوری گائے) واجب ہوگا۔ بکری کافی نہ ہوگی۔

★ اور اگر سرمنڈانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے یا طواف زیارت کے بعد سرمنڈانے سے پہلے جماع کیا تو دم واجب ہوگا۔ حج فاسد نہ ہوگا۔

★ شہوت کے ساتھ عورت یا لڑکے کو چھونا، لپٹانا، بوسہ لینا، یا دونوں راستوں کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کی حرکت کرنا، ان سب سے دم واجب ہوگا، انزال ہو یا نہ، البتہ حج فاسد نہیں ہوگا۔

★ احتلام سے یا محض شہوت کی نظر سے دیکھنے یا تصور کرنے سے انزال ہو جائے تو کچھ لازم نہ ہوگا۔

★ جلق سے انزال ہو جائے تو دم واجب ہوگا۔ ورنہ نہیں، اوچ بھی فاسد نہ ہوگا۔

★ قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ سے پہلے اگر جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد ہو گئے، دم قرآن ساقط ہو گیا حج و عمرہ کی قضا کرے اور دو دم دے۔ اس حج و عمرہ کے باقی افعال بھی پورے کرنے لازم ہوں گے۔

★ اور اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے بعد سرمنڈانے اور طواف زیارت سے پہلے صحبت کی تو حج وغیرہ تو فاسد نہیں ہوئے، مگر ایک بدنہ اور ایک بکری واجب ہوگئی اور دم قرآن بھی دینا ہوگا۔ اور اگر سرمنڈانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے جماع کیا تو دو دم ہونگے، مگر بعض علماء نے ایک بکری اور ایک بدنہ لازم ہونے کا حکم فرمایا ہے۔

★ اگر قارن نے طواف عمرہ کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہو اچھا فاسد ہو گیا، دو بکری واجب ہوں گی اور حج کی قضا بھی واجب ہوگی۔

★ اگر عمرہ میں طواف کے چار پھیرے پورے کرنے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد ہو گیا، ایک بکری واجب ہوگئی عمرہ کے باقی افعال پورے کر کے حلال ہو۔ اور عمرہ کی قضا کرے۔ اور اگر چار پھیرے کے بعد کیا تو عمرہ فاسد نہیں ہوا مگر ایک بکری واجب ہوگئی۔

★ عمرہ والے نے طواف کے بعد سعی سے پہلے یا طواف وسعی کے بعد سرمنڈانے سے پہلے جماع کیا تو عمرہ صحیح ہوگا مگر ایک دم واجب ہے۔

⑤ واجبات حج میں سے کسی واجب کا ترک کرنا

★ پورا یا اکثر طواف زیارت اگر بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا۔ اگر آدمی سے کم طواف زیارت یا طواف قدوم، طواف وداع یا طواف نفل بلا وضو کیا تو ہر پھیرے کے عوض نصف صاع گندم واجب ہے، اگر سب پھیروں کا صدقہ دیا اعتبار قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ نقصان اس

کم کر دے۔ اور اگر ان تمام صورتوں میں وضو کر کے طواف کا اعادہ کر لیا تو کفارہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ ہر قسم کے طواف کے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر پورا یا اکثر طواف زیارت غسل کی حالت میں ہوتے ہوئے کیا تو ایک بار نہ لازم ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر طواف اگر اس حالت میں کئے تو ایک بکری (ہر طواف) میں لازم ہوگی۔ اور ان سب صورتوں میں طہارت کے ساتھ اعادہ کر لیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

☆ جو طواف حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں کیا جائے اس کا اعادہ واجب ہے، اور بے وضو کئے ہوئے کا اعادہ مستحب ہے ایسے طوافوں کے ساتھ اگر سعی کر چکا ہے تو سعی کا اعادہ نہ کرے۔

☆ اگر طواف زیارت ناپاکی کی حالت میں کیا اور طواف وداع پاک ہو کر کیا تو یہ طواف طواف زیارت ہو جائے گا۔ بشرطیکہ طواف وداع ۱۲ سے ۱۲ رزوی الحجہ تک کے اندر کیا ہو، اور طواف وداع کا دم واجب ہوگا اور اگر ان تاریخوں کے بعد کیا تب بھی طواف زیارت کے قائم مقام ہوگا۔ مگر دوم واجب ہوں گے ایک طواف زیارت کی تاخیر کا دوسرا طواف وداع چھوڑنے کا ہاں اس کے بعد اگر اور طواف وداع کر لیا تو ایک دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ طواف زیارت ایام نحر میں بے وضو کیا اور انہیں دنوں میں طواف وداع یا وضو کر لیا تو یہ طواف زیارت ہو جائے گا لیکن اگر ایام نحر کے بعد کیا تو یہ طواف زیارت کے قائم مقام نہ ہوگا بلکہ دم واجب ہوگا۔

☆ عمرہ کا طواف حیض نفاس ناپاکی یا بے وضو کی حالت میں کیا چاہے ایک ہی چکر ایسی حالت میں ہوا ہو تو دوم واجب ہوگا۔

☆ طواف عمرہ میں بدتہ اور صدقہ واجب نہیں ہوتا دم ہی ہوگا اور ناپاکی کی ہر صورت یا ٹھوڑے بہت کا اس میں کوئی فرق نہیں۔

☆ عمرہ کے کسی واجب کے ترک میں بدتہ یا صدقہ واجب نہیں ہوتا لیکن عمرہ کے احرام میں ممنوعات احرام کے ارتکاب سے حج کے احرام کے مثل صدقہ واجب ہوتا ہے۔

☆ طواف زیارت پورا یا چار چکر چھوڑ دے تو ساری عمر عورت سے صحبت حلال نہیں ہوگی۔ اور عورت کے حق میں احرام باقی رہے گا، اس حرام سے آکر طواف کرنا واجب ہوگا۔ بدل دینا کافی نہ ہوگا۔ جب طواف کر لیا تب اس کے لئے عورت حلال ہوگی، اس دوران جتنی مرتبہ مجلس بدل کر صحبت کرے گا اتنے ہی دم واجب ہوں گے۔

☆ حواف قدوم یا طواف وداع کا ایک چکر یا دو تین چکر ترک کئے تو ہر چکر کے بدلے پورا صدقہ واجب ہوگا، اگر چار چکر یا زیادہ ترک کر دیئے تو دوم واجب ہوگا۔ اور طواف قدوم بالکل چھوڑ دینے سے کچھ واجب نہ ہوگا لیکن چھوڑنا مکروہ ہے۔

☆ اگر پوری سعی یا اس کے اکثر چکر بلا عذر ترک کئے یا بلا عذر سوار ہو کر کئے تو حج تو ہو گیا لیکن دم واجب ہوگا۔ اور اگر ایک یا دو یا تین چکر بلا عذر ترک کئے یا سوار ہو کر کئے تو ہر چکر کے عوض صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ترک کیا یا سوار ہو کر کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا اور پیدل اعادہ کر لیا تو دوم ساقط ہو جائے گا۔

★ میدانِ عرفات سے اگر غروب سے پہلے نکل گیا تو دم واجب ہوگا۔ ہاں اگر غروب سے پہلے ہی واپس آگیا تو دم ساقط ہو جاتے گا۔ غروب کے بعد آیا تو نہیں ہوگا۔

★ وقوف مزدلفہ بلا غدر ترک کیا تو دم واجب ہوگا۔ غدر کی وجہ سے کیا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

★ اگر چاروں دن کی رمی ترک کر دے۔ یا ایک دن کی ساری رمی ترک کرے یا ہر رمی کی زیادہ کنکریاں ترک کرے تو ہر صورت میں دم واجب ہوگا۔ اور اگر ہر روز کی رمی سے کم کنکریاں ترک کر دے تو ہر کنکری کے عوض پورا صدقہ واجب ہوگا۔

★ عمرہ سے حلال ہونے کے لئے اگر حرم سے باہر سرمنڈایا تو ایک دم واجب ہوگا۔ اسی طرح حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے ایامِ نحر میں حرم سے باہر سرمنڈایا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر ایامِ نحر کے بعد سرمنڈایا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک تاخیر کا ایک حرم سے باہر سرمنڈانے کا۔

★ مفرد، قارن، متمتع نے اگر رمی سے پہلے سرمنڈایا تو دم واجب ہوگا اسی طرح قارن و متمتع نے اگر نزع سے پہلے سرمنڈایا یا رمی سے پہلے نزع کیا تو دم واجب ہوگا۔ کیونکہ قارن و متمتع کے لئے ان تینوں باتوں (رمی، نزع، حلق) میں ترتیب واجب ہے۔ اس میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو دم واجب ہوتا ہے۔

⑧ خشکی کے جانور کا شکار کرنا

★ خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی پر ہو ایسے جانور

کاشکار محرم کے لئے ممنوع و حرام ہے، اور جزا واجب ہوگی، دریائی جانور کا شکار محرم کے لئے جائز ہے گو حد حرم میں ہو، اسپر کوئی جزا نہیں۔

☆ محرم کے لئے شکار کا بتانا اور اشارہ کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا بھی حرام ہے، یہ دلالت و اشارت جان بوجھ کر ہو، یا بھول سے، ہر صورت میں جزا واجب ہوگی، دلالت زبان سے بتانے کو کہتے ہیں اور اشارہ میں ہاتھ و ابرو کا اشارہ شامل ہے، دلالت و اشارت میں جزا واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں۔

① شکاری اشارہ کرنے والے کی تصدیق کرے و تصدیق کے لئے زبان سے یہ کہنا ضروری نہیں کہ تو سچا ہے) تکذیب نہ کرے تکذیب کرنے کے بعد شکار مارا تو محرم پر جزا واجب نہ ہوگی۔

② شکاری کو اس کے بتانے سے پہلے شکار کا علم نہ ہو۔ اور نہ شکار سے نظر آ رہا ہو۔ اگر اسے علم تھا یا شکار نظر آ رہا تھا تو محرم پر دلالت کی وجہ سے جزا نہ آئے گی۔ ③ دلالت و اشارت کے فوراً بعد شکار کو مارنا۔ اگر کچھ دیر کے بعد مارا تو محرم پر جزا نہ ہوگی ④ بتانے اور اشارہ کرنے کے بعد شکار ہونے تک محرم احترام میں رہے۔ اگر وہ بتانے کے بعد حلال ہو گیا اور بعد میں شکاری نے شکار مارا تو جزا نہ ہوگی۔ ⑤ جہاں محرم نے بتایا تھا وہیں شکاری نے شکار مارا یا پکڑا۔ اور اگر کسی دوسری جگہ ملا تو محرم پر جزا نہ ہوگی۔

☆ خشکی کا جانور اگر حرام بھی ہو تب بھی اس کے مارنے سے جزا ہوگی۔

☆ محرم کسی دوسرے محرم کو اشارہ کرے یا حلال کو دونوں صورتوں میں جزا ہوگی۔

★ ان جانوروں کو مارنے سے جزا واجب نہ ہوگی چاہے حرم میں ہو یا حل میں
 ★ بھیریا، کوڑا، پہاڑی کوڑے کے علاوہ، چیل، بچھو، سانپ، چوہا
 کتا، بلی، چوہنٹی، مچھر، مکھی، پستو، کھٹل، چڑھی، پروانہ، گودہ، گرگٹ
 چھپکلی، بھڑ، نیولا، دیگر حشرات الارض اور دہریے جانور
 ★ محرم کے لئے بکری، گائے، اونٹ، بھینس، مرغی اور گھریو جانوروں
 کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے جبکلی بطح چونکہ شکار ہے اس لئے اس کا ذبح
 کرنا جائز نہیں، پالتو بطح جائز ہے۔

★ حلال شخص نے حرم سے باہر شکار کیا اور ذبح بھی حلال نے کیا تو اس
 کا کھانا حرم کے لئے جائز ہے، اگرچہ حلال نے یہ شکار حرم کے لئے ہی کیا ہو بشرطیکہ
 حرم نے نہ بتایا ہو نہ اشارہ کیا ہو نہ شکار کا حکم دیا ہو۔
 ★ جہاں کہیں بھینس وغیرہ وحشی ہوں جیسے سوڈان میں، تو وہ شکار
 کے حکم میں ہونگی۔

★ اگر شکار کو زخمی کیا، یا بال و پیر اکھیرے اور جانور مرا نہیں تو جتنا
 نقصان ہوا وہ دینا ہوگا۔ مثلاً سالم کی قیمت پانچ روپے ہو اور اس حرکت
 کے بعد اس کی قیمت تین روپے رہ جائے تو دو روپے دینے ہونگے۔
 ★ جانور کا شکار مقصود نہیں تھا بلکہ اس کی خیر خواہی مقصود
 تھی لیکن اس کوشش میں جانور زخمی یا ناکارہ ہو گیا یا مر گیا تو کچھ واجب
 نہ ہوگا۔

★ شکار کا انڈا توڑنے سے انڈے کی قیمت دینی ہوگی بشرطیکہ انڈا
 گندازہ ہو، گندازہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔
 ★ شکار کے نیچے سے انڈا اٹھا کر مرغی کے نیچے رکھ دیا، تو اگر انڈا

خراب ہو گیا تو جوا ہو گی۔ اور اگر بچہ نکل آیا تو کچھ نہ ہوگا۔

★ شکار کو انڈوں کے اوپر سے بھگا دیا اور اس کی وجہ سے انڈے خراب ہو گئے تو جزا واجب ہو گی۔

شکار کی جزا

★ معاملہ فہم منصف مزاج دو مسلمان یا ایک مسلمان شکاری کے علاوہ اس جانور کی قیمت کا اندازہ جو لگائیں وہ اس جانور کی جزا ہو گی قیمت تشخیص کرنے میں امور ذیل کا لحاظ ضروری ہے۔

① قیمت کا اندازہ شکار کی جگہ کے لحاظ سے لگایا جائے گا۔ اگر وہ جنگل ہو تو قریبی بستی کا لحاظ ہو گا۔ جہاں وہ شکار فروخت ہو سکتا ہو ② قیمت کی تشخیص میں جگہ کے ساتھ ساتھ زمانہ کا لحاظ بھی ضروری ہے کیونکہ زمانہ اور جگہ بدلنے سے قیمت میں بھی فرق ہو جاتا ہے ③ قیمت لگانے میں پیدا نشی حسن و خوبی کا اعتبار ہو گا۔ تعلیم کا اعتبار نہ ہو گا ہاں اگر وہ جانور کسی کا مملوک ہو تو مالک کو اس کی قیمت تعلیم کے لحاظ سے دلائی جائے گی جو جزا کے علاوہ ہو گی۔

★ قیمت کے اندازہ کے بعد شکاری کو اختیار ہے کہ اس قیمت سے ہدی خرید کر حرم میں ذبح کرے، یا گندم خرید کر ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر جہاں چاہے دیدے۔ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار سے کم دینا جائز نہیں یا مسکین کو غلہ دینے کے بجائے ہر مسکین کی تعداد کے برابر ایک ایک وزہ رکھے، اگر غلہ کی مقدار فطرہ سے کم بچے یا جزا ہی اتنی کم ہو کہ بقدر فطرہ غلہ نہ آ سکے تو وہ ایک ہی مسکین کو دے دے یا ایک روزہ رکھ لے۔

★ اس جزا کا اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اپنی اولاد

کو دینا جائز نہیں۔

- ★ ہدی میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو قربانی کے جانور میں ہوتی ہیں۔ گوشت میں اختیار ہے چاہے ایک مسکین کو دے یا مختلف مساکین کو۔
- ★ ہدی اور غلہ پر قادر ہونے کے باوجود بھی روزہ رکھ سکتا ہے اور ایک شکار کی جزا میں ہدی، غلہ اور روزہ تینوں کو جمع کرنا بھی جائز ہے۔
- ★ غلہ میں شکار کی قیمت کا اعتبار ہے، اور روزہ میں غلہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

★ محرم کا ذبح کیا ہوا شکار مردار اور حرام ہے، نہ وہ خود کھا سکتا ہے نہ دوسرا محرم نہ کوئی حلال شخص، یہی حکم حرم کے شکار کا ہے خواہ محرم ذبح کرے یا حلال۔

- ★ اگر حلال نے شکار کیا اور محرم نے ذبح کیا۔ یا محرم نے شکار کیا اور حلال نے ذبح کیا تو بھی وہ مردار اور حرام ہے۔

جوں اور ٹڈی کی جزا

- ★ جوں پکڑ کر مارنا، یا اس نیت سے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا دھونا کہ جوتیں مرحائیں قابل جزا ہے، ایک جوں کے عوض روٹی کا ٹکڑا یا ایک کھجور دے دے۔ دو تین کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں اور تین سے زائد ہوں تو نصف صاع گندم۔ ہاں جوتیں مارنے کی نیت سے کپڑا دھوپ میں نہیں ڈالا یا نہیں دھویا تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

- ★ اپنے بدن و کپڑے کی جوں کسی دوسرے سے مروانا یا پکڑ کر زمین پر زندہ ڈال دینا یا خود پکڑ کر دوسرے کو مارنے کے لئے دینا سب کا ایک حکم ہے ہر صورت میں جزا ہوگی۔ اسی طرح جوں کی طرف اشارہ کرنا یا زبان سے

بتانا بھی قابل جزا ہے جبکہ وہ جوں مار دی گئی ہو۔

☆ محرم، غیر محرم کی جوں مارے، یا زمین پر پھرتی ہوئی کو مارے تو کچھ جزا نہیں۔

☆ حلال شخص محرم میں جوں مارے تو کبھی کچھ واجب نہیں۔

☆ ٹڈی کا حکم بھی شکار کا ہے، احرام و محرم میں مارنے سے جزا واجب ہوگی، ٹڈی کی جزا جوں کے برابر ہے۔

☆ ٹڈی کو قصداً مارا ہو یا بے خبری میں پاؤں کے نیچے آگتی ہو تب بھی جزا ہے، باں اگر تمام راستہ ٹڈیوں سے پٹا پڑا ہو اور کہیں بھی نکلنے کی جگہ نہ ہو تو پھر اگر ٹڈیاں پاؤں تلے کھلی جائیں تو کوئی جزا نہیں۔

☆ محرم اگر ٹڈی یا شکار کا انڈا بھونے، پکاتے، تو جزا واجب ہوگی۔

جنايات حرم

① حرم کا شکار

☆ حدود حرم کے اندر کے جانوروں کا شکار محرم اور حلال دونوں کے لئے حرام ہے، البتہ ان جانوروں کا مارنا جائز ہے جن کی شریعت نے اجازت دی ہے (ان کا بیان پہلے آچکا)

☆ محرم پر حرم کا جانور مارنے پر ایک ہی جزا واجب ہوگی۔

☆ حرم کا جانور خود ہی نکل کر حل میں آجائے تو اس کا پکڑنا جائز ہے، لیکن اس کو کسی نے بھگا کر حل میں داخل کیا تو جائز نہیں۔

☆ حرم کی فضا بھی حرم ہے۔

☆ حل کا جانور جب حدود حرم میں داخل ہو گیا تو وہ حرم کا جانور ہے۔

☆ حدود حرم میں کسی کے گھر میں پرند تھے وہ گھر بند کر کے منی وغیرہ کہیں چلا گیا اور وہ بھوکے پیاسے مر گئے تو جزا واجب ہوگی۔

② حرم کے درخت اور گھاس کاٹنا

☆ حرم کے درخت اور نباتات بلحاظ جنایت چار قسم ہیں۔
 ① وہ نباتات جن کو لوگ عام طور پر بوتے ہیں۔ اور کسی نے حرم میں ان کو بویا، جیسے گندم، جو وغیرہ
 ② عام طور سے تو لوگ نہیں بوتے مگر کسی نے اس کو بویا، جیسے سیلو وغیرہ

③ جو خود اُگا ہو، مگر اس جنس سے ہو جسے لوگ بوتے ہیں۔
 ④ جو خود اُگا ہو مگر عام طور سے لوگ اس کو بوتے نہیں، جیسے کیکر وغیرہ
 ☆ قل کی تین قسموں کے درختوں کا کاٹنا، اکھاڑنا اور کام میں لانا جائز ہے ان کی وجہ سے کوئی جزا لازم نہیں آتی، ہاں اگر کسی کی ملک ہوں تو مالک کو اس کی قیمت دینی واجب ہوگی، اور چوتھی قسم کے درختوں کا کاٹنا اکھاڑنا، محرم اور حلال، دونوں کے لئے حرام ہے، خواہ وہ کسی کی مملوکہ زمین میں ہوں یا غیر مملوکہ میں، البتہ خشک درخت کا کاٹنا جائز ہے جس کے سرسبز ہونے کی امید نہ ہو، اسی طرح اذخر و تر و خشک، کھنبی، خشک گھاس ٹوٹا ہوا درخت کاٹنا جائز ہے۔

☆ جس قسم میں جزا واجب ہے اگر وہ درخت مملوکہ ہے تو جزا کے علاوہ مالک کو بھی اس کی قیمت دلائی جائے گی۔ مالک خود کاٹے تو اس کے ذمہ ایک جزا ہوگی۔

☆ پھل دار درخت اگر چہ خود رو ہو تو کاٹنا جائز ہے، مملوک ہو تو مالک کی اجازت شرط ہے۔

☆ خیر نگانے، تندور و چوٹھا کھودنے یا چلنے پھرنے سے لکڑی یا گھاس ٹوٹ جائے تو کچھ واجب نہیں۔

☆ درخت میں جڑ کا اعتبار ہوگا۔ وہ حرم میں ہو تو وہ درخت حرم کا ہے، اور اگر جڑ ادھی ادھر آدھی ادھر ہو تب بھی وہ حرم ہی کا شمار ہوگا۔

☆ حرم کی گھاس کاٹنے سے اس کی قیمت واجب ہوگی۔

☆ درخت یا گھاس کی قیمت سے غلہ خرید کر صدقہ کر دے، اور ہر مسکین کو نصف صاع گندم جہاں چاہے دے دے یا اگر اس قیمت میں ہدیٰ آسکتی ہو تو خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ ضمان دینے کے بعد وہ لکڑی گھاس کاٹنے والے کی ملک ہو جائے گی اس کا استعمال جائز ہے، مگر بیچنا حرام ہے، خریدنے والے کے لئے حرام نہیں، اگر بیچ دے تو اس کی قیمت خیرات کر دینی واجب ہے۔

☆ حرم کے تر درخت سے مسواک بنانا بھی جائز نہیں۔

☆ درخت وغیرہ کی جزا میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

☆ کانٹوں کا کاٹنا بھی حرام تو ہے مگر کاٹنے پر کوئی ضمان نہیں۔

کفارات کی شرائط

☆ یہ تو معلوم ہو چکا کہ جنایات کی جزا اور کفارہ میں تین چیزیں۔

دم۔ صدقہ، روزہ۔ واجب ہوتی ہیں مگر ہر ایک کے ادا ہونے کے کچھ

شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

شرائط جواز دم ادا ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔

- ① دم کا دم دینے والے کی ملکیت ہونا۔ اگر کسی اور کا جانور ذبح کر دیا اور بعد میں مالک نے اجازت دے دی یا اس کا تادان دے دیا۔ تو یہ دم ادا ہوگا
- ② دم کا جانور قربانی کے جانور کی نوع کا ہو، کسی اور نوع کا جانور قربان کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا
- ③ ان عیوب سے خالی ہو جو قربانی کے لئے مانع ہیں
- ④ اونٹ پورے پانچ سال کا گاتے، بھینس دو سال کی اور بکری ایک سال کی، البتہ ذنب اور مینڈھا چھ ماہ کا اتنا نگڑا ہو کہ سال بھر کا لگتا ہو تو کافی ہوگا
- ⑤ بسم اللہ پڑھنا
- ⑥ ذبح کرنا، اگر زندہ ہی صدقہ کر دیا تو دم ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر فقیر کو دے دیا اور کہہ دیا کہ ذبح کر دینا اور ذبح کے بعد تم اس کے مالک ہو تو جائز ہے
- ⑦ جنایت کے بعد ذبح کرنا
- ⑧ حرم میں ذبح کرنا
- ⑨ ذبح کرنے والے کا مسلمان ہونا
- ⑩ فقراء موجود ہوں تو گوشت ان کو دے دینا خود استعمال میں نہ لانا، اگر فقیر موجود نہ ہوں تو ذبح کر کے چھوڑ دینا کافی ہے
- ⑪ ذبح کے بعد خود گوشت ضائع نہ کرنا۔ جانور اگر ذبح سے پہلے ضائع ہو جاتے تو اس کے بدلے دوسرا واجب ہوگا
- ⑫ فقیر و فقیروں کے موجود ہوتے ہوئے ایسے لوگوں کو دینا جو مستحق صدقہ نہ ہوں دم کا گوشت اپنے اعزاء کو جو اصول و فروع ہوں یا شوہر، بیوی کو یا ہائشی کو اگر دیا تو اس کی قیمت بطور تادان دینی ہوگی کافر کو ذمی ہو، دم کا گوشت دینا جائز نہیں
- ⑬ دم کی نیت سے ذبح کرنا
- ⑭ دم کے جانور میں کسی ایسے آدمی کا حصہ نہ ہو جس کا مقصد محض گوشت کھانا ہو کوئی قربت و ثواب مقصد نہ ہو
- ⑮ دم تمنع و قران کے لئے ایام غریبی شرط ہیں اور دموں کیلئے شرط نہیں۔

★ دم ادا ہونے کے لئے مساکین کی کوئی خاص تعداد شرط نہیں
سارا گوشت ایک ہی مسکین کو دینا بھی جائز ہے۔

★ مسکین و فقیر کہیں کا بھی ہو، حرم کا ہونا ضروری نہیں۔ صرف
حرم میں منع کرنا شرط ہے۔ البتہ افضل ہے کہ حرم کے فقرار کو دیا جائے۔
اگر دوسرے فقرار ان سے زیادہ محتاج ہوں تو ان کو دینا افضل ہے۔

★ دم کے بدلے قیمت دینا جائز نہیں۔ البتہ ایسے دم سے خود کچھ
کھلے جس سے کھانا جائز نہیں یا اس کا گوشت ضائع کر دے تو اسکی قیمت
کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

نشر العطلہ جواز صدقہ | صدقہ کے جواز کی نو شرطیں ہیں۔

- ① مقدار یعنی نصف صاع گیہوں، گیہوں کا آٹا یا ستو، یا ایک
صاع جو اس کا آٹا اور ستو، یا ایک صاع کھجور، یا کشمش، اس سے کم
ہوگا تو ادا نہ ہوگا ② جنس یعنی گیہوں، جو، کھجور، کشمش ان چاروں
قسموں میں سے ہونا شرط ہے۔ ان میں تو وزن کا اعتبار ہے۔ باقی دیگر
اجناس میں وزن کے اعتبار سے دینا جائز نہیں بلکہ قیمت کا اعتبار ہوگا
مثلاً چاول اتنے دیگا جتنے نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کی قیمت میں
آئیں یہی حکم جوار، باجرا، چنے وغیرہ کا ہے۔ روٹی دگو گندم کی ہو، اور پیاز
میں بھی قیمت کا اعتبار ہوگا۔ قیمت لگا کر روپیہ پیسہ دینا بھی جائز ہے
بلکہ افضل ہے ③ ایک فقیر کو نصف صاع سے کم گیہوں نہ دینا اور اگر
نقد دینا ہو تو وہ بھی نصف صاع کی قیمت سے کم کسی فقیر کو نہ دے،
البتہ اگر صدقہ واجب ہی نصف صاع سے کم ہوا ہو تو وہ ایک فقیر کو دینا
جائز ہے ④ ایسے شخص کو دینا جو صدقہ کا مستحق ہو، اپنے اصول ذریع

بیوی، شوہر، صاحب نصاب اور ہاشمی کو دینا جائز نہیں، اپنے چچا یا بھاتی ہیں، پھوپا پھوپا، خالہ خالو، ماموں مامی، کو دینا جائز ہے ⑤ اگر کھانا کھلائے تو فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلائے، قریب البلوغ لڑکا تو گنتی میں آسکتا ہے مگر چھوٹا بچہ نہیں ⑥ کھانا کھلانے میں دو وقت کی شرط ہے ایک ہی فقیر کو ایک دن صبح شام کھلا دے یا ایک ہی فقیر کو دو دن کے دو وقتوں میں کھلائے ⑦ دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا شرط ہے اگر کسی کا پہلے ہی پیٹ بھرا تھا وہ بھی شریک ہو گیا تو اس کا کھانا کافی نہ ہوگا۔ مقدار واجب کا بھی اعتبار نہیں اگر سب مقدار واجب سے کم ہی ہیں شکم سیر ہو گئے تو ٹھیک ہے لیکن وہ مقدار واجب کم ٹر گئی تو مزید کھانا ضروری ہے (ہر نصف صاع کے مقابلہ میں ایک فقیر کو دو وقت پیٹ بھر کر کھلانا ہوگا) ⑧ اگر ایک وقت پیٹ بھر کر کھلا دیا اور دوسرے وقت کی قیمت چوتھائی صاع گندم دیدیا تو جائز ہے ⑨ دیتے یا کھلاتے وقت کفارہ کی نیت کرنا۔ پہلے یا پچھے نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

★ گندم کی روٹی کے ساتھ سالن کا ہونا شرط نہیں ہاں مستحب ہے اور جو وغیرہ کی روٹی کے ساتھ سالن بھی ہونا شرط ہے، گو اس میں اختلاف ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ سالن بھی دے۔

★ مسکین کا مختلف ہونا ضروری نہیں، ایک ہی مسکین کو روزانہ چھ دن تک نصف صاع دیتا رہے تو جائز ہے، ہاں اگر ایک ہی دن تین صاع دے دیتے تو ایک ہی دن کا ادا ہوگا۔ پانچ دن اور دینا ہوگا۔

روزہ کے شرائط | جزا میں اگر روزے رکھے جائیں تو

اس کے لئے پانچ شرطیں ہیں

① جزا کی خاص طور سے نیت کرنا

② روزے کی نیت رات سے کرنا۔ اگر صبح صادق کے بعد نیت کی تو جزا کا روزہ نہ ہوگا۔

③ نیت کرتے وقت خاص طور سے کفارہ کی تعیین کرنا۔

④ جس چیز کے بدل میں روزہ رکھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا مثلاً دم تمتع وغیرہ وغیرہ

⑤ رمضان، یکم شوال، اور ۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ دنوں میں روزہ رکھنا، ان آیام میں رکھا تو دوبارہ رکھنا ہوگا۔

★ جزا کے روزوں کا پے درپے رکھنا شرط نہیں، افضل ہے اسی طرح حرم اور احرام کی حالت میں رکھنا بھی شرط نہیں، البتہ قرآن کے تین روزے حج کے مہینوں میں احرام حج اور عمرہ کے بعد اور تمتع کے تین روزے عمرہ کے احرام کے بعد رکھنے شرط ہیں۔

بلخ اعلیٰ بکمالہ کشف الدجی بکمالہ
حسنہ تجميع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

مَدِیْنَةُ

دیارِ حَبِیب

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے چلے ہم مدینے چلے

اللہ اللہ اب ہم مدینے چلے سیکھنے زندگی کے قرینے چلے
 جس نے بھتی ہے روح کی تشنگی ہم اسی آبِ حیات کو پینے چلے
 آج تک زندگی زندگی ہی تھی زندگی کو مبارک ہو جینے چلے
 ان کچھ موجِ طوفاں کی پڑا نہیں آسے پر جوآن کے سفینے چلے
 اس طرف ہاتھ پھیلاتے نیچے غلام اُس طرف رحمتوں کے خزینے چلے
 اللہ اللہ یہ آبرو یہ عروج ہم مدینے چلے ہم مدینے چلے

یہ انھیں کا کرم ہے کہ بہزاد ہم
 زخمِ قلبِ شکستہ کو سینے چلے

زیارت مدینہ منورہ

★ حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت ستید
الکونین رحمت عالم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ
اقدس کی حاضری ہے جس دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت و عظمت نہ ہو اس کا ایمان ہی درست نہیں، ہر مسلمان کا ہر
فطری تقاضا ہونا چاہتی ہے کہ وہ دیار مقدسہ میں حاضر ہو کر روضہ اقدس
کی زیارت کے بغیر واپس نہ آئے، روضہ اقدس پر حاضر ہو کر مواجہہ شریف
کے رو برو، صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے جو عظیم الشان فوائد و برکات
میں وہ دور سے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔
اور پھر جبکہ خود رحمت للعالمین کا ارشاد ہو کہ

① جو میری زیارت کے لئے میری قبر پر حاضر ہوا مجھ پر اس کی شفاعت
لازم ہو گئی۔ (ادکما قال)

② جو میری قبر پر میری زیارت ہی کا مقصد لے کر آئے تو مجھ پر اس
کا یہ حق ہو گیا کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔ (ادکما قال)
③ اگر کوئی میرے وصال کے بعد میری قبر پر زیارت کے لئے حاضر
ہو تو یہ ایسا ہی ہے کہ اس نے گویا میری زندگی ہی میں میری زیارت کی۔
(ادکما قال)

تو کون ایسا مسلمان ہے جو اس سعادت عظمیٰ سے محروم واپس
آنا چاہے گا!

★ مدینہ منورہ کی حاضری میں یہ اختیار ہے کہ چاہے حج سے قبل

حاضر ہو چاہے حج کے بعد البتہ اگر وقت اتنا تنگ ہو کہ مدینہ کی حاضری کے بعد آتے آتے حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے حج سے فارغ ہو اور پھر اطمینان سے مدینہ منورہ حاضر ہو۔

افضلیت مکہ و مدینہ (زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً)

☆ یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ دنیا بھر کے گزشتہ موجودہ اور آئندہ کے دیار و امصار سے مکہ اور مدینہ افضل اور برتر ہیں، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ ان دونوں میں کون افضل ہے، تو امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک مکہ افضل ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدینہ افضل ہے، لیکن یہ اختلاف بقعۃ مبارکہ مرقہ حضور کے علاوہ میں ہے، زمین کا وہ ٹکڑا جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرمایاں وہ بالاتفاق سب سے حتیٰ کہ خانہ کعبہ، مسجد حرام، عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ائمہ کا ایک دوسرا اختلاف اس امر میں ہے کہ بیت اللہ کی طرح روضہ اقدس کا بھی حرم ہے یا نہیں، تینوں ائمہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لئے بھی حرم ہے، اور وہاں حرم مکہ کی طرح شکار کرنا درخت وغیرہ کاٹنا منع ہے اور یہ علاقہ جبل عیر اور جبل ثور کا درمیانی حصہ ہے، جبل ثور کو عام طور پر لوگ نہیں جانتے، یہ ایک چھوٹی سی گول پہاڑی جبل احد کے پشت پر ہے۔

☆ مگر حنفیہ کے نزدیک مدینہ منورہ کے لئے مکہ کی طرح کا کوئی حرم نہیں، مدینہ کے لئے حرم کی جو روایات ملتی ہیں ان سے مراد مدینہ کی حرمت

وعزت اور تعظیم ہے، وہاں شکار وغیرہ کو حرام نہیں مگر تعظیم وادب کے خلاف ہے۔

سفرِ مدینہ طیبہ

✽ عام طور پر پہلے جدہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے۔ اب ایک سڑک مکہ سے بھی براہِ وادی فاطمہ نکالی گئی ہے، اور مدینہ کے لئے مکہ سے جدہ جانے کے بجائے سیدھے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاسکتے ہیں، دونوں راستے بہت عمدہ اور سڑکیں کشادہ و مضبوط بن گئی ہیں۔ اب اونٹوں کے قافلوں کا رواج ختم ہو گیا ہے، ٹیکسیاں اور بسیں ۲۴ گھنٹے رواں دواں رتی ہیں۔ راستہ اتنا آسان ہے کہ دنیا کے کسی خطہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ تنہا آدمی دن رات کے کسی حصہ میں سونا اچھالتا ہوا بھی جائے تو کوئی آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھتا۔

✽ "یتسی پانچ چھ گھنٹے میں پہنچا دیتی ہے، بسیں عام طور پر حج کے زمانہ میں ہی چلتی ہیں اور صرف حاجیوں کو معامین کی معرفت لے جاتی ہیں، وہ بھی عام طور پر بارہ گھنٹے میں پہنچ جاتی ہیں۔

✽ اپنے طور پر اگر ٹیکسی کی جائے تو عام دنوں میں پوری ٹیکسی عمدہ زپٹ سوار یوں والی، ایک سو ریاں تک اور حج کے زمانہ میں ڈھائی تین سو ریاں تک ہو جاتی ہے۔

✽ راستہ میں بڑے پڑاؤ راتخ۔ مستورہ۔ بدر اور مسجد ہیں۔ یہاں کھانا اور چائے وغیرہ ملتی ہے۔ عام دنوں میں کھانے میں صرف چاول اور مچھلی ملتی ہے۔ حج کے دنوں میں کھانے کی اور اشیاء بھی ملتی ہیں۔ مستورہ کی مچھلی بہت مشہور ہے۔ کھانے کی چیزیں مکہ یا جدہ سے اپنے ساتھ رکھ لیں

تو اپنی مرضی کا کھانا کھا سکتے ہیں۔ حاجی اپنی بس کے ڈرائیور کو بخشش سے خوش رکھیں تو ان کا سفر جلد اور آرام سے طے ہو جاتا ہے، راستہ میں غریب و مساکین کی صدقہ و خیرات سے مدد کرتے ہوئے جاتیں۔

★ جدہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ۴۵۰ کیلومیٹر (۲۸۱ میل) ہے۔
 ★ جب مدینہ طیبہ کا سفر شروع کرے تو روضہ اقدس اور مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے، اور راستہ بھر درود شریف کا کثرت سے ورد کرے بلکہ فرائض اور ضروریات سے جتنا وقت بچے اس میں درود شریف کا ہی ورد رکھے۔ عاشقوں کا سا جذبہ اور ذوق و شوق پیدا کرے، اور اپنی حرکات و سکنات سے اظہار محبت و عظمت میں کوتاہی نہ کرے، راستہ میں جو مقامات مقدسہ اور مساجد مخصوصہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں موقع ملے تو ان کی زیارت کرے اور دو گانہ نماز ادا کرے، محض سیر و تفریح کی غرض سے ان مقامات و مساجد میں نہ جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی فرمائی ہے کہ آدمی مساجد کے طول و عرض میں پھرے اور اس میں نماز نہ پڑھے، اس لئے جب بھی کسی مسجد کی زیارت کے لئے جاؤ اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجید ضرور پڑھو۔

★ جب مدینہ منورہ قریب آجائے تو ذوق و شوق اور خشوع و خضوع خوب پیدا کرو، سواری کو تیز چلاؤ اور درود و سلام کثرت سے پڑھو، اور جب مدینہ طیبہ کی آبادی نظر آئے تو دو عامانگو، درود و سلام پڑھو اور ممکن ہو تو سواری سے اتر کر ننکے پاؤں روتے ہوئے چلو، اور ادب و تعظیم جس قدر ممکن ہو کرو، حد و مدینہ طیبہ میں داخل ہونے

لگو تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمٌ نَّبِيَّكَ
فَاَجْعَلْهُ لِيْ وَقَايَةً
مِّنَ النَّارِ - وَ اَمَانًا مِّنَ
الْعَذَابِ وَسَوْءِ الْحِسَابِ۔
اے اللہ یہ تیرے پیارے نبی کا
حرم محترم ہے تو اسے میرے لئے
دوزخ سے آڑ بنا دے، اور آخرت
کے عذاب اور حساب کی سختی سے
امن دلانے کا ذریعہ کر دے۔

★ پہلے مدینہ منورہ کے ارد گرد تفصیل تھی اور شہر میں داخلہ کے لئے
مختلف سمت مختلف دروازے تھے۔ اب یہ کھلا شہر ہے نہ تفصیل ہے نہ
دروازے۔ بلکہ سے آج کل جو ٹرک آتی ہے وہ باب عنبر یہ کی طرف ہے
راستہ میں کوئی ایسا انتظام بھی نہیں کہ جہاں ٹرک کر آدمی وضو یا غسل کرے
اور پھر موٹر کی بے قابو سواری، اس لئے مدینہ طیبہ کے مسافروں کو چاہیے
کہ وہ دوران سفر با وضو رہیں، یا مدینہ منورہ سے پہلے کی منزل پر اتر کر
غسل یا وضو کر لیں۔ تاکہ جب وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو
با وضو ہوں۔

★ جب مدینہ طیبہ کے باب عنبر یہ کا علاقہ شروع ہو جائے تو
یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ
مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ
مُخْرَجَ صِدْقٍ۔ وَاَمْسِكْ قَبْلِيْ
مِنْ رَّيَا سَاتٍ رَّسُوْلِكَ
اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں)، اللہ
جو چاہے، کہ قوت و طاقت کا سرچشمہ
اللہ ہی ہے۔ لے اللہ یہاں میرا داخل
صحیح ہوا اور یہاں سے روانگی بھی صحیح
و درست ہو، اور مجھے اپنے نبی کی

مَا تَرَأَيْتَ أَوْلِيَاءَكَ
وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَانْقِدَني
مِنَ السَّائِرِ وَأَعْفِ عَنِّي
وَأَرْحَمْنِي يَا خَيْرَ مُسْتَوَلٍ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا
فِيهَا قَدْرًا أَزِيدَنَا قَا
حَسَنًا

کی زیارت کی دولت سے اسی طرح مشرک
فرا جس طرح اپنے دوستوں اور
اطاعت شعار بندوں کو سرفراز
فرماتا ہے، اور مجھے آگ کے عذاب سے
بچا میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما،
جن سے کچھ مانگا جاتا ہے، ان میں
آپ ہی سب سے بہتر ہیں۔ اے اللہ
مجھے یہاں کے قیام میں سکون
اور عمدہ و پاکیزہ رزق عطا فرما۔

★ مدینہ طیبہ کا چپہ چپہ قابل احترام ہے۔ یہ وہ لائق ادب سرزمین
ہے جس پر جا بجا فخر کوٹتے ہیں سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے
قدم مبارک پڑے ہیں۔

★ علماء نے مدینہ منورہ کے چورانوے نام شمار فرماتے، جو اسکی عظمت
اور بڑائی کا ایک اور ثبوت ہے زمانہ جاہلیت میں اس کو یشرب کہتے تھے،
بعض روایات میں یہ نام بولنے کی ممانعت آئی ہے۔

★ شہر میں داخل ہونے کے بعد اسباب وغیرہ ٹھکانے پر رکھنا
سب سے پہلے مسجد نبوی میں حاضر ہونا چاہیے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

★ روحانہ مبارکہ اور مسجد نبوی کا اگلا مسقف حصہ اس کے مینار
اور گنبد خضراوتر کی حکومت کی عظمت و محبت اور سلطان عبدالمجید کے

زمانہ کی یادگار ہے۔ یہ تعمیر ۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک میں مکمل ہوئی۔ یہ حصہ مشرقی جانب باب النساء تک اور مغربی سمت باب الرحمة تک ہے، باقی مشرقی و مغربی جانب کی تمام عمارات کچھ سابقہ عمارت کو گرا کر اور کچھ مزید جگہ اس میں شامل کر کے سعودی حکومت کا کارنامہ ہے، اس وقت مسجد نبوی کا کل رقبہ ۱۶۳۲ مربع میٹر ہے سعودی حکومت کے زیر تعمیر حصہ میں باب عمر، باب عثمان، باب عبدالعزیز، باب سعود و نئے دروازے قائم کئے گئے ہیں۔

★ مشرقی جانب تین دروازے باب جبریل، باب النساء اور باب عبدالعزیز ہیں۔

★ مغربی جانب چار دروازے، باب السلام، باب ابوبکر صدیقؓ، باب الرحمة اور باب سعود ہیں۔

★ شمالی جانب تین دروازے، باب عثمانؓ، باب مجبوری اور باب عمرؓ ہیں۔

★ قبلہ جنوب کی جانب ہے، ادھر کوئی دروازہ نہیں۔
پوری عمارت حسن ظاہری کا اچھوتا نمونہ ہے اور ترکوں کے جذبہ ثبت کی عظیم الشان یادگار۔

★ موجودہ باب جبریل، ترکی تعمیر سے پہلے باب عثمانؓ کہلاتا تھا جبریل علیہ السلام کے حاضر خدمت ہونے والی جگہ پر موجودہ عمارت میں ایک کھڑکی بنی ہوئی ہے جو قدیم شریفین کے عین مقابل ہے۔

★ باب جبریلؓ سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ والا ننگیلری ہے جو قدیم شریفین ہیں۔ ادھر سے گزر کر مواجد شریف میں

آجاتے ہیں۔ دایاں ہاتھ اصحاب صفہ کا چوترا ہے جس کے سامنے اغوات خدرا
حرم نبوی — کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اور اس کے سامنے مقصورہ شریف ہے،
جو چاروں طرف سے لوہے کے جالی دار دروازوں میں محصور ہے۔ صفہ کے
سامنے دیوار پر ایک محراب بنی ہوئی ہے۔ جس پر محراب تہجد لکھا ہوا ہے۔ یہاں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد ادا فرماتی ہے۔

ریاض الجنۃ

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَأْوَنَةٌ مِثْرَ رِيَاءِ رِيَاءِ الْجَنَّةِ
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان
کی جگہ جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے

یوں تو پوری مسجد نبوی ہی خیر و برکت کا خزانہ ہے۔ مگر یہ خاص
نکڑا اس خزانہ کا انمول حصہ ہے، اس حصہ کی حد بندی متعین کرنے کے لئے
سفید ستون بنائے گئے ہیں، اور اسپر سبز قالین کا فرش رہتا ہے، اس قطعہ مبارکہ
کے آٹھ ستون بعض برکات و خصوصیات کی وجہ سے مشہور ہیں۔ نوافل
پڑھنے والوں کا یہاں ہجوم رہتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ قطعہ جنت کا
نکڑا ہے قیامت میں شامل جنت کر دیا جائے گا۔

① استوانہ حنانہ یہ ستون محراب النبی صلی اللہ علیہ کی پشت کے

ساتھ ملا ہوا ہے، اس جگہ کھجور کا ایک خشک تنہا گڑا ہوا تھا جس کا
سہارا لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے، جب آپ کے
لئے منبر تیار ہوا تو آپ نے اسپر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو یہ تنہا آہ و بکا
کرنے لگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے تشریف لائے اس پر
دست شفقت رکھا تو اس کا رونا بند ہوا۔ یہ تنہا اسی جگہ دفون ہے
استوانہ عائشہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد

②

فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کر دوں تو وہاں اتنا ہجوم ہو جاتے کہ وہاں نماز پڑھنے کے لئے قرعے پڑنے لگیں، کہتے ہیں حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی، اور آپؐ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی، جب دیگر صحابہ کرام نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) استوانہ ابی لہابہ :- استوانہ عائشہ کے بائیں طرف ہے، اسے استوانہ تو بہ بھی کہتے ہیں، ایک صحابی ابی لہابہ نامی رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی لغزش کی بنا پر اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ کر قہر کھالی تھی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں گے بندھا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی لغزش معاف فرمادی تو حضور نے تشریف لاکر ان کو کھولا۔

(۴) استوانہ وفود یہ وہ مقام ہے جہاں باہر سے آنے والے وفود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات و گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

(۵) استوانہ حرس آیت حفاظت نازل ہونے سے پہلے اس جگہ کھڑے ہو کر صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حفاظتی پہرہ دیا کرتے تھے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی یہ خدمت انجام دی اس لئے بعض لوگ اس کو استوانہ علیؑ بھی کہتے ہیں۔

(۶) استوانہ سریر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف فرماہوتے تو یہاں لیٹنے بیٹھنے کے لئے چٹائی بچھالیا کرتے، اور یہیں بعض مرتبہ ایسی حالت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سر پر تیل لگاتیں اور کنگھا فرمایا کرتیں کہ آپ کا جسد اطہر

مسجد میں ہوتا۔

یہ تینوں ستون مقصورہ کے گرد کی آہنی جالیوں کی وجہ سے نصف کے قریب مقصورہ مبارکہ کے اندر ہیں اور نصف باہر۔

④ استوانہ تہجد یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔

⑤ استوانہ جبریل یہ وہ مقام ہے جہاں جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی، جب وصال سے پہلے والے رمضان میں حضور نے جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کا دور فرمایا تو اسی جگہ فرمایا تھا:

یہ وہ ستون بالکل روضہ مبارکہ کے اندر آگئے ہیں، اس لئے اگر سے نہ آئیں آتے، گنبد خضراء کھیں پر قائم کیا گیا ہے۔

☆ ریاض الجنہ میں ترکوں کی بنائی ہوئی ایک محراب ہے اس پر اب بنی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے، اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں سے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرماتے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے اب کو دایاں ستون ہے جس کے اوپر لکھا ہوا اھذا مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراصل حضور کے امامت فرمانے کی جگہ ہے۔ رمضان کے عشرہ آخر میں تہجد کی نماز باجماعت کے وقت امام یہیں کھڑا ہوتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بجز قدین شریفین کی جگہ کے پوری جگہ دیوار بنوا دی تھی، تاکہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سجدہ فرماتے تھے وہ جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، ترکوں نے بھی اسی دیوار
 کے آگے تک حُرَاب بنادی اب جو بھی مصلیٰ نبی کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔
 مسجد میں اس کا سر عین اس جگہ ہو گا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے قدم مبارک ہوتے تھے،

☆ ریاض حنت کے دائیں کنارے پر منبر ہے یہ منبر بھی ترکوں کا بنایا
 ہوا ہے منکبہ کا بہت سبک اور بہت خوبصورت۔ یہ منبر اسی اصل
 جگہ پر ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کا منبر تھا
 ☆ اس منبر کے سامنے اونچائی پر میزبانہ بنا ہوا ہے، جہاں سے
 اذان و تکبیری جاتی ہے کہتے ہیں کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خطبہ کے وقت
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے!

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد نبوی کہاں تک تھی؟
 کتنا حصہ مسقف تھا اور کتنا کھلا ہوا، یہ سب ترکوں نے ستونوں کے ذریعہ
 واضح کیا ہے۔ مثلاً مسقف حصہ جہاں تک تھا وہاں ایسے ستون بنائے ہیں
 کہ ان پر دھاریاں کھود دی ہیں اور ان کو سنہرا کر دیا ہے، اور جو صحن
 بغیر تھیں تھا وہاں سادہ ستون رکھے ہیں۔

☆ ریاض الجنہ کے جنوبی سمت کا حصہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 کے عہد خلافت میں مسجد نبوی میں شامل ہوا، موجودہ محراب بھی آپ نے
 قائم فرمائی اسی سے محراب عثمانی کہلاتی ہے اس طرف چھ امبات امویین کے
 مکاناں تھیں۔ اسے پتیل کا کھرا لگا کر جدا اور نمایاں کیا گیا ہے، جنوب
 کے ان حد مسجد نبوی تک کی عمارت جو مسقف ہے ترکوں کی، دگڑھ
 مغرب کی طرف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے نبویہ

وسو عباس کے زمانہ میں اضافہ ہوا، اس طرف شمالاً بنو ہاشم بن عبد موی کی آخری
پرستونوں کی جو قطار ہے اس کے پرستون پر بنز زمین پر شہرے حروف سے
حد مسجد نبوی علیہ السلام کندہ کر دیا گیا ہے۔

★ ماثرو مقابر اور مقامات مخصوصہ کی تعمیر و حفاظت کا جو نظم
ترکوں نے قائم کیا تھا، افسوس وہ اب بے توجہی کا شکار ہو گیا ہے۔ اور
رہ نوردان کو چہ محبوب، آثار محبوب کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں،
اور دتی رہنا نہیں ملتا۔

★ مسجد نبوی کی قدیم عمارت کے بعد شرقاً و غرباً دو بہرے تہرے عظیم
اٹھان مسقف والاں ہیں، جو سعودی حکمرانوں میں سلطان ابن سعود
کی حرم نبوی سے دلچسپی اور لگاؤ کی یادگار ہیں۔

★ قدیم عمارت اور شمال کے سمت والے کھلے صحن کے درمیان ایک
مسقف والاں شرقاً، غرباً اور بنا ہوا ہے، جس سے صحن و حصوں میں
تقسیم ہو گیا ہے جس کے مشرقی طرف باب عبد العزیز اور غربی طرف باب
سعود ہے، بیچ میں کھلا صحن ہے جس کو درمیانی روش دو حصوں میں
تقسیم کرتی ہے، صحن کے یہ حصے کچے ہیں جس میں باریک بکری بھی ہے۔
یہ حصے حسوہ اور مائلہ کہلاتے ہیں ان میں کبوتروں کے لئے
والے ڈالے جاتے ہیں، اور ہجوم کے وقت نماز کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

حجرہ شریفہ

اور صفا مبارکہ دچوترا،

★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر سے فراغت

کے بعد ازواج مطہرات کے لئے علیحدہ علیحدہ نوچرے تعمیر کرائے، یہ حجرے ۱۵ فٹ لمبے ۱۰ فٹ چوڑے اور ۶ فٹ اونچے تھے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے بالکل متصل تھا، اتنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو ام المومنین اپنے حجرہ میں بیٹھی ہوئیں آپ کے بالوں میں کنگھا فرما دیا کرتیں۔

☆ حجرہ مبارکہ گچی اینٹوں کا تھا، بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر کے دوسرے لہرتے تھے ایک حصہ میں باہر سے آنے والے و فود سے آپ ملاقات نہ ملنے!

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی مبارک حجرہ آپ کی آخری آرام گاہ ہے اور اسی کو روضہ مقدسہ کہا جاتا ہے، سر مبارک جانب مغرب ہے، قدیم شریفین جانب مشرق اور روئے انور بجانب قبلہ (جنوب سمت) جب ۱۲ھ میں آپ کے رفیق صادق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ کا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کی سیدھ میں ہے۔

☆ اور جب ۲۳ھ میں حضور کے دوسرے جان نثار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جاں شہادت نوش فرما گئے تو ان کو بھی ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی احاطت خاص کے بعد آپ کے سامنے ہی حضرت صدیق فاضل کے اس طرح دفن کیا گیا کہ آپ کا سر حضرت صدیق فاضل کے سینہ کے برابر ہے۔

☆ حجرہ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی ہے جو از روئے فرمان والا شان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے، آپ نزول کے بعد مدت قیام

پوری فرما کر جب واصل بحق ہونگے تو یہاں مدفون ہونگے! صلی اللہ علی نبینا
وعالیہ الصلوٰۃ والسلام۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس حجرہ
شریف کی دیواریں اصل بنیادوں پر ہی کچی اینٹوں سے پھرتیار کی گئیں
ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب ازواج مطہرات کے دیگر حجروں کو
شامل مسجد کیا گیا تب بھی حجرہ عائشہ کی اصل کچی دیواریں باقی رکھی گئیں
اور اس کے چاروں طرف بہت ہی گہری بنیادیں کھود کر پنجگوشہ مضبوط چھتری
کھڑی کی گئی جس کے اوپر کے حصہ کی شکل مثلث اور نیچے کی مربع ہے۔ اس
گوشہ دیوار اور حجرہ شریف کے درمیان تینوں طرف ایک ایک دو دو ہاتھ
جگہ چھوڑی گئی مگر غریب جانب جدھر سر مبارک ہے وہاں درمیان میں
ذرا بھی جگہ نہیں چھوٹ سکی۔ اسی لئے بیچ گوشہ عمارت نظر آرہی ہے۔ اور
اصلی تینوں مزارات مع حجرہ کے اس کے اندر آگے یہ تعمیر حضرت عمر بن
عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ گورنری مدینہ میں تیار کرائی اور پنجگوشہ
اس لئے تعمیر کرائی تاکہ خانہ کعبہ کے ساتھ اس کی مشابہت نہ ہو اور کہیں جہا
اس کا بھی طواف نہ شروع کر دیں۔

☆ اس وقت تک روضہ مبارک پر گنبد نہ تھا۔ ۶۶۱ھ میں حجرہ مبارک
کی دیواروں پر لکڑی کا پہلا قبة بنایا گیا۔ اس کے بعد ۸۹۲ھ میں سلطان
ترکی قانتبائی نے بیچ گوشہ دیوار پر ایک دوسرا قبة بنایا۔ اس پر سیسہ کی
چادر کی طرح سبز رنگ لگایا گیا۔ آخر میں سلطان محمود بن عبد الحمید عثمانی
نے ۱۲۲۳ھ میں از سر نو بنا کر اس پر گہرا سبز رنگ چڑھایا جس کی وجہ سے اس کا
نام قبة خضراء (سبز گنبد) پڑا۔ موجودہ رنگ اسی ترکی سلطان محمود بن عبد الحمید

کی یادگار ہے۔ ۱۳۹۰ھ میں سعودی حکومت نے کنبد شریف پر وغن کرایا۔

سیسہ کی دیوار

* ۵۵۷ھ میں ایک عیسائی بادشاہ نے سازش کے ذریعہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو قبر شریف سے نکال لانے کے لئے دو عیسائی
بھیسے جو مسلمانوں کے بھیس میں مدینہ منورہ آکر مسجد نبوی کے قریب باط
عثمان میں ٹہرے اور وہاں سزنگ کھودنی شروع کی، سلطان نور الدین زنگی
رحمۃ اللہ علیہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کو
صورت دکھا کر فرمایا کہ مجھے ان کے شر سے بچاؤ، سلطان یہ خواب کھکر
تیز رفتاریوں پر اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ۱۶ دن میں مصر سے مدینہ
پہنچا۔ اور ان سازشیوں کو گرفتار کر کے واصل جنم کیا۔ جب سلطان نے
اس سہنگ میں جا کر دیکھا تو وہ سزنگ عین قدیم شریفین تک پہنچ
گئی تھی۔ سلطان نے قدیم شریفین کو بوسہ دیا۔ سزنگ بند کرائی اور
پنج گوشہ عمارت کے چاروں طرف زمین کو اتنا کھدوایا کہ پانی نکل آیا،
پھر لاکھوں من سیسہ پگھلا کر اس میں ڈالا گیا اور اس طرح سطح آب سے
زمین تک قبر مبارک کے ارد گرد سیسہ کی ایک زائد دیوار قائم ہو گئی۔ یہ
سیسہ جس مکان میں پگھلایا گیا وہ آج بھی ”دار صاص“ کے نام سے
مشہور ہے جو باب السلام سے باہر جنوب مشرقی کونہ میں واقع ہے
روضہ مبارک کے گرد جو جالی ہے سیسہ کی دیوار وہاں تک ہے پہلے
یہ جالی نندڑی کی تھی بعد میں پتیل اورتانے کی جالی بنائی گئی جو اب
تک موجود ہے۔

الغرض تینوں مزارات تین دیواروں کے اندر دو گنبدوں کے نیچے اور ایک جالی سے محیط ہیں، اور اس ساری عمارت کو مقصودہ شریف کہتے ہیں۔

* اسی مقصودہ شریف کے شمال جانب ایک چبوترہ ۴۰ فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا اور زمین سے دو فٹ اونچا بنا ہوا ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و نادار صحابہ کرام قیام فرما رہتے تھے جن کے نہ گھر تھا نہ در، اور جو شب و روز ذکر و تلاوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ چبوترہ کے تین طرف پتیل کا خوبصورت کھڑا لگا ہوا ہے۔ اس کے آگے خدام حرم نبوی بیٹھے رہتے ہیں، مقصودہ شریف میں جالی کے اندر ہی خدام جا کر صفائی کرتے دھونی دیتے اور خوشبو لگاتے ہیں، صنفہ مبارکہ پر زائرین تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں، آپ کو اگر موقع مل جائے تو وہاں بھی نوافل پڑھتے تلاوت کیجئے اور درود شریف کا درو کیجئے دعائیں مانگیجئے۔

روضہ مبارک پر حاضری

* اگر راستہ میں غسل نہیں کیا ہے تو مدینہ منورہ میں پہنچ کر اسباب وغیرہ رکھ کر غسل کرے یا وضو کرے صاف و عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگائے اور مسجد نبویؐ میں حاضر ہو، باب جبریل سے داخل ہو تو اچھا ہے ورنہ باب السلام، باب الرحمتہ، یا باب الصدیق یا کسی بھی دروازہ سے داخل ہو، مسجد میں نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ

داخل ہونے سے پہلے درود شریف پڑھے پھر کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ
لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے
کھول دے،

★ اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے پھر بائیں۔ اور سیدھا
ریاض الجنۃ میں آجائے۔ یہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ کہ یہاں
پڑھنا افضل ہے۔ ریاض جنہ میں جگہ نہ ہو تو کسی بھی جگہ پڑھ لے
مگر بغیر تحیۃ مسجد پڑھے روضہ پر نہ جلتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی زندگی میں ایک صحابی تشریف لاتے، اور سیدھے حضور کی خدمت میں
باریاب ہو گئے آپ نے ان کو واپس کر دیا کہ پہلے مسجد میں تحیۃ مسجد پڑھو
پھر آؤ، گویا آپ کی ملاقات کے منجملہ آداب کے یہ بھی ایک آداب ہے،
چنانچہ اگر مکر وہ وقت میں پہنچنا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر انتظار کر لو،
★ اگر فرض نماز ہو رہی ہو یا نماز قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو
نماز فرض پڑھ لے تحیۃ المسجد کا حق ادا ہو جائے گا۔

★ ریاض الجنۃ میں جب نماز پڑھ چکو تو خدا کی حمد و ثنا کرو
شکرا و اکر و اور زیارت کے قبول ہونے کی التجا کرو اور یہ دعا پڑھو
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهِ رَوْضَةٌ
مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ شَرَّفْتَهَا
وَكَرَّمْتَهَا وَخَدَّدْتَهَا وَ
عَظَّمْتَهَا وَنَوَّارْتَهَا
بِنُورِ بَيْتِكَ وَجَنَّتِكَ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے اللہ جنت کے باغوں میں کا
یہ باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا
فضیلت و بزرگی اور عظمت عطا
کی، اور اپنے نبی حبیب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور سے منور فرمایا۔
اے اللہ جب تو نے ہمیں دنیا میں

اللَّهُمَّ كَمَا بَلَّغْتَنَا فِي الدُّنْيَا
زِيَارَةً وَمَا ثَرَاهُ الشَّرِيفَةَ
فَلَا تَحْرُمْنَا يَا اللَّهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ وَ
تَحْتَ نَوَائِهِ وَآمِنَّا عَلَى
حُبِّيهِ وَسُنَّتِهِ وَاسْقِنَا
مِنْ حَوْضِ صَبْرِ
الْمَوْنِ وَدِ مِنْ يَدِهِ
الشَّرِيفَةَ شَرْبَةً
هَنِيئَةً أَنْظِمَاءَ بَعْدَهَا
أَبَدًا أَنْتَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ

اپنے حبیب کی بزرگ ترین نشانی
کی زیارت کی سعادت مرحمت
فرمائی ہے تو اپنے محبوب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی شفاعت کی عزت
سے آخرت میں محروم نہ فرمائے
اور ہمارا حشر آپ کے زمرہ میں
آپ کے علم کے زیر سایہ فرمائے
ہمیں آپ کی محبت اور آپ کے
طریق پر موت دیکھے، اور آپ
کے حوض کوثر سے آپ کے
دست مبارک سے ایسا جام پلا
جو ایسا خوشگوار ہو کہ اس کے
پینے کے بعد کبھی پیاس نہ لگے،
بلاشبہ آپ ہر بات پر قادر ہیں۔

★ نماز کے بعد نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ قبلہ کی طرف سے
مرقد اطہر کے مواجہ شریف پر آؤ، جالی وار دروازہ پر پتیل کا گول حلقہ
آپ کے روئے انور کے مقابل ہے، اس کے سامنے ادب سے دست بستہ
قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہو جاؤ۔ نظریں نیچی رکھو۔ ادھر ادھر مت
دیکھو اور خلافت ادب کوئی حرکت نہ کرو۔ جالی سے بالکل لگ کر نہ
گھڑے ہو، جالی کو چھونا اور بوسہ دینا خلافت ادب بھی ہے اور ناجائز
بھی۔ اور یہ خیال کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحد شریف میں

قبلہ واستراحت فرمائی، اور سلام و کلام سماعت فرماتے ہیں آپ کی
 عظمت و جلال کا لحاظ رکھتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھو۔
 * یاد رکھو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقد مبارک میں زندہ ہیں
 جس طرح آپ کی حیات دنیاوی میں آپ کی آواز پر آواز بلند کرنے
 کی ممانعت تھی۔ اب بھی آپ کے روضہ مبارک پر چھینے چلانے کی ممانعت
 ہے اور جن باتوں سے آپ کو اس وقت اذیت پہنچتی تھی۔ اب بھی
 پہنچتی ہے۔

* آپ کی جناب میں کسی بھی زبان میں درود و سلام عرض کیا جائے،
 آپ اس کو سمجھتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ درود و سلام کے بعد
 آپ سے آپ کی شفاعت چاہو اور اپنے دل کی آرزوئیں، تمنائیں آپ
 کی جناب میں پیش کرو، آپ کی خدمت میں باریابی کے وقت ہو سکے تو
 آپ کی مبارک صورت کا تصور دل میں جماؤ، اور یہ دھیان رکھو کہ
 آپ میری حاضری سے آگاہ اور میری معروضات سماعت فرما رہے ہیں
 آپ کا حلیہ شریف محدثین کرام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

”آپ کا قدم مبارک میانہ، لیکن پن میں آپ سب
 سے زیادہ بلند دکھائی دیتے“ چہرہ مبارک گندم گونا
 جس میں ملاحظہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، سر
 مبارک بڑا، بال سیاہ، آپ شہرے رکھتے تھے، مانگ
 بیچ میں نکلی رہتی تھی، گوش مبارک نہ چھوٹے نہ
 بڑے، متوسط کہ دیکھنے میں بہت خوشنامعلوم ہو
 آپ کی بھنویں جڑی ہوتی مگر ایک باریک رگ

بیچ میں حد فاصل، آنکھیں بڑی اور خوش رنگ، سپیدی میں سرخ
 رنگ دورے، پتلی سیاہ، رخسار مبارک نرم اور پر گوشت و دندان
 مبارک سفید و چمکدار، تکلم فرماتے تو بجلی سی کوندقی معلوم پڑتی،
 دونوں مبارک کندھوں کے درمیان ابھری ہوئی مہر نبوت "صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم۔"

اس تصویر میں کمال ادب کے ساتھ با دیدہ پر نعم عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيمُ وَالرَّسُولُ

سلام آپ پر اے نبی سردار محترم رسول معظم

الْعَظِيمُ الذَّوْقُ الرَّحِيمُ دَرَّحَمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

شفقت و رحمت والے اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَ

آپ پر نازل ہوں۔ درود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے ہمارے

حَسْبُنَا وَقَرَّةَ أَعْيُنِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

نبی اور اے ہمارے پیارے اور اے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اے اللہ کے رسول

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّكَ اللَّهُ

درود سلام آپ پر اے اللہ کے نبی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

درود سلام آپ پر اے اللہ کے حبیب

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَالِ مُلْكِ اللَّهِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے ملک کی زینت۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ عَرْشِ اللَّهِ

درود و سلام آپ پر اے اللہ کے عرش کی روشنی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ

درود و سلام آپ پر اے مخلوق خدا میں سب سے بہتر

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمَذْنُبِينَ

درود و سلام آپ پر اے اللہ سے گناہگاروں کی شفاعت

عِنْدَ اللَّهِ۔ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

فرمانے والے۔ درود و سلام آپ پر اے وہ ذات جسے

أَرْسَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے دونوں جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ کے

تَعَالَى فِي حَقِّكَ الْعِظَمُ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَدَّظْلَمُوا

بُرے حق کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا "اور اگر وہ لوگ جس وقت

أَنفُسَهُمْ جَاوَزْكَ فَاسْتَعْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرُوا

انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا۔ آپ کے پاس آتے پھر اللہ سے اپنے

لَهُمُ الرُّسُولُ لَوْ جَدَّ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَّحِيمًا

گناہوں کی) معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي مُحَمَّدُ بْنُ

تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو بڑا معاف کرنیوالا اور رحمت والا پاتے

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَاطْمِنُ

درو و سلام آپ پر اے ہمارے سردار محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم

يَا يُسَى يَا كَشِيرُ يَا سَرَّاجُ يَا مُنِيرُ يَا مُقَدِّمُ

اے طہ اے یس اے بشارت دینے والے اے (عالم کے) چراغ اور اے

جَيْشِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَهَآ أَنَا نَا

روشن کرنے والے اے نبیوں اور رسولوں کے شکر کے سالار اور یہ میں

سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ حُتُّكَ هَارِيًّا

حاضر ہوں اے میرے سردار اے اللہ کے رسول میں آپ کی خدمت میں

مِنْ ذَنْبِي وَمِنْ عَمَلِي وَمُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَجِيرًا

اپنے گناہ اور اپنے (برے) عمل (کے خوف) سے بھاگ کر اور اپنے رب کے

لَكَ إِلَى رَبِّي فَاشْفَعْ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَمِ يَا كَاشِفَ

دربار میں آپ کی شفاعت کا اُمیدوار اور آپ کی پناہ کا طلبگار بن کر آیا ہوں

الْغَمَّةِ يَا سَرَّاجَ الظُّلُمَةِ أَجْرِي بِهَا يَا اللَّهُ

سو آپ میری شفاعت کیجئے۔ اے امت کی شفاعت کرنیوالے اے رنج و غم کو

مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ

دور فرمائیے۔ اے اندھیرے کے چراغ اے اللہ مجھے آپ کے وسیلے سے دوزخ سے

اَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى

محفوظ رکھنا۔ اے رحمت والے نبی اے اللہ کے رسول ہم آپ کی زیارت کے طلب گار

بَابُكَ الْعَالِي وَاقِفِينَ وَبِحَقِّكَ عَارِفِينَ

بن کر حاضر ہوئے ہیں اور بڑے شوق سے خدمت میں حاضری کا قصد کیا ہے اور

فَلَا تَرُدُّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ

اللہ کے کرم سے) اب آپ کے دروازہ عالی پر کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے حق کو

مَحْرُومِينَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْأَلُكَ

(جو ہم پر ہے) یہ جان رہے ہیں لہذا ہم کو ناکام اور اپنے در شفاعت سے نہ لوٹا دیے۔ اے

الشَّفَاعَةَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى لَكَ الْوَسِيلَةَ

میرے سردار اے اللہ کے رسول میں آپ کے لئے، شفاعت کا سوال کرتا

وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْمَقَامَ

ہوں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے مقام وسیلہ کا اور بڑائی کا اور بلند درجہ کا

الْمَحْمُودَ وَالْحَوْضَ الْمَوْسُودَ وَالشَّفَاعَةَ

اور مقام محمود کا اور حوض (کوثر) کا جس پر آپ کی امت اترے گی اور سب بڑی

الْعُظْمَى فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُودِ (شَعْر)

شفاعت رکے رتبہ کا قیامت کے دن سوال کرتا ہوں۔ (شعر)

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّرَابِ أَعْظَمُهُ

اے ان سب میں بہترین جن کی ہڈیاں خاک میں دفن کی گئیں اور ان کی

فَطَابَ مِنْ طَيِّبَتِ الْقَاءِ وَالْأَكْمَ

خوشبو سے میدان اور پہاڑیاں بہک اٹھیں۔

نَفْسِي الْقَدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتِ سَاكِنَةٌ

میری جان قدا ہو اس قبر (مبارک) پر جس میں آپ مقیم ہیں اس میں

فِيهَا الْعَفَافُ وَفِيهَا الْجُودُ وَالْكَرَمُ

(در حقیقت) پاکیزگی سخاوت اور بزرگی (مدنوں) ہے

أَنْتِ الْحَبِيبُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتِ

آپ ہی ہمارے محبوب ہیں اے اللہ کے محبوب۔ آپ ہی

الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتِ الْمُشَفِّعُ أَنْتِ

ہماری شفاعت کرنیوالے لے اللہ کے (دربار کے) شفیع (روہاں) آپ ہی کی

الَّذِي تَرْجَى شَفَاعَتَكَ عِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا مَازَلَتْ

شفاعت قبول کی جائیگی۔ آپ ہی وہ ہیں جن کی شفاعت کے بل صراط پر

الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ

سب امیدوار ہوں گے جب (روہاں) قدم ڈال گئے ہیں گواہی دیتا

الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتِ الْإِمَانَةَ وَنَصَحْتَ

ہوں بیشک اے اللہ کے رسول آپ نے اللہ کا پیغام (اس کے بندوں تک) پوری طرح

الْأُمَّتِ وَكَشَفْتَ الْغُمَّتِ وَحَلَيْتِ الظُّلُمَةَ وَ

پہنچا دیا اور امانت کا حق کر دیا اور امت کی پوری خیر خواہی فرمادی اور

جَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَعَبَدْتَ

دکفر کے، اندھیرے کو دور فرما دیا اور باطل کی تاریکی کو چھانٹ دیا اور اللہ کے

رَبِّكَ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى

راستہ میں کوشش اور قربانی کا حق ادا کر دیا اور آپ اپنے رب کی عبادت میں لگے رہے

عَنَّا وَعَنْ وَالِدَيْنَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ الْجَزَاءِ

یہاں تک کہ وہ صل بحق ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف، ہمارے الدین کی طرف

وَنَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ أَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ

اور ملت اسلام کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔ اور ہم پھر آپ سے شفاعت کا

يَوْمَ الْغُرُضِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ

سوال کرتے ہیں یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کریں! عالمائے کبر

لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ

پیش ہونے کے دن سخت گھبراہٹ کے دن اس دن جب کسی کے نہ مال کام آئیں گے نہ اولاد

نَقْلُ سَلِيمٍ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِخَيْرِ

گمراہ جو اللہ کے سامنے پاک صاف دل لیکر آیا تو وہ کام آئیں گے (اے اللہ کے رسول) آپ

نَنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلَا سَائِدَتِنَا وَلِمَنْ أَوْصَانَا وَقُلْنَا

ہماری شفاعت فرمائیں گے اور ہماری ماں باپ کی اور ہمارے پڑوسیوں کی اور ہمارے بزرگوں کی

عِنْدَكَ بِدَعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزَّيَارَةِ الصَّلَاةِ

اور ہمارے استادوں کی اور ہر اس شخص کی جس میں صیت کی اور ہمیں پابند بنا دیا کہ آپ کی

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

زیارت کے وقت اس کیلئے دعا بخیر کریں۔ درود و سلام آپ پر اے نبیوں اور رسولوں کے

وَرَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

بادشاہ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

* آپ کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش کر کے دائیں ہاتھ ٹھوڑا سا ہٹا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رخ گرامی کے سامنے کھڑا ہوا آپ کے رونے مبارک کے مقابلہ میں بھی پتیلی کا گول دائرہ حضور والے دائرہ سے چھوٹا بنا ہوا ہے اور یوں سلام عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا بَكْرُ الصِّدِّيقِ السَّلَامُ

سلام آپ پر اے ہمارے سردار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سلام

عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ

آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ برحق

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ثَانِي

سلام آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

اِثْنَيْنِ اِذَا هُمَا فِي الْغَارِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

دو (راہ حق کے فداکاروں) میں سے ایک جبکہ وہ غار میں چھپے ہوئے تھے

اَنْفَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ

سلام آپ پر اے وہ زفرائے دین، جس نے اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کی محبت

حَتَّى تَخْلَلَ بِالْعِبَادِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ

میں خیر کر ڈالا یہاں تک کہ ایک جہیں رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے راضی ہو

وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

اور بہترین طریقے سے آپ کو راضی کرے اور جنت کو آپ کے اترنے کی جگہ،

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَالَكَ

آپ کے رہنے کی جگہ آپ کے قیام کی جگہ اور آپ کا مستقل ٹھکانہ بنائے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

سلام آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ رسول، عالموں کے تاج اور نبی مصطفیٰ رضی اللہ

وَصِهْرَ الْبَيْتِ الْمُصْطَفَى وَرَحْمَتِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

علیہ وسلم کے خسر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر اور اس کی برکتیں۔

☆ اس کے بعد دو قدم دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ

عندہ پر سلام پیش کرے۔ یہاں بھی پتیل کا گول دائرہ آپ کے چہرہ مبارک کیسا بنے بنا ہوگا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام آپ پر، اے عمر بن الخطاب، سلام آپ پر،

يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے انصاف اور سچائی کی بات کہنے والے سلام آپ پر

يَا حِفْظِي الْمِحْرَابِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرِ دِينِ

اے محراب مسجد نبوی، کی طرف بہ کثرت جانیوالے سلام آپ پر اے دین اسلام

الْإِسْلَامُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ

کو غالب کر نیوالے سلام آپ پر، اے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضَّعْفَاءِ وَالْأَ

سلام آپ پر، اے فقروں ضعیفوں بیواؤں اور یتیموں کے

رَامِلِ وَالْأَيْتَامِ. أَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي خَلْقِكَ

سرپرست۔ آپ ہی ہیں جن کے حق میں سید البشر صلی اللہ

سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِنْ بَعْدِي لَكَانَ

علیہ وسلم، نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

عَمْرَبْنِ الْخُطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ

عمر بن خطاب ہوتے، راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ کے اور راضی

وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

کرے آپ کو بہترین رضا کے ساتھ اور جنت کو بنائے آپ کے اترنے کی

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَخَلَقَكَ وَمَا وَكَ السَّلَامُ

جگہ، آپ کے رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا۔ سلام

عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ

آپ پر، اے دوسرے خلیفہ رسول اور علماء کے تاج اور نبی مصطفیٰ صلی

الْمُصْطَفَى وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اللہ علیہ وسلم، کے خسر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

☆ اس کے بعد حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کے
موا ت کے درمیان کھڑا ہو کر یوں عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ

سلام آپ پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں وزیر و سلام آپ پر
عَلَيْكُمَا يَا مُشِيرَي رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا
اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مشیر و سلام آپ

يَا مُعِينَي رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا

دونوں پر اے رسول اللہ کے مددگار و اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

کی برکتیں اور سلام ہو تم دونوں پر۔

☆ ان دعاؤں کے علاوہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے توسل سے اپنے لئے، اپنے والدین اہل و عیال دوست احباب،
برہمنوں استادوں اور تمام مسلمانوں کے لئے خوب دعائیں مانگے۔
☆ اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں

جاں نثار ساتھیوں کی خدمت مبارک میں سلام عرض کرنے کے لئے
کہا تو ان کی طرف سے حضور کی خدمت میں یوں سلام پیش کرے مثلاً
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَضْلِ الرَّحْمَنِ
يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ عَرَبِيٌّ مِنْ نَحْوِ كَيْسِ تَوَارِدِ وَيُؤَيُّونَ
عرض کر دے کہ یا رسول اللہ فلاں بن فلاں یہاں اس کا اور اس

کے باپ کا نام لے) نے آپ کی خدمت مبارک میں سلام عرض کیا ہے
اور وہ آپ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت کا طلبگار ہے اور پھر
حضرات سچین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کر دے
ناظرین کرام سے نہایت التجا کے ساتھ درخواست ہے کہ خاکسار
مولف کا سلام تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں
جان نثار رفقا رضی اللہ عنہما کی خدمت مبارک میں جب بھی یاد آئے
ضرور پیش فرما دیا کریں، خاکسار پر احسان عظیم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو
انوار عطا فرمائے آمین

★ مسجد نبوی کے جنوب مشرقی کونہ پر آئے۔ یہاں مکرہ بنا ہوا
ہے۔ بن کے اندر موزن اذان دیتے ہیں۔ اس کی دیوار کے سامنے
کھڑے ہو کر ملائکہ مقربین پر سلام عرض کرے، کہتے ہیں یہاں وہ بالانا
تھا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواجِ منہرات سے ناراضگی
کے وقت قیام فرمایا تھا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاجِي رَائِلِ السَّلَامِ

سلام آپ پر اے ہمارے سردارِ جبرائیل، سلام

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَامِيكَائِلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے ہمارے سردارِ میکائیل سلام آپ پر اے

يَا سَيِّدَ نَاِسْرَاقِيْلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاِ

ہمارے سردارِ اسرافیل سلام آپ پر اے ہمارے

عَزَّ رَائِلَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللَّهِ

سرور عزرائیل۔ سلام تم پر اے اللہ کے مقرب

الْمُقَرَّبِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ

رشتہ آسمانوں والوں اور زمینوں والوں سب

كَافَّةً عَامَّةً السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

پر ہر ایک پر سلام تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر قبل کی طرف منہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ يَا رَجَاءَ السَّائِلِينَ يَا أَمَانَ

اے اللہ اے سب جہانوں کے پروردگار اے سوال کرنے والوں کی امید اے

الْحَائِفِينَ وَحِرْزَ الْمُتَوَكِّلِينَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ

ڈرنے والوں کے لئے جائے امن اے توکل کرنے والوں کے لئے پناہ گاہ اے

يَا دَيَّانُ يَا سُلْطَانَ يَا سُبْحَانَ يَا قَدِيمَ الْإِحْسَانِ

بڑے مشفق اے بڑے محسن اے پورا پورا بدل دینے والے اے صاحب اقتدار اے

يَا سَامِعَ الدَّعَاءِ سَمِعْ دُعَاءَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا

مقدس ذات اے ہمیشہ کے محسن اے دعاؤں کے سننے والے ہماری دعا رس

وَأَمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتَرْعِيوْنَا وَاعْفِرْ ذُنُوبَنَا

اور ہماری زیارت کو قبول کر اور ہمارے خوف کو دور کر اور ہمارے عیبوں کو چھپا اور

وَارْحَمْنَا مَوَاتِنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَكَفِّرْ سَيِّئَاتِنَا

ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے مرنے والوں پر رحم فرما اور ہماری

وَأَجْعَلْنَا يَا اللَّهُ عِنْدَكَ مِنَ الْعَائِدِينَ

سیکیوں کو قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور اے اللہ اپنے پاں میں

الْفَائِزِينَ الشَّاكِرِينَ الْمَجْبُورِينَ مِنَ الَّذِينَ

ان لوگوں میں شامل فرما لے جو تیری پناہ میں آنے والے ہیں، شاد کام ہیں، شکر گزار

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ بِرَحْمَتِكَ

ہیں تیرے تابع فرمان ہیں وہ جہنم میں نہ کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ غم۔ اپنی رحمت سے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اٹھنے کی جانب لوٹے

اور یہ دعا پڑھئے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

بیشک تمہارے پاس خدا کا پیغمبر آیا جو تم میں ہی سے ہے اس پر وہ چیز گراں ہے

مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

جس سے تم کو تکلیف پہنچ نہ رہا ہے تمہاری بھلائی کا حریص ہے، ایمان والوں پر بڑا

فَإِنْ تَوَلَّوْا فقلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

شفقت کرنے والا مہربان ہے پھر بھی اگر وہ بد نصیب کا فرما منہ پھیریں تو اے پیغمبر

تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ إِنَّ اللَّهَ

کہہ دیتے مجھے اللہ کافی ہے کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے اس کے اسی پر

وَمَلَأْتُكَتَهُ يَصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

میں نے بھر دیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ درحقیقت اللہ اور اس کے

أَمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ

فرشتے نبی رسل اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپ پر

وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمِي أَسْأَلُكَ

درود و سلام بھیجو۔ اے اللہ تو آپ پر صلوٰۃ و سلام اور برکت نازل فرما دے

أَنْ تَرْزُقَنِي إِيْمَانًا كَامِلًا ثَابِتًا تَبَاشْرِيهِ قَلْبِي

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے عطا فرما وہ ایمان جو

وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي

کامل ہو، پائیدار ہو جس کی وجہ سے تو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا

إِلَّا مَا كَبَيْتَ لِي وَعِلْمَانَا فِعَا وَقَلْبًا خَاشِعًا

یقین (عطا فرما) کہ میں سمجھ لوں کہ مجھے صرف وہی پہنچے گا جو تو نے میری تقدیر

وَلِسَانًا وَذَكَرًا وَوَلَدًا صَالِحًا وَرِزْقًا وَ

میں لکھ دیا ہے اور (عطا فرما) نفع بخش علم دینے والا اول (بیترا) ذکر کر نبیوالی

أَسْعَا وَحَلًا لَطِيبًا وَتَوْبَةً نَّصُوحًا وَ

زبان درنیک و لاد اور دوزی افراط کیساتھ حلال و در پاک و در توفیق بخش (سچی توبہ

وَصَبْرًا جَمِيلًا وَاجْرَ عَظِيمًا وَعَمَلًا صَالِحًا

بہتر صبر، ثواب عظیم اور نیک عمل کی

مَقْبُولًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُورًا يَا نُورَ الثُّورِ يَا

جو مقبول ہو اور ایسی تجارت کی جس میں کبھی کھانا نہ ہو

عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ اَخْرِجْنِي وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ

اے نوروں کے نور، اے دونوں کا حال جاننے والے مجھے اور تمام

مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

سلمانوں کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف پہنچا۔ دنیا میں بھی اور

وَتَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِّي بِالصَّالِحِينَ بِرَحْمَتِكَ

آخرت میں بھی اور مجھے اسلام کی حالت میں موت دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا اَرْحَمَ الْعَالَمِينَ

اے رحمت سے اے سب رحم کرنے والوں کی زیادہ رحم کرنے والے اے سب جہانوں کے پالنے والے

پھر قبل کی طرف مُنہ کرے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَدْعُ لَنَا فِي مَقَامِنَا هَذَا الشَّرَافِ

اے اللہ ہمارے اس معزز مقام میں سیدنا رسول اللہ

بَيْنَ يَدَي سَيِّدِنَا رَسُولِ اللّٰهِ ذُنُبًا اِلَّا غَفْرَتَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ میں ہمارا کوئی گناہ نہ رہے جسے تو معاف نہ

وَلَا هَمًّا يَا اللَّهُ إِلَّا قَرَجَتَهُ وَلَا عِيًّا يَا اللَّهُ

کرے اور اے اللہ کوئی غم نہ رہے جسے تو دور نہ فرما دے اور اے اللہ

الْأَسْرَتَهُ وَلَا مَرِيضًا يَا اللَّهُ إِلَّا شَفَيْتَهُ

کوئی عیب نہ رہے جسے تو چھپا نہ دے اور اے اللہ کوئی بیمار نہ رہے جسے تو

وَعَاقِبَتَهُ وَلَا مُسَافِرًا يَا اللَّهُ إِلَّا بَحَيْثَهُ

محنت و آرام عطا نہ فرمائے اور اے اللہ کوئی مسافر نہ رہے جسے تو سفر کی مشقت

وَلَا غَائِبًا يَا اللَّهُ إِلَّا رَدَّدْتَهُ وَلَا عَدُوًّا يَا اللَّهُ

سے چھٹکارا نہ دیتے اور اے اللہ کوئی کھویا ہوا نہ رہے جسے تو لوٹا نہ دے

الْأَخْدَلَتَهُ وَدَمَّرْتَهُ وَلَا فَقِيرًا يَا اللَّهُ إِلَّا

اور اے اللہ کوئی دشمن نہ رہے جسے تو رسوا اور برباد نہ کرنے اور اے اللہ کوئی

أَغْنَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً يَا اللَّهُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

فقیر نہ رہے جسے تو غنی نہ کرتے اور اے اللہ ہماری دنیا اور آخرت کی

وَالْآخِرَةِ لَنَا فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا قَضَيْتَهَا وَ

ضرورتوں میں سے کوئی ضرورت جس میں ہماری بہتری ہو ایسی نہ ہو

يَسِّرْ تَهَا- أَللَّهُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا وَيَسِّرْ

جسے تو پورا نہ کرتے اور آسان نہ فرما دے اے اللہ ہماری حاجتوں کو

أُمُورَنَا وَاشْرَحْ صُدُورَنَا وَتَقَبَّلْ زِيَارَتَنَا

پورا فرما دے اور ہمارے کاموں کو آسان کر دے اور ہمارے دنوں کو

وَأَمِنْ خَوْفِنَا وَاسْتَغْفِرْ ذُنُوبَنَا

کھول دے اور ہماری (اس) زیارت کو قبول فرما اور ہمارے خوف کو دور کر دے

وَاجْتَفِ كُرُوبَنَا وَاحْتِمِ بِالصَّالِحَاتِ

اور ہمارے غیبوں کو چھپا دے اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے اور ہماری

اعمالنا ورڈ غریبتنا الی اھلنا واولادنا

تعلیفوں کو دور کر دے اور نیکیوں کے ساتھ ہمارے اعمال کا خاتمہ کرا اور ہماری

سالیمن غایمین مستورین واجعلنا من

مسافرت کو ہمیں اپنے اہل و عیال میں لوٹا کر دور کر دے اس حال میں کہ ہم

عبادک الصالحین من الذین لا خوف

صحیح سلامت ہوں کامیاب ہوں ہمارے غیبوں پر سیرود پڑا ہوا ہو اور ہمیں اپنے نیک

علیہم ولاہم یحزن نون برحمتک یا

بدوں میں شامل فرما ان نیک بندوں میں جن پر نہ کبھی خوف طاری ہو اور نہ غمگین ہوں

أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

اپنی رحمت کے سب سے رحم کرنے والوں کی زیادہ رحم کرنے والے اے سب جہانوں کے پالنے والے

☆ پھر قدیم شریفین کی جانب سے باب جبریل کی طرف آئے اور وہاں سیدہ

فاطمہ الزہراء کے حجرہ کی طرف متوجہ ہو کر ان پر سلام پیش کرے ایک روایت یہ بھی ہے

کہ آپ اپنے مکان ہی میں مدفون ہوئیں مگر صحیح روایت آپ کا جنت البقیع میں

دفن ہونا ثابت ہے تاہم یہاں بھی سلام عرض کرے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ يَا بِنْتَ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے لئے محترم فاطمہ زہرا اے صاحبزادی

رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ

رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے نبی کی سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ

آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی

الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَامِسَةَ أَهْلِ الْكَسَاءِ

اللہ کے برگزیدہ پیغمبر کی سلام ہو آپ پر اے پانچویں کلمی والوں میں کی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِنَا

سلام ہو آپ پر اے زوجہ امیر المؤمنین ہمارے سردار

عَلَى ابْنِ مَرْتَضَى كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ السَّلَامُ

علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سلام ہو آپ پر

عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ

اے والدہ صاحبہ حضرت حسن اور حضرت حسین کی جو دو سردار

الشَّهِيدَيْنِ الْكَوَلَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ سَيِّدَا

دو شہید دو ستارے دو چاند چمکتے ہوئے دو سردار ہیں

شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِ

نوجوانان جنت کے جنت میں وہ ابو محمد حسن

وَأَيُّ عَبْدٍ لِلَّهِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

اور ابو عبد اللہ حسین ہیں۔ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے۔

وَعَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

اور آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت۔

مَنْزِلَكَ وَمُسْكِنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامَ

آپ کے لئے گھر اور آرام۔ اور ٹہرنے اور ٹھکانے کی جگہ سلام ہو۔

عَلَيْكَ وَعَلَى أَبْنَيْكَ الْمُصْطَفَى وَبِعَلِّكَ عَلَى الْمُرْتَضَى

آپ پر اور آپ کے والد محترم محمد مصطفیٰ اور آپ کے شوہر مکرم حضرت علی مرتضیٰ

وَأَبْنَيْكَ الْحَسَيْنِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور آپ کے صاحبزادوں حسن و حسین پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

★ نیا رت سے فارغ ہو کر استوانہ ابی لبابہ کے پاس آکر دو رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکر وہ نہ ہو اور ریاض الجنہ کے دوسرے ستونوں کے پاس بھی نماز پڑھے، درود پڑھے اور دعائیں مانگے، پھر شریف کے پاس آئے اس پر ہاتھ رکھ کر درود پڑھے اور دعائیں مانگے، ان سب باتوں سے فارغ ہو کر گھر آجائے اور جتنے ایام وہاں قیام کا موقع ملے مقیم رہے۔

★ دورانِ قیام درود شریف کا کثرت سے ورد رکھے۔ پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ مسجد نبوی میں ادا کرتا رہے، یہاں کی ایک نماز کا ثواب ایک روایت کی رو سے ایک ہزار کے برابر اور ایک دوسری روایت کے مطابق پچاس ہزار کے برابر ملتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے برأت لکھی جاتے گی۔ اور عذاب و نفاق سے بھی برأت لکھی جاتے گی۔ (اوکاتال)

★ یہاں بھی بعض بد نصیب فروعی اختلاف کی آڑ لے کر امام کے پیچھے جماعت سے نماز نہیں پڑھتے آپ ان کے بہکائے میں نہ آئیں۔ ورنہ سعادت کے بجائے شقاوت لے کر لوٹیں گے۔ اور وہ حضور کی شفاعت سے محروم رہیں گے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا جو اجر و ثواب ہے وہ بھی انھیں حاصل نہ ہوگا۔

★ ممکن ہو تو مسجد میں مستقل اعتکاف کرے، ورنہ جتنی دیر مسجد میں رہے اعتکاف کی نیت کر لے، شب بیداری اور عبادت میں اکثر وقت گزارے، مسجد نبوی میں قرآن مجید پڑھے، جب مسجد نبوی میں حاضر ہو تو روضہ اطہر کو دیکھا کرے کہ روضہ مبارک کا

یہ درود شریف کس بکات و فوائد سے خلق ایک مستقل رسالہ شائع کیا گیا ہے ہمیں بہت درود شریف لکھے گئے ہیں اس کا مطالعہ کر لیا جائے اور اس کے منجات میں کوئی درود شریف منتخب کر کے دل چاہے تو اس کا ورد رکھا جائے (نعمانی)

دیکھنا بھی باعث ثواب ہے مسجد سے باہر ہو تو گنبد خضرا کو دیکھا کرے
یہ بھی اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔

★ مسجد میں شور و غل، لڑائی جھگڑا، اور دنیاوی بات چیت
نہ کرے۔

★ دوران قیام ممکن ہو تو روزانہ روزہ ہر دوسرے دوسرے خصوصاً
جمو کو جنت البقیع میں زیارت کے لئے حاضر ہوا کرے۔ زیارت کا مناسب
وقت صبح فجر کی نماز کے بعد ہے۔

★ روزانہ یا ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا جاتے اور دو یا چار رکعت
نفل پڑھے اور دعائیں مانگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ جو شخص گھر سے باطہارت مسجد قبا جاتے۔ اور وہاں دو رکعت
پڑھے۔ اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (داو کا قال)
★ ان کے علاوہ دیگر مقدس و متبرک مقامات کی زیارت کو
بھی جاتے۔

★ مواجہہ شریف میں اگر آسانی سے باریابی ہو جائے تو پانچوں
وقت حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرے۔

★ جو ضرورت شدیدہ اور مجبوری کے روضہ مبارک کی طرف
نشت نہ کرے، نہ نماز میں نہ خارج نماز!

★ جب بھی روضہ مبارک کے برابر سے گزرے حقوڑا رک کر
صلوٰۃ و سلام عرض کرے گو مسجد سے باہر ہی ہو۔

★ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ و سلام عرض کرتے وقت
دست بستہ ہونا جائز ہے۔

جنت البقیع

☆ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے۔ جو مسجد نبوی کے مشرقی سمت واقع ہے، باب جبریل کے سامنے ایک گلی ہے اس میں سے نکل کر جب سڑک پر آتے ہیں تو سامنے بقیع کا احاطہ ہے۔

اس میں بے شمار صحابہ و بر وایتے دس ہزار اور اولیاء اللہ آرام فرما ہیں۔ بقیع میں دفن ہونے والوں کو مغفرت کی بشارت ہے۔

☆ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بقیع کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب مدفون ہیں،

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر اہبات المومنین، اور تینوں صاحبزادیوں، اور صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین، حضرت عباسؓ حضرت امام حسنؓ، حضرت عقیل بن طالب، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں کے مزارات بھی بقیع کے احاطہ میں ہیں۔ بقیع کی مشرقی دیوار سے باہر ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہما کے مزار ہیں۔

☆ ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت خنیس بن حذافہ، حضرت اسد بن زرارہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مزارات ہیں۔ شیخ القرامام نافع اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں

مرفون ہیں۔ اس کے علاوہ شہداء اُحد میں سے اُن صحابہ کے مزار بھی یہیں ہیں۔ جو جنگ اُحد میں مجروح ہوئے اور مدینہ میں آکر فوت ہوئے۔
 * اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہیں کہ بقیع میں آکر سلام و دعا کی ابتداء کس جگہ سے کرے۔ بعض حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، بعض حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور بعض حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مزار سے شروع کرنے کے متعلق فرماتے ہیں، جہاں سے بھی شروع کرے اجازت ہے!

جب بقیع میں داخل ہو یا اس کے پاس سے گزرے، تو یہ کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَا رَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ فَاِنَّا

تم پر سلام ہوا ہے۔ مومنوں کی بستی کے

اِنْشَاءً اَللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ

ساکنوں، ہم بھی انشاء اللہ تم سے آملنے والے ہیں

لَا هِلَ الْبَقِيعِ الْخَرَقَةَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لَنَا

اے اللہ بقیع خرقہ والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ انھیں بھی

وَلِلّٰهِم

اور ہمیں بھی معاف فرما

پھر ہر معروف و معلوم مزار پر حاضر ہو کر اس ترتیب کے سلام عرض کرے۔ سب سے پہلے حضرت سید عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی زیارت کیے اور کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ السَّلَامُ

سلام آپ پر اے ہمارے سردار عثمان بن عفان۔ سلام

عَلَيْكَ يَا مَنْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ

آپ پر اے وہ کہ آپ سے اللہ کے فرشتے بھی شرمائے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْآنَ بِتِلَاوَتِهَا

سلام آپ پر اے وہ کہ جس نے قرآن کو اپنی تلاوت سے

وَنُورَ الْمَحْرَابِ بِإِمَامَتِهَا وَسِرَاجَ اللَّهِ تَعَالَى

دینت دی اور محراب کو اپنی امامت سے منور کیا اور اے اللہ تعالیٰ

فِي الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ

کے چرانے جنت میں۔ سلام آپ پر، اے تیسرے خلیفہ راشد،

الرَّاشِدِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ

اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو اور آپ کو بہترین رضا مندی کے ساتھ

أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَ

راضی کر دے اور جنت کو آپ کے اترنے کی جگہ آپ کے رہنے کی جگہ اور

مَسْكَنَكَ وَحَلَّكَ وَمَا وَالكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ کے ٹہرنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا بنائے۔ سلام آپ پر اور اللہ تعالیٰ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

کی رحمت اور اس کی برکتیں

پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کرے
اور یوں کہے ان کا مزار جنت البقیع کی چار دیواری سے باہر ہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا سَعِيدَ الْخُدْرِيِّ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار حضرت ابوسعید خدری

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَاوِيَ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ السَّلَامِ

سلام ہو آپ پر اے روایت کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے صحابی رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے

حَبِيبِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ حَبِيبِ

محبوب اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے صحابی اللہ کے محبوب

اللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ

کے سلام ہو آپ پر اے صحابی نبی مصطفیٰ کے راضی ہو اللہ تعالیٰ

تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو

الْجَنَّةَ مَنَزَلًا وَمَسْكَنًا وَحَلَاكًا وَمَاوَاكٍ

آپ کا گھر اور آپ کا مسکن اور آپ کے رہنے کی جگہ اور آپ کا ٹھکانا

اَفَاَضَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَبَرَكَاتِ

فیض اب فرمے اللہ تعالیٰ ہیں آپ کی برکتوں سے اور آپ کے

عِلْمُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ

علوم کی برکتوں سے دنیا اور آخرت میں سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی زیارت کرے اور
اور یوں ہے (ان کا مزار بھی جنت البقیع کی چہار دیواری سے باہر ہے)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ عِمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ۝ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ رسول اللہ کے چچا کی سلام ہو

عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ عِمِّ نَبِيِّ اللّٰهِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آپ پر اے اہلیہ محترمہ نبی کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے

زَوْجَةَ عِمِّ حَبِيبِ اللّٰهِ ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اہلیہ محترمہ خدا کے محبوب کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے اہلیہ محترمہ

زَوْجَةَ عِمِّ الْمُصْطَفٰۤی ۝ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اُمَّ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی سلام ہو آپ پر اے والدہ محترمہ

عَلٰی الْمُرْتَضٰۤی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَفَّنَهَا الْبَنٰی

علی مرتضیٰ کی سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ کفن دیا جس کو نبی نے

بِقَبِيصِهِ وَلَحْدَهَا بِمَيْدِنِهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

اپنے کرتے میں اور قبر میں اتارا ان کو اپنے واسطے ہر قسم سے اللہ تعالیٰ

عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپے راضی ہوا اور آپ کو راضی کرے بہتر راضی کرنا اور بنائے

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَفَحْلَكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ

جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل اور آرام گاہ۔ سلام ہو

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر حاضر ہوا وہاں
یوں عرض کرے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَتَنَا حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ يَا

سلام ہو آپ پر اے ہماری سردار حضرت حلیمہ سعدیہ۔ اے

مُرْضِعَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْضِعَةَ

دودھ پلائی اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلائی

حَبِيبِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُرْضِعَةَ الْمُصْطَفَى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے دودھ پلائی مصطفیٰ کی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَ

راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی کرنا اور

جَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلًا لِمَنْ مَسَّكَ وَوَحَّلَ وَمَا وَلَّكَ

بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور اترنے کی جگہ اور ٹھکانا

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر جنت البقیع کے دروازے کے پاس جو شہداء مدفون ہیں
ان کی زیارت کرے اور یوں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سَعْدَاءُ يَا نَجَبَاءُ

سلام ہو تم پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شرفاء

يَا نَقَبَاءُ يَا أَهْلَ الصَّدَقِ وَالْوَفَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اے سردارو! اے مجسم صدق و وفا سلام ہو آپ پر

يَا مُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادٍ سَلَامٌ

اے جہاد کرنے والو! اللہ کی راہ میں جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے

عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

سلام ہو تم پر اس کے بدلے جو تم نے صبر کیا پس کیا ہی اچھا ہے۔ گھر

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ الْبَقِيعِ كَافَّةً

آخرت کا سلام ہو تم پر اے بقیع کے شہیدو! تم سب پر اور اللہ کی

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر
حاضر ہوا اور یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ابراہیم صاحب زادہ رسول اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا اِبْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْنَ حَبِيبِ

آپ پر اے صاحب زادہ نبی اللہ کے سلام ہو آپ پر اے صاحب زادے اللہ کے

اللّٰهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْنَ الْمُصْطَفٰى السَّلَامُ

محبوب کے سلام ہو آپ پر اے صاحب زادے مصطفیٰ کے سلام ہو آپ پر

عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

اور جو آپ کے آس پاس صحابی ہیں رسول اللہ کے سلام ہو

اللّٰهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

آپ پر اے اصحاب رسول اللہ کے راضی ہو

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا

اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَأْوٰى لَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ

بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جائے آرام اور ٹھکانا

وَمَا وَكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو۔ اوریوں
کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا نَافِعَ شَيْخِ الْقُرَاءِ. السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے سیدنا نافع قاریوں کے شیخ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ

آپ پر اے خادم ابن عمر کے راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے

وَارْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنا دے جنت کو

مَنْزِلَكَ وَمَسْلِكَكَ وَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ

آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو آپ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَاحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہوا اور

یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا الْإِمَامَ مَالِكًا صَاحِبَ الْمَذْهَبِ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار امام مالک مذہب والے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ دَارِ الْهَجْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

سلام ہو آپ پر اے امام دارالہجرت (مدینہ) کے راضی ہو اللہ تعالیٰ

عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنادے جنت

مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَلَكَ السَّلَامُ

کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا سلام ہو

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عقیل بن ابی طالبؓ کے مزار پر حاضر ہو۔ اور یوں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے عقیل بن ابی طالب سلام ہو۔

عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے صاحبزادے رسول اللہ کے چچا کے سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ

اے صاحبزادے اللہ کے نبی کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے

حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفَى

اللہ کے محبوب کے چچا کے سلام ہو آپ پر اے صاحبزادے مصطفیٰ کے چچا کے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَخَا عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے بھائی حضرت علی مرتضیٰ کے سلام ہو آپ پر

وَعَلَىٰ مَنْ حَوْلَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

اور اُن پر جو آپ کے آس پاس ہیں اصحاب رسول اللہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمُسْلِكَ وَحَلَّكَ وَ

اور بنائے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور مقام اور

مَا وَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

آفتاب المومنین رضی اللہ عنہن کے مزاروں پر حاضر ہواوریوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَزْوَاجَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی کی ازواج مطہرات سلام ہو آپ پر

يَا أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَزْوَاجَ

اے ازواج رسول کی سلام ہو آپ پر اے ازواج اللہ

حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَزْوَاجَ الْمُصْطَفَىٰ

کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے ازواج مصطفیٰ راضی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا

ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلًا لِمَنْ مَسَّكَ كُنٌّ وَخَلَّكَ كُنٌّ

اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور مقام اور ٹھکانا

مَا وَكُنَّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں رضی اللہ عنہن

کے مزاروں پر حاضر ہواوریوں کے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ

آپ پر اے صاحبزادیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو

حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفَى

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادیو مصطفیٰ کی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ کے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلًا لِمَنْ مَسَّكَ كُنٌّ وَخَلَّكَ كُنٌّ

اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور جگہ قیام اور

مَا وَكُنَّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر ہو
اور یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا عَبَّاسًا يَا عَمَّ رَسُولَ اللَّهِ

سلام ہو آپ پر اے سردار حضرت عباس اے عم بزرگوار رسول اللہ کے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ

سلام ہو آپ پر اے چچا اللہ کے نبی کے سلام ہو آپ پر اے چچا

حَبِيبِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ

اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا حضرت مصطفیٰ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا الْإِمَامِ حَسَنِ الْمُجْتَبَى السَّلَامُ

ہو آپ پر اے سردار امام حسن جو اللہ کے برگزیدہ تھے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا الْإِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ السَّلَامُ

آپ پر اے سردار امام زین العابدین سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ السَّلَامُ

آپ پر اے سردار حضرت امام محمد باقر سلام ہو

عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَا الْإِمَامِ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ السَّلَامُ

آپ پر اے سردار امام جعفر صادق سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ

آپ پر اے اہل خاندان نبوت و معدن رسالت

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكُمْ وَأَرْضَاكُمْ أَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سب سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَ

اور بنائے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور جائے سکونت اور آرام گاہ اور

مَا وَكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا اور یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی رسول اللہ کی سلام ہو آپ پر

يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ حَبِيبِ

اے صاحبزادی نبی اللہ کی سلام ہو آپ پر اے صاحبزادی اللہ کے

اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا

محبوب کی راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَا وَكُمُ

اور بنائے جنت کو آپ کی جائے قیام اور آپ کی جائے سکونت اور جائے آرام اور تھکانا

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں رضی اللہ عنہن
کے مزاروں پر حاضر ہوا اور یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّاتِ رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو رسول اللہ کی سلام ہو

عَلَيْكَ يَا عِمَّاتِ نَبِيِّ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّاتِ

آپ پر اے پھوپھیو اللہ کے نبی کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو

حَبِيبِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَّاتِ الْمُصْطَفَا

اللہ کے محبوب کی سلام ہو آپ پر اے پھوپھیو مصطفیٰ کی

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا

راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرماتے آپ کو بہتر راضی فرمانا

وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَ لَكَ وَمَسْكَنًا لَكَ وَمَحَلًّا لَكَ وَ

اور بنادے جنت کو آپ کی قیام گاہ اور سکونت گاہ اور آرام گاہ اور

مَأْوًى لَكَ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر حضرت اسمعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کے مزار پر حاضر ہو

اور یوں کہے: (ان کا مزار بھی جنت البقیع کے احاطہ سے باہر ہے)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اِسْمَاعِيلَ ابْنَ اِذَا مَام

سلام ہو آپ پر اے سیدنا اسمعیل بن امام

جَعْفَرُ الصَّادِقُ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ

جعفر صادق سلام ہو آپ پر اس کے اہل خاندان نبوی سے

وَمَعْدَنَ الرِّسَالَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ

وکان رسالت راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے

أَحْسَنُ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَازِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَ

آپ کو بہتر راضی فرماتا اور بنیاد سے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور محل

مَحَلَّكَ وَمَاؤَمَّكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اور ٹھکانا سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت احد و شہداء احد

* مدینہ طیبہ سے جانب شمال تین میل کے قریب یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اُحَدٌ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحَد سے محبت کرتے ہیں" آپ جبل اُحَد پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور فرمایا ہے کہ "جب تم اُحَد پر آؤ تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ خاردار درخت ہی ہو" اس لئے وہاں کے درخت پودے، بوٹی، وغیرہ کے پتے وغیرہ کھا لینا چاہیئے اُحَد کی زیارت جمعات کو افضل ہے۔

* اب مدینہ کی آبادی اُحَد کے قریب تک پہنچتی جا رہی ہے۔ اُحَد پہاڑ کی تلہٹی میں سترہ کامرہ پیش آیا جہاں حضرت حمزہ

اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت حمزہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات ایک احاطہ میں ہیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضور کے محبوب چچا کا مزار احاطہ کے بیچ میں ہے آپ کی قبر مبارک کے برابر ہی حضرت عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما مدفون ہیں۔ اور کچھ آگے باقی اصحاب کرام مدفون ہیں۔ اس احاطہ کے دروازہ کی طرف پشت کر کے کھڑے ہوں تو سامنے ہی وہ پہاڑی ہے جسے جبل رونا کہتے ہیں جہاں تیر انداز صحابہ متعین کئے گئے تھے، اسی کے قریب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی اصل شہادت گاہ کی عمارت کے کھنڈر ہیں۔ سیلاب میں آپ کی قبر آجانے کے سبب سے آپ کو موجودہ جگہ پر منتقل کیا گیا۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو (جمعات کے روزیہ زیارت افضل ہے) تو یوں کہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاحْمَزَةَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ سلام ہو آپ پر اے

عَمْرَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمْرَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ

عم محترم رسول اللہ کے سلام ہو آپ پر اے عم بزرگوار اللہ کے نبی کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيبِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى

آپ پر اے چچا اللہ کے محبوب کے سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفیٰ کے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ وَيَا أَسَدَ اللَّهِ وَأَسَدَ

سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے شیر اللہ کے اور شیر

رَسُولِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ نَاعِبِدُ اللَّهَ بْنَ

اس کے رسول کے سلام ہو آپ پر اے سیدنا عبد اللہ بن

حَجَّشٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ ابْنِ عُمَيْرٍ

حجش سلام ہو آپ پر اے مصعب بن عمیر سلام ہو

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أَحَدٍ كَافَّةً عَامَّةً

آپ پر اے شہداء اے اُحد سب کے سب پر اور اللہ

وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

پھر قبہ کے باہر جو شہداء ہیں اُن کی قبروں کی زیارت

کرے اور یوں کہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ يَا سَعْدَاءَ يَا مُجَبَّاءَ يَا نِقَبَاءَ

سلام ہو آپ پر اے شہیدو! اے نیک بختو! اے شریفو! اے سردارو!

يَا أَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِينَ

اے مجتہم صدق و وفا! سلام ہو آپ پر اے کوشش کرنے والو!

فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صَبْرَتُمْ

اللہ کی راہ میں کوشش کا حق سلام ہو آپ پر مددے میں اسکے جو آپ نے صبر

فِنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شَهِدَاءَ أَحَدٍ

کیا پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا سلام ہو تم پر اے شہدائے اُحد

كَافَّةً غَآمَةً وَرَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتٍ

سب کے سب پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

☆ اسی جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے وندان مبارک شہید ہوا۔ آپ جس جگہ زخمی ہوئے وہاں ترکوں نے علامتی عمارت بنادی تھی مگر اب اس کے آثار کھنڈر کی صورت میں ملتے ہیں۔ یہ جگہ حضرت حمزہؓ کے مزار سے آگے اُحد کی طرف کی آبادی میں ہے۔ یہاں سے زخمی ہونے اور کفار کے دباؤ کے پیش نظر اُحد کی بالکل جڑ میں حضورؐ منتقل ہوئے، اور وہیں آپ کے زخم کو دھو کر مرہم مٹی کی گئی اس جگہ کو قبہ ثنایا کہتے ہیں۔ چھوٹی دیواروں کا مختصر سا احاطہ ہے اسی کے سامنے ایک غار ہے، کہتے ہیں کہ زخم کی صفائی کے بعد یہیں آپ نے آرام فرمایا تھا، اس غار کے دائیں بائیں سفیدی کے نشانات دور سے نظر آتے ہیں، چڑھائی زیادہ بھی نہیں اور مشکل بھی نہیں!

☆ قبہ ثنایا۔ اور غار کی زیارت کا موقع ملے تو وہاں بھی دو رکعت نفل پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعائیں مانگے۔ محض سیر و تفریح اور خوش وقتی کر کے نہ چلا آئے۔

مدینہ طیبہ کی دیگر زیارات مساجد

☆ مسجد نبوی علی صاحبہا الف الف تحیہ کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں جن میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھی ہے ان کی زیارت بھی کرنا باعث سعادت و ثواب ہے، ان مساجد میں سے بہت سی ثواب بھی آباد ہیں اور بہت سی منہدم و غیر آباد ہیں، البتہ ان مساجد میں سے کوئی مسجد بھی زمانہ نبوی کی تعمیر و تہیت پر موجود نہیں ہے کہ بعد بہت دفعہ ان کی تجدید ہو چکی ہے مگر چونکہ جگہ وہی ہے اس لئے آثار برکت و رحمت سے خالی نہیں۔ یہاں چند مشہور مساجد کا مختصر سا تذکرہ درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو استفادہ میں سہولت ہو۔

① **مسجد قبا** مدینہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبوی سے تقریباً ۲ میل پر واقع ہے۔ پیدل کا راستہ آدھ گھنٹہ کا ہے۔ مسجد عمامہ کے سامنے سے بس چلتی ہیں جو فی سواری چار قرش یکطرفہ کرایہ لیتی ہیں، دو تین ریال میں پوری ٹیکسی بھی مل جاتی ہے۔ مدینہ کی آبادی اب مسجد قبا تک پھیل گئی ہے، اور مسجد کے آس پاس تک پختہ و شاندار عمارت بن گئی ہیں۔

☆ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب تشریف لاتے تو قبیلہ بنی عوف کے پاس فروکش ہوئے اور آپ نے مع صحابہ کرام کے خود اپنے دست

مبارک سے اس کی بنیاد رکھی، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قبا دنیا بھر کی مساجد سے افضل ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے آپ کا ارشاد گرامی ہے۔
 کہ ”مسجد قبا میں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ کے مثل ہے“
 (راوکما قال)

جب بھی موقع ملے سواری یا پیدل اس کی زیارت کرے۔ البتہ شنبہ (ہفتہ) کے دن افضل ہے! پیر کے دن کی بھی روایت ملتی ہے۔ اور، اررمضان کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی حدیث ہے۔
 * مسجد کی موجودہ عمارت ترکوں کی بنائی ہوئی ہے حال ہی میں سعودی حکومت نے بڑے پیمانہ پر اس کی مرمت کرائی ہے، دیواروں اور فرش پر سنگ مرمر لگایا ہے، خوبصورت اور مضبوط دروازے لگائے، اور شمال جانب شاندار مسقف والان ہے، اس مرمت کے بعد مسجد نہایت عالیشان اور خوبصورتی کا بیکر جاذب نمونہ بن گئی ہے۔ اس کی اندرونی محراب حکومت تونس نے بہت خوبصورت بنوا کر عطیہ کی ہے!

* مسجد کے صحن میں وہ محراب بھی ہے جو آیت لمجد اسس علی التقویٰ انجمازل ہونے کی جگہ بنائی گئی تھی، اسی محراب کے سامنے ذرا بائیں ہاتھ وہ جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی اونٹنی بیٹھی تھی، دو سال قبل جبکہ مسجد کے صحن کا فرش کچا تھا وہ نشان چوہہ کے فرش کے ذریعہ محفوظ تھا، اب پورا فرش سنگ مرمر کا بنا دیا گیا ہے۔

* مسجد کے مشرقی کونہ میں کہتے ہیں کہ پہلے ایک سوراخ تھا۔ اب بہر حال نہیں ہے اس کے متعلق مشہور ہے کہ مسجد کی تعمیر کے وقت قبلہ کا رخ متعین کرنے کے لئے جبریل علیہ السلام آئے اور یہاں سے کعبہ حضور کے سامنے کر دیا تھا۔ مگر یہ واقعہ مسجد قبلہ کی دوسری تعمیر کے وقت تحول قبلہ کے بعد کا ہے کیونکہ پہلی تعمیر کے وقت قبلہ مسجد اقصیٰ کی طرف تھا اور خود حضور نے اسی جانب جہت قبلہ متعین کی تھی۔

② مسجد جمعہ

قبلا کے نئے راستہ سے جانب مشرق یہ مسجد واقع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا، اُس وقت اس جگہ بنو سالم آباد تھے، یہ جگہ وادی راہونا کہلاتی تھی، مسجد کے قریب ایک باغ بستان والجرع تھا۔ اس مسجد کو مسجد وادی اور مسجد عاتکہ بھی کہتے ہیں۔

③ مسجد غمامہ

میں واقع ہے، مسجد نبوی کے باب السلام کے سامنے ایک تنگ بازار ہے جسے سوق القماش کہتے ہیں، مشہور ہے کہ حضور کے زمانے میں بھی یہ بازار اسی جگہ تھا۔ اس بازار سے گزر کر حب مین روڈ پر آتے ہیں تو سامنے ہی مسجد غمامہ ہے، اس مسجد کو مسجد مُصَلّی بھی کہتے ہیں، یہی وہ جگہ ہے جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ادا فرماتے تھے، صلوٰۃ استسقا بھی یہیں ادا فرماتی تھی ایک مرتبہ دھوپ کی شدت کے وقت اسی مقام پر ابر آپ پر سایہ فگن ہوا۔ اسی وجہ سے اس کا نام مسجد غمامہ مشہور ہوا۔

④ مسجد سُقیّا

باب عنبر یہ (مدینہ سے مکہ مکرّمہ

جانے کا یہی راستہ ہے) کے قریب ریلوے کا ایک اسٹیشن تھا۔ اس کے اندر ایک قبہ ہے جسے قبۃ التروس کہتے ہیں، اس میں ایک کنواں بے السقیاء بھی ہے۔ روایت ہے کہ غزوہ بدر کو تشریف لے جاتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ حبش بدر کا معائنہ فرمایا تھا۔ اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی۔

⑤ **مسجد فتح** | اس کا نام مسجد احزاب اور مسجد اعلیٰ بھی ہے۔ جبل سکح کے غری کنارہ اوپچاتی پر ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر کہتے ہیں کہ یہاں آپ نے تین روز پر منگل اور بدھ۔ دعا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے چہار شنبہ کے روز آپ کی دعا قبول فرمائی اور فتح کی خوشخبری دی اور مسلمانوں کو فتح مند کیا۔

اس مسجد کے قبلہ رخ، چار اور مساجد ہیں جو مسجد سلمان فارسی مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد عمر رضی اللہ عنہ مسجد علی رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہیں اور اصل غزوہ خندق کے موقع پر یہاں حضرات کے پڑاؤ تھے، اور حضور نے یہاں تشریف لاکر نماز بھی پڑھی جن کو محفوظ و متعین کرنے کے لئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مساجد کی شکل دے دی۔

یہ مقام مساجد خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی اہم امر پیش آتا میں مسجد فتح میں فوراً حاضر ہوتا اور دعا کرتا تھا۔ اور مجھے دعا کی قبولیت کی بشارت مل جاتی تھی۔

⑥ **مسجد بنی حرام** | مسجد فتح کو جاتے ہوئے جبل سلح کی گھاٹی میں دائیں جانب واقع ہے۔ یہاں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز ادا فرمائی ہے۔ اسی گھاٹی کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی، اور غزوہ خندق کے دنوں میں رات کو آپ نے اسی غار میں آرام بھی فرمایا ہے۔ اس غار کی زیارت بھی باعث شرف و سعادت ہے۔

⑤ **مسجد ذباب** | اسے مسجد ایہ کہا جاتا ہے جبل احد کے راستہ میں قبیۃ الوداع سے اتر کر بائیں جانب جبل ذباب ہے۔ اسی پر یہ مسجد واقع ہے۔ ایک روایت کے مطابق غزوہ خندق میں آپ کا خیمہ مبارک یہاں نصب تھا۔ اور یہاں آپ نے نماز بھی ادا فرمائی۔

⑧ **مسجد قبلتین** | مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے قریب اونچائی پر واقع ہے۔ اس کی ایک دیوار میں محراب کا نشان بنا ہوا ہے جس کا رخ بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری دیوار میں بجانب کعبہ باقاعدہ محراب ہے، کہتے ہیں تحویل قبلہ کا حکم عین حالت نماز میں اسی مسجد میں نازل ہوا تھا۔ اسی لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد قبلہ میں ہوا تھا واللہ اعلم۔

⑨ **مسجد الفضح** | عوالی رملہ کا نام، کے شرق میں واقع ہے۔ یہودی قبیلہ بنو نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔ فضح کھجور کی شراب کو کہتے ہیں۔ حضرت ابویوب انصاریؓ تحریم خمر سے پہلے ایک جماعت

کے ساتھ مے نوشی میں مشغول تھے کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی، جو نہی انہیں اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے شراب کے سارے ٹکے توڑ ڈالے اور شراب سنڈھا دی۔ غالباً یہ واقعہ اسی جگہ کا ہے اسی لئے اس کا نام مسجد فصح پڑ گیا۔ * بعض حضرات نے اس کا نام مسجد شمس بتایا ہے۔ اس لئے کہ اونچائی پر ہے اور دوسری جگہ کی نسبت یہاں سے طلوع پہلے نظر آتا ہے۔ مسجد قبا سے جانب شرق میل پون میل کے قریب ہے۔ بغیر چھت کی کالے پتھروں کی ایک چار دیواری ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی، سورج غروب ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے دعا فرمائی۔ اور سورج پلٹ آیا، اور یہ دعا اسی مقام پر فرمائی تھی جہاں مسجد شمس ہے، اسی لئے اس کا نام مسجد شمس پڑ گیا لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ واقعہ مقام مہبا کا ہے جو خیبر کے شہروں میں سے ایک شہر تھا البتہ سورج کے لوٹنے کا واقعہ صحیح ہے!

یہ وہی مقام ہے جس کا ذکر حضور کی مدینہ آمد کے وقت کے استقبالی اشعار میں کیا گیا ہے

طلع البدر علینا ۖ من ثنیات الوداع

⑩ مسجد بنی قریظہ مسجد فصح سے جانب شرق

تھوڑے فاصلہ پر ہے، یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت اس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا، اور یہود کے مقرر کردہ حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہیں وہ فیصلہ صادر کیا تھا جس کی رو سے یہودی مردوں کو قتل اور بچوں، عورتوں کو قیدی

بنایا تھا۔

⑪ مسجد بنی ظفر | یہ مسجد بقیع سے مشرقی جانب حرہ واقم کے کنارے واقع ہے، یہاں ایک قیدہ بنو ظفر نامی بود و باش رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف فرما ہوئے، اور نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد وہیں پڑے ہوئے ایک پتھر پر آپ بیٹھ گئے۔ اہل مدینہ میں زمانہ قدیم سے یہ بات مشہور رہی ہے کہ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس پتھر پر بیٹھ جاتے تو انشاء اللہ صاحب اولاد ہو جاتی ہے۔ اس پتھر پر بیٹھ کر ایک صحابی نے آپ کی فرمائش پر قرآن شریف کی تلاوت کی۔ ایک آیت کی تلاوت پر آپ پر گریہ طاری ہوا۔

اس مسجد کو مسجد البخلۃ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ مسجد کے قریب ایک پتھر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجر کے سم کا نشان قدرتی طور پر کندہ ہے! ایک اور پتھر پر کہنی ٹیکنے کا نشان بھی ہے! ایک اور پتھر پر انگلیوں کے نشان بھی تھے۔

⑫ مسجد الاجابہ | بقیع سے شمال جانب "بستان سمان" کے پاس ہے، اب اس کے آس پاس بساتین کی جگہ عمارات ہیں اور کافی آبادی ہے۔ اُس وقت بنو معاویہ (ابن مالک ابن عوف) یہاں مقیم تھے۔ اس لئے اس کا نام مسجد بنی معاویہ بھی ہے۔ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ تشریف لاتے، نماز کے بعد دیر تک دعا میں مشغول رہے، فراغت کے بعد فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کی تھیں۔

① میری امت کو (اجتماعی) فحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ فرمائے۔

② اُسے غرق عام سے ہلاک نہ فرمائے۔

③ ان میں باہمی اختلاف اور خانہ جنگی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اول کی دو درخواستیں قبول فرمائیں مگر تیسری منظور نہیں فرمائی۔ محمد بن طلحہؓ سے مروی ہے کہ اس مسجد میں آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ محراب سے دائیں جانب دو گز کے فاصلہ پر ہے۔

③ **مرجد مسجد** | بستان، بحیری، اور "بساتین صدقہ"

کے درمیان واقع ہے۔ اس جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور کافی طویل سجدہ فرمایا۔ اس کو مسجد بحیرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ مسجد حضرت حمزہؓ کے مقام شہادت کی طرف لے جانے والے راستہ پر شرقی جانب دائیں ہاتھ پر ہے اسے مسجد طریق السافلہ اور مسجد ابو ذر غفاریؓ بھی کہتے ہیں۔

④ **مرجد ابی** | بقیع کے متصل ہے۔ یہاں حضرت ابی

بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے تھے۔

⑤ **مرجد ابو بکرؓ** | مسجد غمامہ کے قریب شمالی جانب

واقع ہے۔

⑥ **مرجد عمرؓ** | یہ بھی مسجد غمامہ کے قریب قبا

جانے والی سڑک پر بائیں ہاتھ واقع ہے۔

⑦ **مرجد علیؓ** | یہ بھی مسجد غمامہ کے شمال جانب مسجد

ابو بکرؓ کی لائن میں تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ کہتے ہیں حضرت عثمانؓ

کے محاصرہ کے وقت حضرت علیؑ اپنا مکان چھوڑ کر یہاں فرودکش ہو گئے تھے۔
 (۱۸) مدرجہ مشربہ امام ابراہیمؑ ابن محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم محلہ عوالی میں مسجد قریظہ سے شمالی جانب حصرہ
 شرقیہ کے نزدیک واقع ہے۔ یہ جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جائے
 پیدائش ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ بھی نماز ادا فرمائی
 ہے! مشربہ کے معنی باغ کے ہیں۔ یہاں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
 کے کچھ باغ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صدقات تھے
 جو آپ نے فقراء و مساکین پر وقف فرما دیے تھے۔

آبارِ مدینہ

* آبارِ پیر کی جمع ہے، پیر کنویں کو کہتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک کے بعض کنویں آج بھی موجود ہیں،
 جن کا پانی اہل مدینہ نوش فرماتے تھے، جن میں حضور کا لعاب و ہن
 شامل ہوا، جن سے آپ وضو فرماتے تھے، مگر افسوس ہے ان میں
 سے اکثر کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بہت سے مٹی پتھروں سے آٹے ہوئے
 ہیں، اکثر ناقابلِ استعمال ہیں، مگر چونکہ ان کو سرکار سے نسبت کی
 سعادت و برکت حاصل ہے اس لئے زائرین کو ان کی زیارت ضرور کرنی
 چاہیے، اور جو کنویں قابلِ استعمال ہیں ان کا پانی بھی ضرور تبرکاً پینا
 چاہیے اور ہو سکے تو بطور تبرک اپنے ساتھ بھی لانا چاہیے۔

(۱) بیرِ ابراہیمؑ | مسجد قبا کے متصل غری جنوب تھا۔ ۳۸۸

میں اس کو اچھے پیمانے پر دوبارہ تعمیر کرنے اور قابلِ استعمال

بنانے نیز عین زرقا کو اس کے اندر سے گزارنے کا کام ہو رہا تھا، مگر ۳۸۹ء کی حاضری کے وقت اس کا نشان بھی غائب پایا بہت عرصہ سے ناقابل استعمال تھا، مگر کنویں کی شکل اور مندر پر باقی تھی، اب وہ بھی باقی نہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اس کا پانی پیا اور اس سے وضو کیا، اس کا پانی نہایت صاف و شیریں تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مہربوت والی انگوٹھی اسی کنویں میں گری، اور تین روز کی تلاش بسیار اور کنویں کا سارا پانی نکال دینے کے باوجود دستیاب نہ ہوئی۔

اسی لئے پیر خاتم، بھی اس کا نام ہے۔ حضور کے زمانہ میں کنویں میں اترنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوتی تھیں۔

② **بیرغرس** | مسجد قبا سے چار فرلانگ تقریباً شمال مشرق جانب موضع ”قربان“ میں واقع ہے۔ اس کے پانی کا رنگ سبزی مائل تھا۔ اس کا پانی حضور نے نوش فرمایا، اس سے وضو فرمایا اور لعاب دہن مبارک اور شہداء میں ڈالا ہے۔ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ بعد وفات بیرغرس کے سات ڈول پانی سے مجھے غسل دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

③ **بیربصاع** | اُحد کو جاتے ہوئے شامی دروازہ سے باہر دائیں جانب دروازہ کے متصل باغ جمل الیل میں تھا

اب نہ فہمیل باقی ہے نہ اس کے دروازے نہ باغ، سب چیزیں
نئی تعمیرات میں مدغم ہو گئیں۔ اس لئے صحیح جلتے وقوع معلوم
کرنے کے لئے مدینہ منورہ کے بزرگ ساکنین یا معلم سے مدد
لینی چاہیے، اس کنویں میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی ہے، حضور
کے زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو لوگ اس کنویں کے پانی
سے غسل دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرمادیتے تھے۔

بیروجنہ | بقیع کے متصل ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے
پاس تشریف لاتے، تو اس کنویں پر آپ نے سر مبارک دھویا
اور غسل فرمایا۔ اور مستعمل پانی کنویں ہی میں ڈال دیا۔

بیروحاء | باب مجیدی کے سامنے۔ اصطفیٰ منزل والی

لائن میں کونہ پر یہ کنواں موجود ہے، جو ایک مکان کے گوشہ میں ہے
یہاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا۔ رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہاں رونق افروز ہوتے، اور اس کا پانی
نوش فرمایا کرتے اور درختوں کے سایہ میں آرام فرماتے۔

بیروعرہن | مسجد شمس کے قریب واقع تھا،

اس سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ہے۔

بیرورمہ۔ یا بیرعثمان | یہ وہ تاریخی کنواں ہے

جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندہ یادگار ہے۔

مدینہ کے شمال مغرب میں وادی عقیق کے کنارے پر واقع ہے۔

سابق مدینہ سے تقریباً ڈھائی تین میل پر ہے، یہ کنواں یہودی کی ملکیت تھا، پانی نہایت عمدہ و شیریں تھا، مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی، یہودی بغیر پیسے لئے پانی دیتا نہیں تھا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ترغیب و لانے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نصف کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ اور باری مقرر ہو گئی۔ مسلمان اپنی باری میں دو روز کے بقدر پانی بھر لیتے تھے، یہودی کا کاروبار ٹھپ ہو گیا، آخر اس کی درخواست پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار میں بقیہ نصف خرید کر سارا کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

★ یہ کنواں اب بھی جاری ہے، اسپر مشین لگی ہوتی ہے جو اس کے سوتوں سے پانی کھینچ کر حوض اور ٹینکیوں میں بھرتی ہے سعودی حکومت کے محکمہ زراعت نے اس کنویں کے ارد گرد باغ لگایا ہے، سبزیاں کاشت کی ہیں اور ایک پولٹری فارم کھولا ہے۔

★ یہ سات مشہور و ماثور کنویں ہیں، ان کے علاوہ بھی دس کے قریب اور کنویں تھے، جن میں سے بہت سے معدوم ہو گئے، اور کئی بند یا مشدداً بیر فاطمہ۔ جو غالباً ترکی حکومت کے زمانہ تک مسجد نبوی کے صحن میں باقی تھا اب موجود نہیں۔ یا بیر ذہاوان جس میں بسید یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر کے بال کنگھے میں باندھ کر دفن کئے تھے، اب کوئی اسے نہیں جانتا۔

☆ منجملہ دیگر مقامات متبرکہ و مقدسہ کے حضرت ابوالیوب انصاری کا وہ مکان بھی ہے جس میں مدینہ تشریف لاکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ روضہ مبارک کے جنوب مشرقی گوشہ میں واقع ہے اسی کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا وہ مکان ہے جس میں آپ کا قیام تھا، آپ کی شہادت جس کمرہ میں ہوئی تھی۔ وہ کمرہ مکان کے کافی حصہ کے ساتھ حرم نبوی سے باہر مشرقی سمت کی فٹ پاتھ اور سڑک میں آگیا۔ اور باقی حصہ مکان کی صورت میں باقی ہے جس میں حرم نبوی کے امام قاضی القضاۃ رہتے ہیں !

☆ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان وانی گلی ہی میں غالباً ابوالجووانصاری معلم مدینہ کے مکان میں وہ متبرک مکان، بھی محفوظ ہے جس سے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے جنگ احد کے دن کفار پر تیر بربساتے تھے۔ یہ وہی جاں نثار رفیق نبی ہیں کہ ان کی تیر اندازی پر آپ نے فداہابی وامی (تجھ پر میرے ماں باپ قربان) کے الفاظ کے ساتھ تحسین و حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔

☆ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا مزار بھی شہر مدینہ میں شارع عینیہ سے متصل گنجان محلہ کے اندر ہے۔ بغیر واقف کے پہنچنا مشکل ہے، معلم واقف ہوتے ہیں حکومت نے وہ عمارت اب سنگ بستہ کر دی ہے اندر کوئی نہیں جاسکتا۔

تبرکات - کہرجوہر

☆ مدینہ منورہ کا خاص تبرک جس کا بدل کہیں میسر نہیں آسکتا

اور جو صحیح معنوں میں تبرک ہے وہ مدینہ کی کھجوریں ہیں، کھجوروں کے بے شمار اقسام ہیں بعض اقسام کا نام لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کے کھانے کی برکات ذکر فرماتی ہیں، آدھا ریال کیلو سے لے کر چار پانچ ریال کیلو تک کی کھجوریں ملتی ہیں۔ کھجوروں کا مستقل بازار سوق التمار کے نام سے ہے۔ بے شمار دکانیں قسم قسم کی کھجوروں سے بھری رہتی ہیں۔ ان کھجوروں میں خاص مدینہ کے باغات کی کھجوروں کے علاوہ، خیبر اور دوسرے علاقوں کی کھجوریں بھی ملتی ہیں۔ شناخت نہ ہو تو دکاندار بتا دیتے ہیں کہ یہ مدینہ کی ہیں یہ باہر کی۔

★ باغ سلمان فارسی میں کھجور کے دو درخت اب بھی ایسے موجود ہیں جو ان پودوں کی نسل سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا تھا۔ اس کی کھجوریں باغ ہی میں فی ریال ایک کے حساب سے ملتی ہیں۔ اسی باغ میں ایسے درخت بھی ہیں جن میں بلا گٹھلی کی کھجور ہوتی ہے۔ بلا گٹھلی کی کھجور بازار میں عام ملتی ہے۔

خاک شفاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مدینہ طیبہ کے غبار میں بھی شفاء ہے، اس لئے لوگ مدینہ منورہ کی پاک مٹی بھی بطور تبرک لاتے ہیں۔ حکومت نے اس کی فروخت کی سختی سے ممانعت کر رکھی ہے اس لئے دو ایک سال سے بازار میں دستیاب نہیں، یہ مٹی وادی عقیق سے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی حاصل کی جاتی تھی۔ اب بھی زائر وہاں جا کر خود کھود کر لے آتے ہیں۔

روغن بلسان۔ گو یہ تحفہ مدینہ منورہ کا خاص تبرک تو نہیں تاہم

لوگ بطور تبرک ہی لاتے ہیں، یہ ایک درخت کا مڑ ہے جو غالی
حجاز میں یامدینہ کے قرب و جوار کے کسی پہاڑ پر پائے جاتے
ہیں۔ لوگوں کے سامنے طرح طرح کے نئے نئے منافع بخش کاروبار
ہیں اس لئے اس کے حصول کی طرف توجہ کم ہوتی جا رہی ہے
یہی اس کی کمیابی اور گرانی کا سبب ہے!

اس کے بہت سے طبی فوائد بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ بہت
کمیاب ہے۔ اکثر جگہ ملاؤنی ملتا ہے۔ اس کی خوشبو، رنگ، بیروزہ
سے ملتی جلتی ہے اس لئے اس کی آمیزش آسانی سے ہو جاتی ہے
اصلی روغن ۱۰ ریال فی تولہ ملتا ہے۔

★ باب السلام کے سامنے شارع عینہ کی سیڑھیاں چڑھ کر بائیں ہاتھ
غالباً دوسری دکان ایک مین صاحب کی ہے وہاں سے قابل اعتماد
میل جاتا ہے۔

تسبیح سینکڑوں قسم کی جو تسبیحیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں
ملتی ہیں وہ سب دوسرے شہروں اور ملکوں سے آتی ہیں۔ مدینہ
منورہ میں صرف کچور کی گٹھلی والی تسبیح بنتی ہے۔ یہی مدینہ
کا خاص تحفہ ہے۔ جو دنیا بھر میں اور کسی جگہ سے دستیاب نہ
ہوگا۔ عام طور پر چار پانچ ریال کی ایک تسبیح ملتی ہے۔ مکہ معظمہ
میں بھی کچور کی تسبیح دستیاب ہوتی ہے!

یوں تو جسے مدینہ کی ہوا لگ جائے، اور وہاں کی مبارک فضا
آجائے وہ تبرک ہی ہے۔ مگر خاص تبرکات یہی ہیں۔ میسر ہو جائے تو
جاری کنوؤں کا پانی بھی ساتھ لاتے۔

* جب حضور قلب ہو ذوق و شوق کا غلبہ ہو، مواجہ شریف میں باطمینان حاضری میسر ہو تو وقتاً فوقتاً یہ التجا آقا کی خدمت میں پیش کرتے رہیں۔

التجا بحضور سر کوین آقائے کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ مُسْتَعِذًا عَلَيْكَ صَلَوةُ رَبِّي وَالسَّلَامُ

یا رسول اللہ میں آپ کی پناہ کا طالب ہوں کہ حاضر ہوں آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف درود و سلام نازل ہو
کُنَّا مُسْتَعِذًا مُسْتَعِذًا عَلَى نَفْسٍ تُضِيمُ وَلَا تُضَامُ

یہے شکستہ خاطر فریادی اور مدد کے طالب نفس کو لیکر حاضر ہوں جس نے خود اپنے اور پر ظلم کیا ہے کسی دے نہیں
رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُكَ مُسْتَعِذًا وَرَبِّي مُسْتَعِيرُكَ لَا يُضَامُ

یا رسول میں آپ کی خدمت میں ان کی طلب میں حاضر ہوں اور بخدا آپ کی امان میں آئے ہوئے ظلم نہیں کیا جاتا
رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ إِلَيْكَ ضِيفًا وَحَقُّ الصِّفِّ تَعْرِفُهُ الْكِرَامُ

یا نبی اللہ میں آپ کے در کا ہمان بن کر آیا ہوں اور ہر کرم ہمان میں جان بتا ہے کہ ہمان کیا سلوک کیا جاتا ہے
قَدِمْتُ إِلَيْكَ مُسَكِّنًا فَقِيرًا وَتَرَادُ النَّفْسُ أَثَامًا عِظَامًا

میں آپ کی خدمت میں غریب محتاج مقرر حاضر ہوں جس کا تڑپ گناہوں کی بہت بڑی گھڑی ہے
غَرِيبٌ جَاءَ مِنْ أَرْضٍ غَرِيبٍ وَلَيْسَ لَهُ رِفَاقٌ أَوْ يَدٌ أَمٌ

میں ایک یا مسافر ہوں جو اجنبی زمین سے آیا ہے جس کی کوئی رفیق ہے نہ ندیم و دمساز!

وَمَسَّهُ الْبَلَاءُ وَالرَّزَايَا يُقَلِّبُهُ الْإِسَاطُ فَلَا يَنَامُ

اور جس کو مصائب پریشانیوں نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ بستر پر کدوٹ پر کدوٹ بدلتے مگر نیند نہیں آتی

مَرِيضٌ أَفْلَقَتْهُ شُؤْنُ نَفْسٍ وَقَدْ آيَسَتْ مَدَاوِيَهُ وَقَامُوا

جو ایسا مریض ہو جسکو نفس کی پراندگی نے بے چین کر رکھا ہو اور جسکے معالجہ مایوس ہو کر اس بات کو اٹھا ہو

لَهُ قَلْبٌ وَلَا تَحْصِي مَنَاهُ لَهُ نَدَمٌ وَلَيْسَ لَهُ كَلَامٌ

اس کا دل ایسا ہے کہ جو پیش از تناد کا کبوا رہے وہ اپنی حالت پر نادم تو ہے مگر اظہارِ زبانت پر زبان نہیں کھلتی

وَأَتَعَبَنِي طَرِيقُ قَدَمَتِي وَلَمْ يَبْقَ اللَّحْمُ وَلَا الْعِظَامُ

اور مجھے درپیش منزل کے راستے نے اتنا تھکا اور گھلا دیا ہے کہ نہ بدن پر گوشت ہی رہا ہے نہ ہڈیاں ہی بنی جگہ سالم ہیں

وَقَدْ صَبَّغْتُ عَمْرِي فِي التَّلْهِیِ وَفِي الطَّغْيَانِ صَارِي الدَّوَامِ

اور میں نے اپنی ساری عمر کھیل کود ہی میں بیکار گنوا دی اور ہمیشہ سرکشی اور نافرمانی ہی میں لگا رہا

وَتَجَرَّحَنِي حُطُوبٌ بَعْدَ نَطْبٍ وَيَصْمِيئِي مِنَ الْكُرْبِ السَّهَاءُ

اور مجھے پہ پہ حادثے ادا ہو کر دیا ہے اور کرب نے صدمہ کے تیروں اتنا گھلا لیا ہے کہ بے حس ہو کر رہ گیا ہوں

رَغِبْتُ إِلَى مَعَاصٍ مُّوَبِقَاتٍ وَالْهَانِي مِنَ الدُّنْيَا حُطَامٌ

میں مہلک و خطرناک گناہوں کی طرف راغب ہوا اور نیل کے پلانڈر مال و متاع نے مجھے غفلت میں ڈالے رکھا

مَعَاصٍ قَدْ حَوَّسَاتِ عَمْرِي فَلَا يَخْلُو قُعُودٌ أَوْ قِيَامٌ

میری زندگی کے لمحات کو گناہوں نے ایسا گھیر رکھا ہے کہ نشست و برخاست کا کوئی گوشہ اس سے باہر نہیں

لَقَدْ انْفَقْتُ مَالِي حَبًّا رِيَاءً لِّي صَلَوةٌ أَوْ صِيَامٌ

میں نے اپنی دولت و نیا دی جاہت کی محبت میں لٹا دی درمیری نماز ہو یا روزہ سب یاکاری کی نذر ہو گئے

هَوَايَ قَدْ اخَذَتْ اِلَى نَفْسِي فَمَا نَفْسِي تَرِيدُ هُوَ الْمَرْغَمُ

میں نے نفسانی خواہشات کو ہی اپنا معبود بناتے رکھا جب میرا نفس چاہتا ہے وہی مقصد زندگی قرار پاتا ہے

وَأَيُّ جَرَايِمَةٍ لَمْ أَزْكِبْهَا فَمَا لِي تَمَاصِيًا إِلَّا الْمَلَامُ

وہ کونسا جرم نہ گناہ ہے جو مجھ سے سرزد نہ ہوا ہو پس مجھ سے گناہ بگاڑ کے پاس بیکجہ ذلالتی کے اور کیا ہو

صَحَائِفُ سَيِّئَاتِي أَقْدَمَنِي إِلَى مَنْ يَسْتَجِيبُ بِهِ الْإِنَامُ

میری سیاہ کاریوں کے دفتر میں ہی مجھے اس ذات گرامی کیلئے لاکھڑا کیا جس سے کسب ہی اندر کیے طالب ہوتے ہیں

رَسُولُ اللَّهِ خَذِبْدِي فِي جَرَائِمِ الْجُرْحَةِ التَّامِ

یا رسول اللہ میری ڈٹکیری فرمائیے کیونکہ میں ایسا زخمی اور مروع ہوں جس کے زخم کبھی مندمل نہ ہو سکے ہوں

رَسُولُ اللَّهِ مَلِجًا حَزِينًا حَضَرْتُ فِي الْفَوَادِ تَوَى ضَامِ

یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حزنِ مالا کی تصویر بنا اتی لیکر حاضر ہوا ہوں جس کے دل میں آتشِ ابدیت جھلکتی ہے

وَأَنْتَ أَبْرَهُمْ وَأَمَرَقُ قَلْبًا وَأَمْرَاهُمْ أَذَارُ قَدْ وَأَوْنَامُوا

آپ ہی ابرہہ سے زیادہ ہریان اور محدل ہیں اور آپ ہی انکی حفاظت فرماتے ہیں خواب میں پرویا بیدار

وَأَنْتَ رَسُولُهُمْ جَنَانًا وَأَنْتَ لَمَنْ عَلَى الْأَرْضِ الْإِمَامُ

اور آپ ہی نوعِ جن بشر کے رسول اور زمین پر بسنے والوں کے امام و مقتدا ہیں

وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا وَقَدْ رَاكَ لَيْسَ يَدْرِيه إِلَّا نَامُ

سارے سواروں کے سربراہ ان کے بہتر و برتر بھی آپ ہی ہیں مگر تیرے نظریں کیونے لوگ آپ کی قدر نہیں پہچان سکے

وَأَفْضَلُ مَنْ مَشَى فِي الْأَرْضِ هَوْنَا وَأَعْظَمُ مَنْ لَحِزَ رَاكَا الْمَقَامُ

زمین چلنے والوں میں بھی سب سے افضل و عظم آپ ہی ہیں رزوی قار لوگوں میں بھی آپ ہی مقام و مرتبہ بلند ہے

وَأَجُودُ مِنْ رِيَّاحِ مَرْسَلَاتٍ إِلَى جَدِّكَ إِنَّ نَظْرًا وَشَاوًا

اور زندگی بخش ہواؤں کے نفع سے بھی زیادہ آپ کے جو دینی کام نفع دے گا ہواؤں کے بشرطیکہ کوئی غلو کرے اور محسوس کرے

حَرَمُكَ آمِنٌ مِّنْ كُلِّ هَوْلٍ وَبَابُكَ حَوْلُهُ عَكَتِ الْإِنَامُ

آپ کا حرم محترم ہر خوف اور ڈر سے محفوظ و مامون ہے اور آپ کی بارگاہ کے ارد گرد لوگوں کیلئے سجائے سکون طائیں

عَلَوْتَ مَكَانَهُ مِّنْ مَّدْحِ نَفْسٍ عَصِي خَائِبٍ فِيمَا مَرَامُ

ہاں آپ آرزو گنہگار غلام کی مدحت و تعریف سے آپ کا مرتبہ و مقام وراء الوراۃ ہے

وَأَرْضٌ قَدَرْتِ بِهَا رُقُودًا يُعْطِيهَا الْمَلَائِكَةُ الْكَرَامُ

اور جس خاک پاک پر آپ آسودۃ استراحت ہیں اس کی عزت و تکریم کیلئے ملائکہ کرام تک جھکتے ہیں

رَسُولَ اللَّهِ فَارْحَمْنِي فَإِنِّي غَرِيبٌ هَائِمٌ وَلِيَّ الْهَيْامِ

یا رسول اللہ مجھ پر رحم فرمائیے، کیونکہ غریب الدیار پریشان حال اور عشق کا مارا ہوا ہوں

سَقَيْتَهُمْ وَقَدْ جَاؤُكَ عَطَشَى وَهَلْ أَنَا رَاجِعٌ وَلِيَّ الْأَوَامِ

آپ کی خدمت میں جو بھی پیاسا حاضر ہوا سیراب ہوا اور کیا میں پیاسا ہی لوٹ جاؤں گا

سَقَيْتَهُمْ وَقَدْ جَاؤُكَ مَرَضَى فَهَلْ أَنَا رَاجِعٌ وَلِيَّ الْعُقَامِ

اور آپ کے در پر جو سرین بھی آیا شفا یاب ہوا تو کیا میں بیمار کا بیمار ہی لوٹ جاؤں گا

أَعِزَّنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمُعْبُونٌ وَقَطَّنِي الْعِطَامُ

یا رسول اللہ میری زیاد سماعت فرمائیے میں تباہ حال ہوں اور مجھے ہر شے نے مایوس کر دیا ہے

تَرْحَمِيَابْنِ أَمْنَةٍ تَرْحَمُ فَقِي حَوْيِي رِضَاعِي وَالْفِطَامُ

اے آمنہ کے لال مجھ پر رحم فرمائیے کیونکہ میری زندگی کا ہر دور ہی گناہوں میں گزرا ہے

بِكَ اسْتَشْفَعْتُ فِي قَلْبِي وَكَثُرَ بِكَ اسْتَشْفَيْتُ اِذْ عَرَضَ السَّقَامُ

میں اپنے ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں آپ ہی کی شفاعت کیا اور جب تک فی مرض و دریش ہو تو آپ ہی کے لیے شفا و شفا کا

مَلَاذِي أَنْتَ اذْهَبْ اللَّيَالِي وَحِينَ قَتَا لِهَمَّ أَنْتَ الْحَسَا

جب ملاؤں کل ہجوم ہو تو آپ ہی میرے پشت پناہ ہیں رجب میں ان کے ترغیب میں ہوں تو آپ ہی سیدہ نجات ہیں

إِنْ اسْتَغْفَرْتُ لِي مَوْلَايَ يَوْمًا أَكُنْ مِمَّنْ عَلَى الدِّينِ اسْتَقَامُوا

میرے آقا آپ اگر ذرا بھی میرے لیے طلب مغفرت فرما دیں تو مجھے دین پر استقامت نصیب ہو جائے

يَطْبَعُكَ مِثْلَ عَمْدِكَ عَصِيًّا وَفِي قَلْبِي يَدُومُ لَكَ الْعَرَامُ

میرے ہر عضو بندہ، بے دام کی طرح آپ کا مطیع و فرمانبردار ہو جاؤں گا اور میرے دل میں ہمیشہ آپ کی محبت جاگزیں ہو

وَوَفَّقَنِي إِلَهِي طَوْلَ عِمْرِي

میرے مولا مجھے عمر بھر یہ توفیق دے کہ جب دنیا بخواب

أَصِلِّي بِأَكْيَا وَهَمَّ نِيَامُ

ہو تو میں رور و کر تھفہ در و دوسلا نذر کرتا رہوں

دلِ خرم و آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ

فدائے نقشِ نعلین اتکم جاں یا رسول اللہ

پشیمانم، پشیمانم، پشیمانم یا رسول اللہ

نمی گویم کہ من ہستم سخندان یا رسول اللہ

(مولانا جامی)

تم فرسودہ جاں پارہ ز جبرائیل یا رسول اللہ

چوسوئے من گند آری من مسکین ز ناداری

ز فردا خویش حیرانم سیاه شد روز عصیانم

ز جامِ حُب تو ستم بزنجیر تو دل بستم

مناجات مجذوب

اے خدا اے میرے ستار العیوب
 تجھ پر روشنی ہے مرا حال زبوں
 سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں
 سخت بد کردار و بد اطوار ہوں
 میں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال
 سر بسر عصیاں سراپا عیب ہوں
 سیکڑیوں کو تو کرے گا جستی
 ہیں گنہ بے حد نہ لے مجھ سے حساب
 ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا
 سخت طغیانی پہ ہے بحر ذنوب
 بے ترے دل کیا ہے بس اک خول ہے
 تلخ تر از فرقت تو، یحییٰ نیست
 غلبہ دے دے نفس اور شیطان پر
 اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب
 نفس و شیطان زد کریمارہ من
 تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں
 از چو ما بیارگاں ایں بند سخت
 ایں چنین قفل گراں را اے وود

میرے مولا میرے غفار الذنوب
 پارسا میں لا کھڑا ہر میں بنوں
 جز بہ استرار خطا چارہ نہیں
 سخت نالائق ہوں ناہنجار ہوں
 بد عمل، بد نفس، بد خو، بد خصال
 مستحق ناز میں لاریب ہوں
 ایک یہ نا اہل بھی ان میں سہی
 داخل جنت مجھے کر بے حساب
 مجھ کو بندہ کر تو اپنے کام کا
 لے خبر کشتی مری جانتے نہ ڈوب
 جلد آئیے ناؤ ڈانواں ڈول ہے
 بے پناہت غیر پیا پیچ نیست
 آہنی ہے اب تو بس ایمان پر
 اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب
 رحمت باشد شفاعت خواہ من
 کام سے کیا ہٹ سکے کوہ گراں
 کہ کشاید جز تو اے سلطان بخت
 کہ تو اند جز کہ فضل تو کشود

میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب
 خویش را ویدیم و رسوائی خویش
 حال ابتر ہے دل پر باد کا
 یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی
 لاکھ ٹوٹی ٹاؤ ہے منجھدھا رہے
 دستگیرم در چنیں بیچارگی
 عہد ما بشکت صد بار و ہزار
 عاجزیم و جرم ہا کردہ بے
 یا غیاثی عند کل کربۃ
 یا مجیبی عند کل دعویۃ
 نفس سرکش کو مرے پا مال کر
 لے طبیب جملہ علتہائے ما
 لے خدا آں کن کہ از تو میسرزد
 اے ہمیشہ حاجت مارا پناہ
 توبہ پھر کرتا ہوں میں توبہ شکن
 توبہ ام بپذیرا میں بار و گر
 اب تو یارب استقامت کر نصیب
 زندگی ہو ذکر و طاعت میں بسر
 زندگی بندہ بہر بندگی است
 عمر گزری خوار پھرتے در بدر
 توجو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید

وے چکی ہے اب مری ہمت جواب
 امتحان ما مکن اے شاہ ہمیش
 ہاں مدد کرو وقت ہے امداد کا
 اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی
 نا خدا تو ہے تو بیڑا پار ہے
 شاد گردا نم دریں غمخوارگی
 عہد تو چوں کوہ ثابت برقرار
 نیست مارا غیر تو دیگر کسے
 یا معاذی عند کل شہوۃ
 یا قلاذی عند کل محنۃ
 دل کے سب روگوں کا استیصال کر
 اب تجھی سے ہے شفا کی التجا
 کہ زہر سوراخ مارم می گرد
 بار و گیر ما غلط کر ویم راہ
 منہ نہیں توبہ کا گولے ذوالمن
 تا بہ بندم بہر توبہ صد کر
 معصیت کے اٹے میں پھٹکوں قریب
 اب ترا دامن نہ چھوٹے عمر بھر
 زندگی بے بندگی شرمندگی است
 اے خدا اب تو لگا دے راہ پر
 فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید

پاک ہے تو پاک کر دے دل مرا
 قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی
 نفس کا یارب مرے کرتزکیہ
 اے خدا بنما تو جاں را آں مقام
 عمر گزرے اب مری طاعات میں
 رہ گئے ہیں زندگی کے دن بھی کم
 عمر کا اکثر ہوا حصہ تو سٹے
 روز و شب اندر معاصی بودہ ایم
 بے گنہ نگذشت بر ما ساعتے
 اے خدا لے با عطا و بادنا
 کیوں ہر اسال ہوں بڑا دیر بکتو
 اے خدا از جان مارا کن تو شاد
 کار تو تبدیل اعیان و عطا
 کرد گارا مت گر اندر فضل ما
 غرق بحر معصیت ہوں سر بسر
 خوش سلامت ما بہ ساحل بازیر
 ڈگ نہ جائیں پھر کہیں میرے قدم
 سن مرے مولا مری شہر یاد کو
 جز تو پیش کہ بر آرد بندہ دست
 داد خود از کس نیسا ہم جز مگر
 از ہمہ نو امید کشیم اے خدا

نور سے عرفاں کے بھر دے دل میرا
 ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
 کر عطا مجھ کو حیوۃ طیبہ
 کا اندر وہ بے حرف می روید کلام
 رکھ مجھے مشغول مرضیات میں
 اب تو ہو جائے مرے اوپر کرم
 ہائے غفلت میں رہوں گانا بہ کے
 غافل از امر و نواہی بودہ ایم
 با حضور دل نہ کروم طاعتے
 رحم کن بر عمر رفتہ و رجفا
 زانکہ خود فرمودہ کا تقنطوا
 زین تردد عاقبت ما خیر باد
 کار ما سہوست و نسیان خطا
 دست با گیر اے شہر ہر دوسرا
 رحم کر مجھ پر الہی رحم کر
 لے رسیدہ دست تو در بحر و بر
 ہو کرم ہاں ہو کرم ہاں ہو کرم
 آمرے مالک مری امداد کو
 ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست
 زانکہ ہست از من بمن نزدیک تر
 اول و آخر توئی و منتہا

اے کریم و اے رحیم سرمدی
 من بخواب و پاسبان من توی
 من بعصیاں صرف وقت خود کنم
 روزیت را خورده عصیاں می کنم
 جلد می گیری نہ گیری انتقام
 جرمہا بینی و خشے ناوری
 چوں شمارم من ز احسان تو چوں
 دستگیر و رہنما تو فسیق و ده
 اے خدا این بندہ را رسوا کن
 پرده اے ستار از ما و امگیر
 آخری عرض گدا ہے شاہ سے
 لا تزغ قلبا ہدیت بالکرم
 ہکذا انعم الی دار السلام
 سب سے بڑھکر ہے یہ عرض مختصر
 اندرون دم کز بدن جانم بری
 چشم دارم از گنسہ پاکم کنی
 مرتبوں کی تو کہاں ہے حیثیت
 یہ مناجات اے خدا مقبول ہو

در گذر از بد ہنگالان این بدی
 من چو طفل حرز جان من توی
 بینی و از حلم می پوششی برم
 نعمت از تو من بغیر سے می تنم
 از در حلم و کرم آئی مدام
 اے بقربانت چہ نیکو داوری
 گرزبان ہر مو شود لطفت فروں
 جرم بخش و عفو کن بکشا گرہ
 گریدم من سر من پیدا کن
 باش اندر امتحان مارا بحیر
 تا دم آخر نہ بھٹکوں راہ سے
 واصرف السوء الذی خط بالقلم
 بالنسب المصطفیٰ خیر الانام
 خاتمہ کر دے مرا ایمان پر
 از جہاں بانور ایمانم بری
 پیش از اں کا اندر لمحہ خاکم کنی
 مغفرت ہو مغفرت ہو مغفرت
 در گذر فرما اگر کچھ بھول ہو

اَیُّنَا فِی دَارِ دُنْیَا نَا حَسَن
 اَیُّنَا فِی دَارِ عَقْبَا نَا حَسَن

وَدَاع

★ سرکارِ دو عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں راحت و سکون کی جو جنت نصیب ہوتی ہے، اس سے جدائی اور دوری پر ہر مسلمان مضطرب، پریشان اور دلگیر ہوتا ہے، حسرت و افسوس کرتا ہے، اور تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے۔ یہی تڑپ، یہی گریہ اور یہی آہ و بکا اس کی محبت کی نشانی اور قبولیت کی علامت ہے، رہے نصیب جسے یہ دولت لازوال حاصل ہو جائے۔

★ اگر ہم اپنی مرضی کے مالک اور آزاد ہوتے تو کبھی آپ کے در کی مفارقت گوارا نہ کرتے، اپنی خوشی سے آتے تھے۔ دوسروں کی مرضی سے دافع مفارقت اٹھانا ہی ہے۔ اسلئے جب روانگی کی تیاری ہو جاتے، تو مسجد نبوی میں حاضر ہو کر محراب نبوی یا اس کے قرب و جوار میں دو رکعت نفل پڑھے پھر وضو اظہر ہو کر سلام عرض کرے دین و دنیا کی حاجت کے لئے حج و زیارت کے قبول ہونے خیر و عافیت سے واپسی اور بار بار حاضری کی سعادت کے حصول کے لئے خوب دعائیں کرے۔ والدین اعزہ و اقارب سب کے لئے دعا کرے، جی چاہے تو یہ سلام عرض کرے۔

وِدَاعِی سَلَام

اَلْوَدَاعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفِرَاقُ

رخصت ہوتا ہوں اے اللہ کے رسول۔ آپ سے جدا ہوتا ہوں

يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا مَانُ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

اے اللہ کے نبی اے اللہ کے رسول! آپ سے جدا ہوتا ہوں میں عافیت (آپ کے واسطے سے) چاہتا ہوں

لَا جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَّا خِرًا لِّعَهْدِ

اے اللہ کے پیارے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس آپ کی خدمت میں

لَا مِنْكَ وَلَا مِنْ زِيَارَتِكَ وَلَا مِنْ

بار پائی، آپ کی زیارت، اور آپ کے حضور میں حاضری کو

الْوُقُوفِ بَيْنَ يَدَيْكَ إِلَّا وَ مِنْ

آخری نہ بنائے، بلکہ اگر خیر و عافیت اور صحت و

خَيْرٍ وَ عَافِيَةٍ وَ صِحَّةٍ وَسَلَامَةٍ أَنْ

سلامتی کے ساتھ زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر

عِشْتُ أَنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ جَنَّتُكَ وَلَا نَ

حاضر ہوں گا اور اگر مر گیا تو میں

مَتَ فَأَوْدَعْتُ عَنْكَ شَهَادَتِي

آج کے دن سے قیامت کے دن تک کے لئے اپنی شہادت

وَأَمَّا نَتِي وَعَهْدِي وَمِيثَاقِي مِنْ يَوْمِنَا

اپنی امانت اپنے عہد اور اپنے پختہ وعدہ کو آپ کے پاس

هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ شَهَادَتِي

محفوظ کر چکا ہوں، اور وہ گواہی ہے اس بات کی کہ

۳۲۲
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا

لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

شریک نہیں اور اس کے ساتھ ہیں (یعنی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

بُحَّانُ رَبِّكَ رَبُّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

اس کے بندہ اور رسول ہیں تیرا پروردگار رب العزت ان تمام عیسویں پاک ہے جنہیں کافراں

عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کے ذمہ لگاتے ہیں و سلام ہو تمہارا رسول و اور ساری تعریف کا مستحق رب دو جہاں ہی ہے

اور با چشم گریاں، مودب واپس ہو۔ خدام روضہ، دربانان حرم نبوی

فقراء و مساکین مدینہ کو حسب استطاعت نذرانہ خیر پیش کر کے روانہ

ہو۔ حج و زیارت کی تکمیل مبارک ہو!

خاتمہ

* خلوص نیت اور احکام و مسائل کی پابندی اور جملہ مناسک

کی صحیح ادا تے گی کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے

مطابق حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا نو مولود پاک

ہوتا ہے ہمیں ایک سعادت اپنی پیدائش کے وقت حاصل ہوتی ہے

کہ ہم گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، وہ غیر شعوری اور اضطراری ہوتی ہے

اور دوسری اب شعور و اختیار کے عالم میں حاصل ہوتی! اب

ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اس سعادت کو اپنی بقیہ زندگی میں اپنے ہاتھ

سے نہ جانے دیں۔ اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ ہماری پاکیزہ زندگی پھر

معصیت آلود ہو کر رہ جاتے!

اب آپ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا داغ
لئے مدینہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے جتنا بھی رنج و غم آپ کو ہو
فطری ہے۔ اور ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار آپ کو حاضری
کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے!

★ عموماً مدینہ منورہ سے واپسی ایسے وقت ہوتی ہے جبکہ
جہاز کی روانگی میں ایک دو دن رہ جاتے ہیں آپ مدینہ منورہ سے
سیدھے جدہ آئیں گے اس لئے اب احرام کی ضرورت نہیں، اگر
مکہ مکرمہ جانا ہو، تو مدینہ منورہ کی میقات سے عمرہ کا احرام
باندھ کر آتے!

★ جدہ میں معلم کا وکیل آپ کی روانگی کا انتظام کرے گا۔ وہاں
سے روانگی کے وقت سوار ہونے اور سامان کو اتارنے چڑھانے میں بھی
بڑا ہنگامہ رہتا ہے۔ صبر و ضبط و متانت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے
دیجئے، لڑائی جھگڑے سے بچئے۔

★ جب اپنے شہر پہنچ جائیں تو گھر جانے سے پہلے محلہ کی مسجد میں دو
نفل جاکر پڑھتے، اور اپنے لئے اپنے اہل و عیال، اعزہ و احباب ملنے
جملنے والے سب کے لئے دعا کیجئے۔ ذکر و تسبیح اور درود شریف پڑھتے
ہوئے گھر میں داخل ہو جائے!

★ ملنے والوں سے سفر کی تکالیف اور ساکنان مکہ مکرمہ و مدینہ
منورہ کی شکایات نہ کیجئے۔ اپنے کسی عمل، کسی عبادت وغیرہ پر فخر کا
اظہار نہ کیجئے، عاجزی اور فروتنی کے ساتھ شوق و ذوق بڑھانے

والے واقعات ضرور بیان کیجئے،

★ عبادات اور خصوصاً معاملات درست رکھنے میں مہمک رہتے ہیں تو عام مسلمان بھی آج کل معاملات سے سخت غفلت برتتے ہیں اور ان کو دین کا جز ہی نہیں سمجھتے حالانکہ معاملات دین کا اس قدر اہم نصف جز ہے کہ عبادات کا قصور اور کوتاہی تو توبہ و استغفار سے معاف بھی ہو جاتی ہے، مگر حقوق العباد، جو معاملات کا دوسرا نام ہے حج جیسی عظیم الشان عبادت کے ذریعہ بھی معاف نہیں ہوتے مگر حاجی صاحبان تو ”بد معاملگی“ میں خاصے مشہور ہوتے جا رہے ہیں، ہے تو یہ لطیفہ گریز نہایت عبرتناک و رالائق توجہ ہے کہ کسی نے مذاق میں کسی اندھے کی لاکھی چھین لی تو وہ فوراً کہنے لگا کہ حاجی صاحب کیوں ستاتے ہو، دیکھنے والوں نے پوچھا میاں تم کو دکھائی تو دیتا نہیں تم نے کیسے پہچان لیا یہ ”حاجی“ ہیں اندھا کہنے لگا: نعمانی معذور کو ستانے کی بہت حاجی ہی کر سکتا ہے۔“

★ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیں سب کو حقوق اللہ اور حقوق العباد میں قصور و کوتاہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے،

اللَّهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَوةً دَائِمَةً مَقْبُولَةً كُوْدِي بِهَا عَنَّا حَقُّهُ الْعَظِيمُ
طالب حرمہ

خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
نعمانی منزل ۱۰ بادشاہ روڈ کراچی ۳

ہماری

بہترین دیرہ زیب

مطبوعات

مکتبہ اسحاقیہ

جونا مارکیٹ پھول چوک کراچی ۲

فون 230200

(کتابا پر شنگ یو میں کراچی)

أَحْسَنُ الْبَيَانِ فِي خَوَاصِّ الْقُرْآنِ

یہ کتاب مولانا سید محمد احسن بہاری کی قرآنی دعاؤں اور پیارے رسول کی پیاری دعاؤں اور اولیائے کرام سے منقول دعاؤں پر مشتمل بیش بہا تالیف ہے یہ کتاب ہر قسم کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کے دور کرنے کے لئے مجرب ادویہ سے لبریز ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم کے روحانی فیوض سے بخت کرتی ہے۔

آیات قرآنی پر مشتمل دعاؤں اور سورتوں کے خواص و اثرات کا بڑا پر کیف بیان اس کتاب میں موجود ہے۔

آیات الہی کے انوار و فضائل پر مشتمل یہ کتاب نادر اور بے مثال ہے۔

طباعت و کتابت دیدہ زیب قیمت: چھ روپے

تدوینِ حدیث

مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ کسی کتاب کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لئے اس کے مصنف کا نام بڑی حد تک کافی ہوتا ہے۔

مولانا کا قلم اپنی وسعتِ معلومات، شیوہ بیانی اور رنگین ادائی کے لئے مشہور ہے حدیث کی تدوین کی تاریخ اپنی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس بات کی متقاضی تھی کہ اس پر مولانا گیلانی جیسا فاضل اجل قلم اٹھائے۔ مولانا گیلانی نے اس فریضہ کو بطریق احسن انجام دیا ہے۔ اس کتاب میں ان تمام گتھیوں کو حل کر دیا ہے جو حدیث کے طالب علم کو پیش آتی ہیں۔

آفسٹ کی حسین کتابت و طباعت سائز ۲۶ × ۲۰

صفحات ۴۹۴ قیمت مجلد ۵۰/۱۳ روپے

شرح قصیدہ بردہ

امام بوصیریؒ کا قصیدہ بردہ عربی زبان میں
نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نادر ترین
اور بے حد مقبول نمونہ ہے۔ اس قصیدہ کو حق تعالیٰ
نے سب سے زیادہ شرف اور قبولیت عامہ نصیب
فرمائی ہے۔

اس قصیدے کی سینکڑوں شرحیں اور ترجمے
ایشیا اور یورپ کی زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں کراچی یونیورسٹی
کے استاد جناب علی محسن صدیقی نے خاص طرز
پر اس کا ترجمہ و شرح لکھ کر قصیدے کے ان
گوشوں کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے جو اب تک
لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔ فاضل شارح کا
انداز بیان اور تبحر علمی اس پر مستزاد ہے۔

حسین آفسٹ کتابت و طباعت قیمت ۳/۵۵

قصیدہ بانٹ سعاد

قصیدۃ بانٹ سعاد عربی قصائد میں شہرت
اور اہمیت کے لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے۔
اردو میں اس قصیدے کی سب سے اچھی شرح مولانا
ذوالفقار علی دیوبندی مرحوم کی ہے جو ارشاد الی بانٹ سعاد
کے نام سے شائع ہوئی تھی، اس میں حضرت کعبؓ کے
حالات نہایت مجمل اور نظم قصیدہ کا نہایت مختصر طریقہ سے
سبب بیان کیا گیا ہے۔

جناب عن محسن صدیقی صاحب نے
اس قصیدے کی نہایت عمدہ اور بلند پایہ شرح لکھی
ہے اور کتاب کے شروع میں حضرت کعبؓ کے حالات
خصوصیات کلام کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کتابت و طباعت عمدہ

قیمت ۲۵/۲ روپے

تعلیمِ اسلامی

مکمل چہار حصے

برصغیر پاک و ہند میں کون پڑھا لکھا مسلمان ہے جو مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی کی شخصیت اور آپ کے علمی منصب سے واقف نہ ہو۔ آپ نے مسلمان بچوں کو دین کی باتیں سکھانے کے لئے ضروری عقائد و مسائل پر مشتمل چار مختصر رسالے تحریر فرمائے تھے یہ آپ کے خلوص کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قبولیت عامہ عطا فرمائی۔ زمانہ تصنیف سے لے کر اب تک کروڑوں کی تعداد تک اس کی اشاعت پہنچتی ہے۔ مکتبہ اسحاقیہ نے آفسٹ پر دیدہ زیب کتابت کے ساتھ یہ سلسلہ شائع کیا ہے۔

قیمت مکمل چار حصے مجلد تین روپے

میری نماز

اسلامی عبادات کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ وہ صرف
آخری نجات کا ہی ذریعہ نہیں بلکہ دنیوی فلاح کا بھی باعث ہیں
نماز اس مقصد کی سب سے زیادہ تکمیل کرتی ہے ہمارے پیارے
رسول نے نماز کو دین کا ستون، مومن اور کافر کے درمیان وجہ امتیاز
اور مومن کی معراج کہا ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اس کی پابندی
کی جانب توجہ دلائی جائے۔ یہ کتاب مولانا محمد ادریس انصاری
کی بہترین تالیف ہے۔ قیمت ۸۰/۱ روپے

نماز کامل مُتَرَجِم

اس کتاب میں نماز پنجگانہ کی اہمیت، فضیلت کے علاوہ
نماز جمعہ، عیدین، نماز جنازہ کے احکام، آداب دعا، احکام مساجد
ادعیہ ماثورہ، جمعہ و نکاح کے خطبے اور ضروری مسائل بیان کئے
گئے ہیں۔ ہدیہ ۱۲/۱ روپے

منتخب پسندیدہ اسلامی نام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھے نام رکھنے اور بُرے نام رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ مولانا خلیل الرحمن صاحب نعمانی نے کافی محنت و تحقیق سے بچوں اور بچیوں کے اچھے ناموں کی ایک بہترین فہرست مرتب کر دی ہے اچھے ناموں کا بہترین ذخیرہ ہے۔

سائز $\frac{30 \times 20}{14}$ صفحات ۲۸ سفید کاغذ قیمت ۷۵ روپے

اسلامی معاشرت

یہ کتاب ”روح اسلام“ کے نام سے مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی نے حدیث کی مشہور کتاب کنز العمال سے اخلاق اور معاشرت سے متعلق حدیثوں کو منتخب کر کے لکھی تھی جو بہت مقبول ہوئی۔ بگڑتے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کے لئے یہ نایاب کتاب دیدہ زیب آفسٹ طباعت اور عمدہ کاغذ پر طبع کی گئی ہے۔ قیمت دو روپے

مکتبہ سیدہ خاتون بی بی، پھول بک، جو ناما ریکٹ، کراچی

وَاللّٰهُ عَلٰى النَّاسِ حَسْبُ الْبَصِيْرِ

رہنمائے حجاب

فضائل و مسائل اور مناسک حج و عمرہ کا

مستند و معتبر مجموعہ

تالیف

الحاج مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری

ناشر

اقبال بک ہاؤس

صدر کراچی

۷۷۱۵۷

فون۔